ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

سالنامہ

جنوری ۱۹۷۰ ——— ذیقعد ۱۳۸۹ ——— صلح ۱۳۴۹

قیمت پچاس پیسے

ایڈیٹر
نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ تصویر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کے دفتر میں لی گئی

HAZRAT KHALIFATUL MASIH III
IN HIS OFFICE

Maulana Ch. Mohammad Sharif, Amir and Missionary Incharge, Gambia with the Medical Missionary—Dr. Saeed Ahmad—and other Pakistani and Local Missionaries.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گیمبیا مشن کے انچارج مولانا چوہدری محمد شریف صاحب گیمبیا میں
پاکستانی اور لوکل مبلغین کے ساتھ

Maulana Ataullah Kaleem Amir and Missionary Incharge, Ghana with the Staff and the students of Missionary Training College, Saltpand,

گھانا مشن کے انچارج مولانا عطاءاللہ صاحب کلیم سالٹ پانڈ کے مشنری
ٹریننگ کالج کے اساتذہ اور طلبہ کے ساتھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

الہام حضرت مسیح موعود

ماہنامہ
تحریک جدید
ربوہ

صلح ۱۳۴۹ھ ہش
(جنوری ۱۹۷۰ء)

ایڈیٹر
نسیم سیفی

سالانہ چندہ دو روپے ۔ فی پرچہ بیس پیسے
جملہ خط و کتابت بنام مینیجنگ ایڈیٹر ہونی چاہیئے

۱۔ خط و کتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمایا کریں

۲۔ پرچہ نہ ملنے کی اطلاع ہر ماہ کی بیس تاریخ تک بھجوانے سے پرچہ دوبارہ بھیجا جا سکتا ہے

۳۔ چندہ اپنی جماعت میں دیگر چندوں کے ساتھ ادا کیا جا سکتا ہے۔ البتہ ہمیں اطلاع ضرور کر دیں کہ ادائیگی کر دی ہے۔

ترتیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

• اداریہ
• خطابات حضرت امیر المومنین
• مجددِ نائیجیریا
• نائیجیریا کی مذہبی حیثیت
• نظمیں
• کاروانِ اسلام
• احمدیت اکنافِ عالم میں

-.....-

پبلشر:۔ عبداللطیف خان
مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت:۔ دفتر ماہنامہ تحریک جدید
دفاتر تحریک جدید انجمن احمدیہ
قیمت سالنامہ:۔ پچاس پیسے
تاریخ اشاعت:۔ ہر ماہ کی پانچ تاریخ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۶ | ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ | شمارہ ۱

صلح ۱۳۴۹ھ ش

(جنوری ۱۹۷۰ء)

اداریہ

تبلیغ کا مقدس فریضہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تو ایک بیج بونے آیا ہوں اور وہ بیج میرے ہاتھوں سے بویا گیا ہے۔ اب یہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کی ترقی کو روک سکے۔ حضور علیہ السلام نے ہر اس درخت کا جو جماعت کی آئندہ مساعی کا مظہر بننے والا تھا بیج بویا اور کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی ہر پہلو پر راہ نمائی فرمائی۔ جماعت کی تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور جماعت کو ان راہوں پر گامزن کیا۔ جو قومی سربلندی کے لئے ازبس ضروری ہیں۔ تبلیغ اسلام کے لئے ہر اس راہ کی نشاندہی کی جس پر چل کر خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی احسن طریق پر پوری ہوتی تھی "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تبلیغی مساعی کا جال ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں اسلام کا پیغام نہ پہنچایا جا رہا ہو۔ اور مسلمانوں کی رفعت و سربلندی کے لئے شبانہ روز کوششیں نہ جاری ہوں۔ مشرق ہو یا مغرب۔ جنوب ہو یا شمال۔ جزائر ہوں یا براعظم ہر کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدام اللہ تعالیٰ کے اس آخری مکمل و اکمل پیغام کو جو اس نے اپنے پیارے حبیب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا تھا لوگوں کے دلوں میں اتارنے اور انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنانے میں مصروفِ عمل ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اس کام کا آغاز فرما دیا تھا۔ پہلے تو حضور علیہ السلام نے بتایا کہ اسلام دراصل وقفِ زندگی ہی کا نام ہے۔ حضور فرماتے ہیں،

"لغتِ عرب میں اسلام اس کو کہتے ہیں کہ بطور پیشگی ایک چیز کا مول دیا جائے۔ اور یا یہ کہ کسی کو اپنا کام سونپیں اور یا یہ کہ صلح کے طالب ہوں اور یا یہ کہ کسی امر یا خصومت کو چھوڑ دیں۔ اور اصطلاحی معنی اسلام کے وہ ہیں جو اس آیۂ کریمہ میں اس کی طرف اشارہ ہے یعنی یہ کہ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ یعنی مسلمان وہ ہے جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے تمام وجود کو سونپ دیوے۔ یعنی اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے ارادوں کی پیروی کے لئے اور اس کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لئے وقف کر دے اور پھر نیک کاموں پر خدا تعالیٰ کے لئے قائم ہو جائے۔ اور اپنے وجود کی تمام عملی طاقتیں اس کی راہ میں لگا دیوے۔ مطلب یہ ہے کہ اعتقادی اور عملی طور پر محض خدا تعالیٰ کا ہو جائے۔

"اعتقادی" طور پر اس طرح سے کہ اپنے تمام وجود کو درحقیقت ایک ایسی چیز سمجھ لے جو خدا تعالیٰ کی شناخت اس کی طاعت اور اس کے عشق اور محبت اور اس کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

اور "عملی" طور پر اس طرح سے کہ خالصۃً للہ حقیقی نیکیاں جو ہر ایک قوت سے متعلق اور ہر یک خداداد توفیق سے وابستہ ہیں بجا لاوے۔ مگر ایسے ذوق و شوق و حضور سے کہ گویا وہ اپنی فرمانبرداری کے آئینہ میں اپنے معبودِ حقیقی کے چہرہ کو دیکھ رہا ہے۔"

پھر تبلیغ کرنے والوں کی خصوصیات کا حضور نے یوں ذکر فرمایا:

"حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا نمونہ دیکھنا چاہیئے۔ وہ ایسے نہ تھے کہ کچھ دین کے ہوں اور کچھ دُنیا کے بلکہ وہ خالص دین کے بن گئے تھے اور اپنا جان و مال سب اسلام پر قربان کر چکے تھے۔ ایسے ہی آدمی ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے واسطے مبلغین اور واعظین مقرر کئے جائیں وہ قانع ہونے چاہئیں اور دولت کا ان کو فکر نہ ہو۔۔۔

متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے۔ وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ اگرچہ بہت لوگ اس جگہ آتے ہیں مگر جب کچھ بھی ملونی دنیا کی ساتھ ہو تو اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ پانی میں تھوڑا سا پیشاب مل گیا ہو۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو تبلیغ کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ پر پھر نکلیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو مگر ہر ایک سخت کلامی اور گالی سنکر آگے نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔ جہاں دیکھیں کہ شر کا خطرہ ہے وہاں سے چلے جائیں اور فتنہ و فساد کے درمیان اپنے آپ کو نہ ڈالیں۔ اور جہاں دیکھیں کہ کوئی سعید آدمی ان کی بات کو سنتا ہے۔ اس کو نرمی سے سمجھائیں۔ جلسوں اور اکھاڑوں سے پرہیز کریں۔ کیونکہ اس طرح فتنہ کا خوف ہوتا ہے۔ آہستگی اور خوش خلقی سے اپنا کام کرتے ہوئے چلے جائیں"۔

(بدر اکتوبر ۱۹۰۶ء)

انہی خصوصیات کی مزید تشریح کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"مبلغ ایسے ہونے چاہئیں جن میں دین کی روح دوسروں کی نسبت زیادہ قوی اور طاقتور ہو۔ اور وہ دین کے لئے ہر وقت قربان ہونے کے لئے تیار رہیں۔" (مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء)

اور "ہمیں وہ مبلغ چاہئیں جن کی نظریں نیچی ہوں۔ جو شرم و حیا کے پتلے ہوں جو اپنے دل میں خوف خدا رکھتے ہوں۔ لوگ جنہیں دیکھ کر کہیں کہ یہ کیا جواب دے سکیں گے۔ ہمیں ان فلسفیوں کی ضرورت نہیں جو مباحثوں میں جیت جائیں بلکہ ان خادمان دین کی ضرورت ہے جو مسجدوں میں جیت کر آئیں۔ اگر وہ مباحثوں میں ہار جائیں تو سو دفعہ ہار جائیں۔ ہمیں اس کی کیا ضرورت ہے کہ زبانیں چٹخارہ لیں۔ مگر ہمارے حصہ میں کچھ نہ آئے۔ سر جنبش کریں اور ہم محروم رہیں"۔

(مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء)

اور "جو شخص تقوے و طہارت پیدا کرتا ہے جو قلوب کی اصلاح کرتا ہے وہی مبلغ ہے۔ مبلغ وہ ہے کہ اسے کچھ ملے یا نہ ملے اس کا فرض ہے کہ تبلیغ کا کام کرے۔ مبلغین کا کام یہ ہے کہ خلافت کی آواز کو خود سنیں اور سمجھیں اور جگہ بہ جگہ اسے پہنچائیں"۔

(مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"میں اپنے مربیوں کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم کے نزول کا مقصد ہی یہ ہے کہ انسانی عقل کو تیز کیا جائے۔ اور ایک مربی کی زندگی دو طرح سے عقل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ایک اس طرح کہ اس کی اپنی عقل اندھیروں میں بھٹکتی نہ پھرے بلکہ روشنی میں چلنے والی ہو۔ اور دوسرے اس طرح کہ اس نے خود اپنی ذات ہی کو منوّر نہیں کرنا بلکہ اسلام کے نور کو غیر تک بھی پہچانا ہے اس کے لئے بھی قرآن کریم نے بہت سے انوار ہماری عقل کو عطا کئے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ ہم نے اس کتاب میں آیات کو مختلف طریقوں سے اور پھیر پھیر کر بیان کیا ہے (صَرَّفْنَا) تا لوگ ہماری آیات کو سمجھیں۔ اس میں ہمیں اور خصوصاً ایک مربّی کو یہ بتایا گیا ہے کہ ہر انسان ہر دلیل کو سمجھنے کا اہل نہیں ہوتا۔ اس کی اپنی انفرادیت ہے۔ اپنی ایک دنیا ہے۔ اس کے جذبات ہیں، اس کی عقل ہے۔ اس عقل کی تربیت ہے۔ اس کا علم ہے، اس کا ماحول ہے، اس کی عادتیں ہیں، اس کا ورثہ ہے، اور اس کی بے شمار ایسی چیزیں ہیں جو اس پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ بعض دلائل کو اس کی طبیعت قبول نہیں کرتی۔ لیکن بعض دوسری دلیلوں کو اس کی طبیعت مان لیتی ہے۔ اور ان سے متاثر ہوتی ہے۔ غرض قرآن کریم نے جو دلائل کو پھیر پھیر کر بیان کیا ہے۔ وہ اس لئے ہے کہ مربی کو ہر طبیعت کے مطابق دلیل مل جائے۔ اور وہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ گویا ایک مربّی کا یہ فرض ہوا کہ اوّل وہ طبیعت کے مطابق بات کر رہا ہو۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کی طبیعت دیکھ کر اس سے بات کرنی چاہیئے۔ دوسرے یہ کہ وہ قرآن کریم کے اوپر عبور رکھتا ہو۔ قرآن کریم نے مختلف طبائع کے لحاظ سے جو دلائل ایک مربی کے ہاتھ میں دیئے ہیں۔ ان کو وہ جانتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ فلاں شخص کی طبیعت ایسی ہے اور اس طبیعت کے لئے فلاں دلیل زیادہ مؤثر اور زیادہ کارگر ہو سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی نگاہ میں حقیقی مربّی بننا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کی روشنی سے اپنے لئے نورِ فراست اور عقل کی روشنی حاصل کرے اور قرآن کریم سے انتہائی محبت کرے۔ وہ قرآن کریم کا مطالعہ کرنے والا ہو قرآن کریم کو غور اور تدبّر سے پڑھنے والا ہو۔ قرآن کریم سیکھنے کے لئے دعائیں کرنے والا ہو اور قرآن کریم سکھانے کے لئے بھی دعائیں کرنے والا ہو

تاکہ دنیا اپنی کم علمی کی وجہ سے اور اپنی اس عقل کے نتیجہ میں جس میں اندھیروں کی آمیزش ہوتی ہے خدا تعالیٰ کے غضب کو مول لینے والی نہ ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ یونس میں فرمایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویجعلون الرجس علی الذین لا یعقلون (آیت ۱۰۱)

یعنی جو لوگ اپنی عقل سے کام نہیں لیتے اور اپنی عقل کو اس روشنی کی تاثیر سے متاثر نہیں کرتے جو قرآن کریم کے ذریعہ نازل کی گئی ہے۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو جاتا ہے۔ غرض ایک مربی نے اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچانا ہے اور دنیا کو بھی۔ بنی نوع انسان کو بھی اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچانا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ اس نور سے وافر حصہ لینے کی کوشش کرے۔ جو قرآن کریم عقل کو دیتا ہے۔ اور دعاؤں میں مشغول رہے وہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ یہ دعا مانگتا رہے کہ اسے بھی اور دنیا کو بھی اپنی کم عقلی اور اندھیروں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا غضب نہ ملے بلکہ اللہ تعالیٰ اسے بھی عقل دے اور قرآنی انوار عطا کرے۔ اور دنیا کو بھی سمجھ دے اور اسے قرآنی انوار دیکھنے کی توفیق عطا کرے تاکہ وہ اس کے غضب کی بجائے اس کی محبت حاصل کرنے والے ہوں۔

مربی کا ایک بڑا کام جماعتی اتحاد اور جماعتی بشاشت کو قائم رکھنا ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جو نور میں عقل میں پیدا کرتا ہوں اس کے نتیجہ میں قومی یک جہتی قائم رکھی جا سکتی ہے جیسا کہ سورۂ حشر میں فرمایا۔

"تحسبھم جمیعاً وقلوبھم شتّٰی ذالک بانّھم قوم لا یعقلون (آیت ۱۵)"

دنیا بھر میں جو احمدی مبلغین تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی میں مصروف ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بوئے ہوئے بیج سے اُگنے والے درخت کی آبیاری کر رہے ہیں۔ اور اس کی شاخوں کو وسیع سے وسیع تر حلقہ تک پھیلانے میں کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کرے۔

— اٰمین اللّٰھمّ اٰمین —

کلام الامام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بابرکت کلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں محصور ہرگز راستہ قدرت نمائی کا
خدا کی قدرتوں کا حصر دعویٰ ہے خدائی کا

چشمِ مستِ ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

ہم نے اُلفت میں تری بار اٹھایا کیا کیا
تجھ کو دکھلا کے فلک نے ہمیں دکھایا کیا کیا

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

وہ لوگ جو کہ معرفتِ حق میں خام ہیں
بُت ترک کرکے پھر بھی بتوں کے غلام ہیں

وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو

ہم مر چکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
اس یار کی نظر میں شرطِ وفا یہی ہے

برتر گمان و وہم سے احمدؐ کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

دیدار گر نہیں ہے تو گفتار ہی سہی
حُسن و جمالِ یار کے آثار ہی سہی

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

مجددِ نائیجیریا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عثمان ڈان فوڈیو مجدد نائیجیریا کے بارے میں مضمون صفحہ ۱۴
پر ملاحظہ فرمائیں

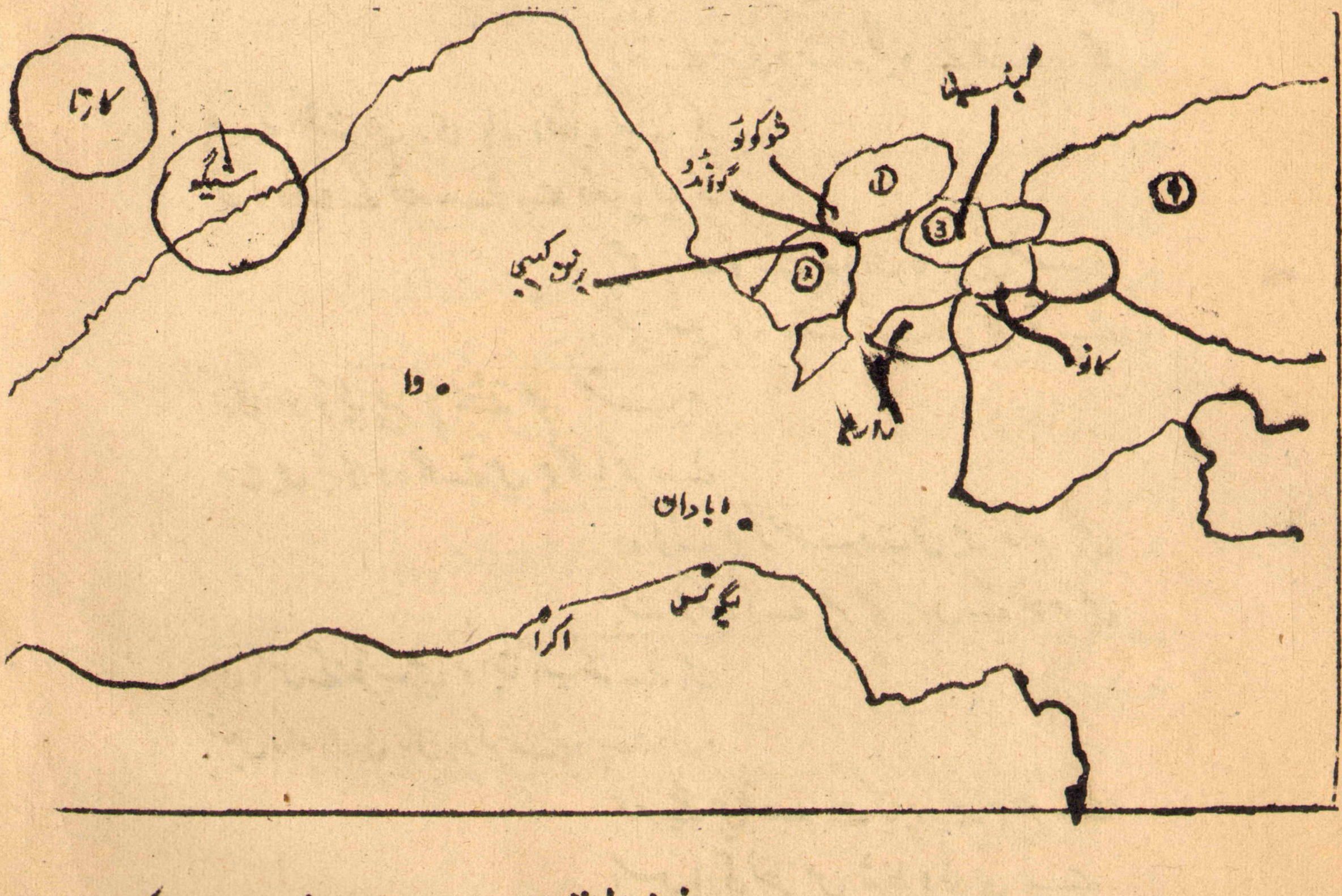

مغربی افریقہ سترھویں صدی سے انیسویں صدی تک

۱۔ گوبیر
۲۔ کیبی
۳۔ زمفارا
۴۔ بورنو

خلافتِ راشدہ مجدّدوں کی سردار ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۷ ماہِ اخاء ۱۳۴۸ ہش بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کافی دیر اپنے خدام میں تشریف فرما رہے اور مختلف مواضیع پر گفتگو فرماتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا متن ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ (سلطان احمد پیر کوٹی)

فرمایا:

اس وقت میں نے جماعت میں قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کی تحریک کی ہوئی ہے نیز جو قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہیں انہیں قرآن کریم کی تفسیر سیکھنی چاہیئے اور قرآن کریم کی صحیح تفسیر جو اس وقت دنیا میں پائی جاتی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر ہے۔

ملعون شیطان کوئی نہ کوئی وسوسہ پیدا کر دیتا ہے مثلاً بعض لوگوں کے دل میں یہ شیطانی خیال پیدا ہو گیا ہے کہ اس وقت کوئی مجدد نہیں۔ یہ بات غلط ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اور امتوں کو تو چھوڑ دو بنی اسرائیل میں ایک وقت میں سینکڑوں ہزاروں مجدد ہوا کرتے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا ہے کہ مجددِ اعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور روحانی سلسلہ جہاں سے بھی شروع ہوا وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تک پہنچا ہے اور مثیلِ موسیٰ ہونے کی حیثیت سے آیت استخلاف کے ماتحت آپ کے سلسلہ میں بھی ہزاروں لاکھوں مجددین کا آنا ضروری تھا۔ چنانچہ یہ تجدید دین کرنے والے ہر علاقہ اور ہر ملک میں آئے اور انہوں نے تجدید دین کا کام باحسن طریق ادا کیا۔ نائیجیریا کے عثمان فودیو بھی مجدد تھے۔ انہوں نے اپنے زمانہ میں بڑی بے نفسی سے اسلام کی اشاعت کے لئے کوشش کی ہے۔ آپ صاحبِ کشوف و رؤیا اور صاحبِ الہام تھے۔

اس زمانہ میں ہمارے مبلغ جو دنیا کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں ہمارے کئی مبلغین ساری عمر افریقہ میں رہے ہیں اور بعض نے تو وہیں اپنی جان بھی دے دی ہے۔ یہ مبلغ بھی تو آخر تجدید دین ہی کا کام کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں سینکڑوں ہزاروں مجدد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر وقت موجود رہتے ہیں۔

بہرحال یہ بڑا غلط تخیل ہے جو اس وقت بعض لوگوں کے دل پیدا ہو گیا ہے کہ اس وقت کوئی مجدد نہیں اور اس شیطانی خیال کو بڑی کوشش سے پھیلایا جا رہا ہے۔ حالانکہ بڑی عجیب بات یہ ہے کہ خلافتِ راشدہ تو موجود ہے جو مجددوں کی سردار ہے مگر مجدد کوئی نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سپہ سالار موجود ہے لیکن فوج موجود نہیں۔ صحابہؓ جنہوں نے اسلام کی اشاعت کی وہ بھی مجدد تھے۔ دراصل بات یہ ہے کہ کوئی صدی بھی مجددین سے خالی نہیں رہی۔ ہر صدی کے شروع میں بھی مجدد رہے ہیں وسط میں بھی مجدد رہے ہیں اور آخر میں بھی مجدد رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اسلام پر انتہائی تنزل کا زمانہ تھا اس وقت بھی خدا تعالیٰ کے مقربین اسلام میں بکثرت موجود رہے ہیں۔ گویا وہ تنزل کا زمانہ بھی نسبتی تنزل کا زمانہ تھا یہ مقربین اپنی اپنی جگہ چھوٹی چھوٹی شمعیں جلاتے رہے تھے۔

دیکھو خلافتِ راشدہ کے سلسلہ کے خلفاء امام اور مجددین بھی تھے۔ صدی کے سر پہ جو مجددین آئے ان میں اور خلفائے راشدین میں نمایاں فرق ہے اور وہ فرق یہ ہے کہ مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حکم ساری امت پر چلتا تھا لیکن صدی کے سر پر آنے والے مجددین میں سے کسی ایک کا حکم بھی ساری اُمت پر نہیں چلا بلکہ ان کا حکم اپنے اپنے زمانہ اور اپنے اپنے علاقہ کے لوگوں پر چلا۔ وہ انبیائے بنی اسرائیل کی طرح محدود علاقہ کے لئے تھے اور پھر وہ محدود زمانہ کے لئے تھے لیکن حضرت ابوبکرؓ کا حکم ساری دُنیا پر چلتا تھا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کئی نئے ممالک فتح ہو چکے تھے اور حضرت عمرؓ کا حکم ان سب ممالک پر چلتا تھا۔ روحانی اور دینی لحاظ سے بھی ان سب ممالک کے رہنے والوں کو آپ کا فتویٰ آپ کا حکم اور آپ کا فیصلہ ماننا پڑتا تھا اور اس کے لئے وہ کوشش بھی کرتے تھے جو آپ کا حکم فتوے یا فیصلہ ماننے سے انکار کرتا تھا وہ باغی سمجھا جاتا تھا لیکن ان کے مقابلہ میں حضرت سید احمد صاحب شہیدؒ کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے مجدد تھے انہوں نے کیا کوشش کی کہ ان کے لوگ ان کی بات مانیں۔ اس کے لئے کوئی کوشش نہیں کی۔ اس لئے کہ صدی کے سر پر آنے والا مجدد ساری دنیا کے لئے نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے علاقہ اور زمانہ کے لئے ہوتا ہے۔ پھر عثمان فودیو کو لے لو وہ مجدد تھے ان کے پیدا ہونے سے پہلے ملک کے اخیار کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی تھی اور یہ بتایا گیا تھا کہ عنقریب مجدد پیدا ہوگا۔ آپ ان بشارتوں کے مطابق پیدا ہوئے لیکن اس کے باوجود انہوں نے کوئی کوشش نہیں کی کہ شامیوں یا چینی مسلمانوں سے اپنی بات منوائیں۔ اگر وہ شامیوں کی طرف سے بھی مجدد تھے تو انہوں نے ان سے اپنی بات نہ منوا کر خود خدا تعالیٰ کی بات کو نہ ماننا جو درست

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف مجدد ہی نہ تھے بلکہ آپ مامور من اللہ تھے۔ آپ ظلی نبی تھے اور کمال ظلیت اور فنا فی الرسول میں آپ اوّل نمبر پر تھے۔ آپ کے نبوت کے دعویٰ کی وجہ سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت آپ کے پاس ہی رہی۔ اور کمالِ ظلیت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا مشن بھی ساری دُنیا کے لئے ہے جیسا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مشن ساری دنیا کے لئے تھا اور پھر اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں حالات بھی ایسے پیدا کر دیئے کہ ساری دُنیا میں تبلیغ ہو سکی ہے۔ مسلمانوں کو قرآن کریم کے صحیح معنے سے متعارف کرایا جا رہا ہے۔ اور اللہ ہی فضل کر رہا ہے۔ کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی انسان کا کام نہیں۔ یہ کام انسانی طاقت سے باہر ہے اس لئے ایک احمدی کو تو ہر وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن کہتے رہنا چاہیئے۔

لائبیریا (مغربی افریقہ) میں ایسے حالات تھے کہ وہاں ابھی احمدیت کا زیادہ اثر و رسوخ نہیں تھا گو لائبیریا کے صدر عیسائی ہیں لیکن امام بشیر احمد رفیق جب وہاں گئے تو ان کی طرف سے امام رفیق کا بڑا احترام و اکرام کیا گیا۔ مخالفت تو ہر جگہ ہوتی ہے۔ وہاں بھی ہماری مخالفت تھی لیکن وہ ہوشیار آدمی تھا اس نے مسلمان اکابر کو بلایا اور ان کو کہا کہ امام مسجد لنڈن آرہے ہیں تم سب ملکر انہیں ریسپشن (RECEPTION) دو۔ اب اگر وہ ری سیپشن (RECEPTION) نہ دیتے تو کیا کرتے۔

اسی طرح امری عبیدی جو فوت ہو گئے ہیں۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے مبشرات کے ذریعہ احمدیت کی ترقی کے متعلق خبر دی تھی۔ جب تنزانیہ میں پہلا انتخاب ہوا تو وہ بھی ممبر منتخب ہوئے۔ ان کی پارٹی نے اپنا لیڈر منتخب کرنا تھا۔ زیادہ تر خیال تھا کہ ان کی جماعت کا پریذیڈ جو اب ملک کے صدر ہیں پارلیمنٹری گروپ کے لیڈر منتخب ہو جائیں گے لیکن جب وہ پارٹی کے اجلاس میں آئے تو انہوں نے امری عبیدی مرحوم کو اٹھا کر کرسی پر بٹھا دیا اور کہا آپ یہاں بیٹھیں۔ امری عبیدی مرحوم صرف احمدی ہی نہ تھے بلکہ ایک بزرگ اور ولی اللہ تھے۔ آپ کی کابینہ کے وزراء کہا کرتے تھے کہ تم وزیر کم ہو مبلغ زیادہ ہو۔ اب یہ کسی انسان کا کام نہیں بلکہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔

اسی طرح ہمارے حبشی بھائی ہم سے کتنے دُور ہیں لیکن جب اس سال کے شروع میں میرا دورہ مغربی افریقہ ملتوی ہوا اور میں وہاں نہ جا سکا۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی مشیت تھی تو انہیں بڑا صدمہ ہوا وہاں ہمارے ایک بہت پرانے اور بڑی عمر کے احمدی دوست ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ساری عمر اس بات کی حسرت رہی کہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی زیارت کروں مگر آپ فوت ہو گئے۔ اور میں آپ کی زیارت نہ کر سکا۔ اب یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی تھی کہ خلیفۃ المسیح الثالث ہمارے علاقہ میں تشریف لائے ہیں

ہیں اور آپ کی زیارت ہوگی۔ مگر آپ کا دورہ ملتوی ہوگیا۔ میں بوڑھا ہو چکا ہوں پتہ نہیں کہ اگر اگلے سال آپ کا دورہ ہو تو اس وقت میں زندہ بھی رہوں گا یا نہیں۔ اب یہ محبت کا جذبہ کوئی انسان پیدا نہیں کر سکتا۔ یہ لوگ ہم سے اتنے دُور بیٹھے ہیں اور ان میں محبت کا یہ جذبہ موجود ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم جتنا اپنے نفس کو فنا کرو گے۔ اتنا ہی تم میرے قریب آؤ گے۔ اور میری نگاہ میں عزت پاؤ گے۔ بڑا احمق وہ شخص ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ میں اپنے زور سے یہ کام کر سکتا ہوں۔ پس ہماری حقیر کوششوں سے جو عظیم نتائج نکل رہے ہیں، ایسا محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہا ہے فلا تفخر۔ اس پر ہر آن حمد باری میں مشغول رہنا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا۔ ہماری نوجوان نسل کو اس بات کا حق ہے کہ جو شبہ ان کے دلوں میں پیدا ہو اس کا وہ اظہار کریں۔ اگر انہیں اس اظہار سے روکا جائے یا وہ اظہار نہ کریں تو فساد پیدا ہوگا۔ اگر کوئی نوجوان اپنے شبہ کا اظہار کرے اور اسے منافق کہہ دیا جائے تو یہ درست نہیں۔ بچے ماں باپ سے بہت سی باتیں پوچھتے رہتے ہیں۔ وہ پوچھتے رہتے ہیں کہ یہ کیا ہے اور وہ کیا ہے۔ بعض اوقت ماں باپ چڑ جاتے ہیں۔ لیکن اگر بچوں میں سوال کرنے اور پوچھنے کا جذبہ نہ ہو۔ تو وہ علم حاصل نہیں کر سکتے

اگر نوجوان کسی وسوسہ کا اظہار کریں تو اس سے ہمیں گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ہم حقیقت بیان کر کے انہیں قائل کر سکتے ہیں۔ وسوسہ کا اظہار کرنے والے منافق نہیں ہوتے۔ بلکہ لاکھوں میں کوئی ایک منافق ہوتا ہے۔ پس نوجوانوں کو اس بات کا موقعہ دینا چاہیئے کہ اگر ان کے دلوں میں کوئی شبہ پیدا ہوا ہو یا انہیں کسی بات کی سمجھ نہ آئی ہو۔ تو وہ اس کا اظہار کریں انہیں یہ شبہات دلوں میں نہیں رکھنے چاہئیں۔ ذمہ داروں کا کام ہے کہ وہ ان کی تسلی کرائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں اوّل تو کسی کو سائل نہیں بننے دینا چاہیئے جس کا جو حق ہے وہ اسے سوال سے پہلے ملنا چاہیئے اگر اسے سائل بننا پڑتا ہے تو یہ بات انتظامیہ کی کمزوری کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ سائل گویا یہ کہتا ہے کہ تم نے میرے حق کا خیال نہیں رکھا۔ میں نے خود ہی اپنا حق طلب کیا ہے۔

سوال کے متعلق یہ نہیں دیکھنا چاہیئے کہ وہ پسندیدہ ہے یا نہیں۔ ہمیں صحیح مسئلہ لوگوں کے سامنے رکھنا چاہیئے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس زمانہ کی جو ضروریات تھیں وہ اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان کر دی ہیں۔ لیکن ممکن ہے کہ نوجوانی کی عمر میں کسی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب پڑھنے کا موقعہ نہ ملا ہو۔ اس لئے وساوس پیدا کرنے والے یہ طریق اختیار کرتے ہیں کہ کوئی ایک حوالہ پیش کر دیتے ہیں حالانکہ ایک حوالہ نہیں بلکہ آپ نے کسی مسئلہ کے متعلق جو کچھ بھی لکھا ہے وہ سامنے ہو۔ تب پتہ

لگے گا۔ ایسے نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلانی چاہیئے کہ عقل یہ کہتی ہے کہ کسی مسئلہ کے متعلق اگر سو حوالے ہیں تو کسی ایک حوالہ سے کوئی ایک نتیجہ نہیں نکالنا چاہیئے بلکہ نتیجہ نکالنے کے لئے ضروری ہے کہ سو کے سو حوالے پڑھے جائیں اس لئے یا تو سارے حوالے خود پڑھو یا جن لوگوں نے وہ حوالے پڑھے ہیں ان سے وہ حوالے سنو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کو اسلام کی طرف لانے کے لئے ہمیں انہیں سمجھانا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی اشاعت کے کئی سامان کر رہا ہے۔ کہیں زلزلے آرہے ہیں کہیں طوفان آرہے ہیں۔ اب ایسی جگہوں پر سیلاب آرہے ہیں جہاں سیلاب کے متعلق انسان سوچ ہی نہیں سکتا تھا۔ مثلاً اب الجزائر میں سیلاب آیا ہے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ الجزائر میں سیلاب آئے گا مغربی افریقہ اور میڈی ٹیرین ممالک کے درمیان کا صحرا چار ہزار قبل مسیح باغ بن گیا تھا۔ دو ہزار سال تک وہاں بہت بارش ہوتی رہی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بارشوں کو حکم دیا کہ اب تم نے یہاں نہیں برسنا اور وہ علاقہ صحرا بن گیا۔

پس جہاں پانی بہت ہے وہاں کے لوگوں کو بھی مغرور نہیں ہونا چاہیئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو حکم ہی دینا ہے۔ اس کی رحمت اور رضا کے لئے مجاہدہ کرتے رہنا چاہیئے۔

تعلق باللہ

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا طریق اپنی جماعت کے لئے بھی کھولا اور اپنے منکروں کے سامنے بھی اس طریق کو پیش کیا۔ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے وہ اب بھی کارخانۂ عالم چلا رہا ہے۔ دنیا کا بھی اور دین کا بھی۔ ایک مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس سے تعلق پیدا کرے اور اس کے قریب ہوتا چلا جائے۔ اور وہ شخص جس پر ہدایت ظاہر نہیں ہوئی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ہی روشنی چاہے اور اسی کی مدد سے حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ پس اصل کام اور اصل پیغام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی تھا کہ وہ دنیا کی اصلاح کریں اور بنی نوع انسان کو پھر خدا تعالیٰ کی طرف لے جائیں اور جو لوگ خدا تعالیٰ کے ملنے سے مایوس ہیں اور ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی ملاقات کا یقین پیدا کریں اور اس قسم کی زندگی سے لوگوں کو روشناس کریں جو موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام اور دوسرے انبیاء کے زمانے میں لوگوں کو نصیب تھی۔" (حضرت مصلح موعودؓ)

حضرت عثمان ڈان فوڈیو رحؒ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجدّد نائیجیریا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سات اخاء ۱۳۴۸ہش کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا تھا

"پھر عثمان فوڈیو کو لے لو۔ وہ نائیجیریا کے مجدد تھے۔ ان کے پیدا ہونے سے پہلے ملک کے اخبار کو ان کی پیدائش کی بشارت دی گئی تھی اور یہ بتایا گیا تھا کہ عنقریب مجدد پیدا ہوگا۔ آپ ان بشارتوں کے مطابق پیدا ہوئے۔"

مجددِ نائیجیریا۔ حضرت عثمان ڈان فوڈیو رحؒ کے متعلق اکثر دوستوں کو بہت کم واقفیت ہے۔ بلکہ یہ لکھنا غلط نہ ہوگا کہ نائیجیریا سے باہر تو ان کے نام سے بھی غالباً کوئی واقف نہیں اور نائیجیریا میں بھی بوجہ اس کے کہ ان کی اپنی کتب عربی زبان میں ہیں اور ان کے زمانہ کا نائیجیریا کا دیگر لٹریچر بھی زیادہ تر عربی زبان میں ہی ہے۔ بعض لوگوں کو (نائیجیریا میں) نام سے واقفیت ہونے کے باوجود ان کے کام کی تفاصیل کا علم نہیں اب جبکہ نائیجیریا میں عربی کتب اور عربی مسودات کو اکٹھا کرنے کے لئے بعض یونیورسٹیوں نے خاص اہتمام کیا ہوا ہے۔ تو حضرت عثمان ڈان فوڈیو کی خدمات اسلامیہ سے واقفیت بڑھنے لگی ہے۔

اس مختصر سے مضمون میں اب تک جو تاریخی معلومات حاصل ہو سکی ہیں ان کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

"عثمان ڈان فوڈیو" میں ڈان ہاؤسا زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں دین اور فوڈیو کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ "فواد" کی ہاؤسا فارم ہے۔ عربی میں عثمان ابن فودی یا عثمان ابن فواد کہتے ہیں۔ آپ ۱۷۵۴ء میں نائیجیریا کے شمالی علاقے میں مراٹا MARATA. کے مقام پر پیدا ہوئے۔ اور ۱۸۱۷ء میں ۶۳ سال کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ غلانی قبیلہ کی ایک شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ جسے ٹورونکاوا TORONKAWA کہتے تھے اور جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا تھا کہ ازمنہ گزشتہ میں ان کی رگوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں عرب خون دوڑتا تھا۔ آپ کے ایک جدِ امجد جن سے نسبت کا وہ اکثر ذکر کرتے تھے۔ موسیٰ جوکولو ۱۵۷۵ء تھے۔ دراصل حضرت عثمان ڈان فوڈیو کی پیدائش سے ایک لمبا عرصہ قبل ان کے بزرگوار کوئی ۱۷۸۸ء میں آباد ہوئے تھے۔ اٹھارویں صدی کے آغاز میں وہ کوفی سے مراٹا چلے گئے اور حضرت ڈان فوڈیو کی پیدائش سے کچھ عرصہ بعد مراٹا کو خیرباد کہہ کر ڈیگل DEGEL میں جا آباد ہوئے۔ ان کے قبیلہ کے لوگ زیادہ تر درس و تدریس اور تبلیغ اسلام کے فریضہ کی ادائیگی میں مصروف رہتے تھے اور لوگوں کی نظروں میں دوسروں سے بہتر مسلمان تھے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اسلامی شرع کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ بالفاظ دیگر یہ کہا جاسکتا ہے کہ قرآن کریم کی اس آیت پر

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر

عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت عثمان ڈان فوڈیو جوانی ہی میں بہت بڑے عالم باعمل تھے۔ اس طرح ان کے خاندان کے دیگر بہت سے افراد بھی علمی شغف رکھتے تھے۔ یہ سب لوگ اسلامی قانون دینیات اور صوفی تاریخ کا گہرا مطالعہ رکھتے تھے۔ یہ تمام علوم وہ عربی زبان میں پڑھتے تھے۔ اور خود ان کی تصانیف بھی عربی زبان میں ہی ہوتی تھیں

حضرت عثمان ڈان فوڈیو نے اوائل عمر میں اپنے والد محترم اور اپنے چچا سے تعلیم حاصل کی تھی۔ اور جبکہ ابھی وہ تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انہوں نے ساتھ ہی ساتھ تبلیغ اسلام کا کام شروع کر دیا۔ اس وقت ان کی عمر زیادہ سے زیادہ بیس سال کی ہوگی اور یہ ۱۷۸۷ء کی بات ہے۔ اس وقت وہ ڈیگل میں مقیم تھے۔ اس سے تھوڑا ہی عرصہ بعد انہوں نے ڈیگل سے نکل کر دیگر علاقوں میں بھی لوگوں کو اسلام کی صحیح تعلیم کی طرف توجہ دلانا شروع کر دی اور اس طرح انہیں قرب وجوار کے مختلف علاقوں میں گھومنے پھرنے اور واقفیت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کا موقعہ ملا۔

ان تبلیغی دوروں کے دوران حضرت عثمان کو بعض علاقوں کے حاکموں سے (جنہیں ہم اپنی سہولت کے لئے نواب کہہ سکتے ہیں) ملنے اور انہیں اسلامی عقائد اور سلاطین کے فرائض کی طرف توجہ دلانے کا فریضہ سرانجام دینا پڑا۔ ان کے اپنے علاقے کے ساتھ ملحق ایک ریاست جس کا نام گوبیر (GOBIR) تھا اس کے سلطان جس کا نام "باور" تھا سے بھی وہ ملے۔ اور اس اور ایسی ہی دیگر ملاقاتوں نے لوگوں کے دلوں میں ان کی عزت اور عظمت کو بہت بڑھا دیا۔ البتہ انہوں نے ہر ممکن کوشش کر کے اپنے آپ کو دربارداری سے آزاد رکھا۔ کیونکہ اگر وہ سلاطین سے ملاقات کے نتیجہ میں اپنے آپ کو دربارداری میں الجھا لیتے تو یقیناً ان کی تبلیغی مساعی پر اثر پڑتا۔ اور وہ پوری آزادی کے ساتھ نہ تبلیغ کر سکتے اور نہ ہی اپنی آزادیٔ ضمیر برقرار رکھ سکتے۔

تبلیغ کے نتیجہ میں ان کے پیروکاروں کی

تعداد سرعت کے ساتھ بڑھ رہی تھی اور چونکہ مسلمین ایسے لوگوں کو ہمیشہ اپنی مٹھی میں رکھنے کی کوشش کرتے اور جو ان کے ہاتھ نہ آئے اسے طرح طرح کی تکالیف پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت عثمان فوڈیو کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو دیکھکر اور انہیں درباداریوں میں الجھنے سے مجتنب پاکر ۱۸۰۸ء میں گوبیر کے سلطان نے انہیں شہید کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اپنے اس ارادے میں ناکام رہا۔ اور حضرت عثمان کو اللہ تعالےٰ نے اپنی حفاظت عطا کئے رکھی۔ جب سلطان گوبیر اپنی تدابیر میں ناکام رہا تو اس نے کوشش کی۔ کہ حضرت عثمان رض کو بعض مراعات دے کر خاموش کرادیں لیکن انہوں نے اپنی فراست خداداد کے ذریعہ ایسی مراعات حاصل کیں جو تبلیغ اسلام کے لئے مزید آسانیاں مہیا کرنے کا باعث بن گئیں۔ ان مراعات میں سے ایک تو یہ تھی کہ انہیں آزادانہ طریق پر تبلیغ کرنے کی اجازت ہے۔ اور دوسری یہ کہ جو لوگ ان کی تبلیغ سے متاثر ہونگے۔ ان پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔

ان مراعات کے بعد انہوں نے اپنے تبلیغی دوروں کے سلسلہ میں مساعی کو اور بھی تیز کر دیا اور جن لوگوں نے ان کی روحانی قیادت میں حقیقی اسلامی زندگی بسر کرنے کا پیمان باندھا، ان سب کو انہوں نے ایک جماعت کی لڑی میں پرو دیا۔ اور اس طرح مومنوں کی ایک الگ جماعت بن گئی۔

حضرت عثمان ڈان فوڈیو نے اپنے پیغام کو وسیع سے وسیع تر حلقہ تک پہنچانے کے لئے دو طریق استعمال کئے تھے۔ ایک تو یہ کہ دور دور سے مختلف علاقوں کے طلباء ان کے پاس ڈگیل DEGEL میں آتے تھے۔ اور دینی تعلیم حاصل کرکے ان کے ارشادات کے مطابق ابراہیمی پرندوں کی طرح ان کے پیغام کو دوسرے علاقوں میں پھیلاتے چلے جاتے اور دوسرا طریق یہ تھا کہ عربی زبان میں نثر کی کتب اور ہاؤسا اور فلانی زبان میں نظم کہہ کر وہ (اپنے زمانہ کے لحاظ سے) کثرت سے شائع کرتے۔

کہتے ہیں کہ جب وہ چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو انہوں نے اس بات کا اعلان کیا کہ ایک رویا کے ذریعہ نہیں ایک ارشاد خداوندی ملا ہے کہ چونکہ مومنین کی نئی جماعت کی طرح مضبوط سے مضبوط تر ہو رہی تھی اور گوبیر کے سلطان کو ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ اس کی حکمرانی کو زک نہ پہنچے۔ اس لئے ۱۷۹۶ء میں گوبیر کے نئے حاکم نے جس کا نام نافاتا NAFATA تھا۔ حالات پر قابو پانے کی کوشش میں حضرت عثمان اور ان کی جماعت پر بعض پابندیاں عائد کرنا چاہیں۔ ان میں سے ایک پابندی یہ تھی کہ تبلیغ کا حق صرف اور صرف حضرت عثمان کو ہی ہوگا۔ ان کے علاوہ ان کی جماعت کا کوئی فرد کھلم کھلا تبلیغ نہ کرے اور یہ کہ آئندہ کسی شخص کو اسلام میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی اور تمام وہ لوگ (مسلمان) جو غیر مسلم گھرانوں میں پیدا ہوئے تھے اسلام سے دستبردار ہو جائیں اور پھر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمرۂ مشرکین میں شامل ہو جائیں۔ ان پابندیوں کے
علاوہ نافاتا نے مسلمانوں پر یہ پابندی بھی لگا دی کہ
مرد پگڑی نہ پہنیں اور عورتیں پردہ نہ کریں۔ یہ پابندی
ایسی تھی جس سے جماعت کے وقار کو دھکا لگانا
مقصود تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی عرصہ میں حضرت عثمان ڈان فوڈیو کی جماعت
پہلے کی نسبت بہت زیادہ طاقتور ہو چکی تھی اور اب
اس جماعت کے افراد گوبیر کے علاوہ زمفارا
ZAMFARA اور کیبی KEBBE میں بھی موجود
تھے جو صرف ایک اشارے کے منتظر تھے کہ اشارہ
پائیں اور اپنے مذہبی قائد کی مدد کے لئے پہنچ جائیں۔
چنانچہ ۱۸۰۶ء میں حکومت کی طرف سے پابندیوں
کی سختی کو برداشت کرنا مشکل ہو گیا۔

۱۸۰۷ء میں نافاتا کی وفات پر اس کا بیٹا
نیفا (YAKUFA) اس کا جانشین ہوا۔ یہ شخص
اپنے باپ سے بھی زیادہ سخت گیر تھا اور جماعت کے
ساتھ تو اس کی دشمنی انتہا کو پہنچ گئی اور اس نے فیصلہ
کر لیا کہ اب دو دو ہاتھ ہو ہی جائیں تو اچھا ہے۔ اس
نے حضرت عثمان کے ایک مؤید عبدالسلام پر ہاتھ ڈالا
حضرت عثمان کے مریدوں نے عبدالسلام کی مدد کی
اور اس کے نتیجہ میں نیفا نے فیصلہ کیا کہ جماعت کے
اراکین کو سزا ملنی چاہیئے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے اس
نے حضرت عثمان سے کہا کہ آپ ایک طرف ہٹ جائیں
یعنی ڈگل سے نکلیں اور پیچھے جائیں تا کہ آپ بھی اس
جھگڑے میں ملوث نہ ہو جائیں۔ انہوں نے بات ماننے
سے انکار کر دیا اور اپنی جماعت کو ارشاد فرمایا کہ
گوبیر کے علاقہ سے ہجرت کر جائیں اور گوڈو
(GUDU) میں جا بسیں۔ یہ علاقہ گوبیر کی سلطنت
سے باہر تھا۔ اور اس لئے نیفا کے اختیار اقتدار
سے باہر۔

یہاں یہ بات قارئین کے لئے دلچسپی سے
خالی نہ ہوگی کہ یہ مسلمین جو حضرت عثمان ڈان فوڈیو کی
جماعت پر پابندیاں لگاتے تھے۔ دراصل مسلمان ہی
تھے لیکن ایسے مسلمان جن کے دین کی تجدید کی
ضرورت تھی یعنی جو حقیقی اسلامی روایات سے دور
جا چکے تھے اور اسلام کے ساتھ ساتھ بعض مشرکانہ
رسوم کی ادائیگی میں بھی کوئی باک نہ سمجھتے تھے اور
اس کوتاہی اور کمزوری کی بناء پر اسلام کو بدنام
کرنے کا باعث تھے اور اس بات کی اشد ضرورت
تھی کہ انہیں صحیح اسلام کی طرف لایا جائے۔ وہ اس
بات سے زچ ہوتے تھے اور سیدھے راہ پر لانے
والوں کو اپنی راہ میں سے ہٹانے کے خواہاں تھے۔

جب حضرت عثمان نے اپنے مریدوں کو
گوبیر سے نکل کر گوڈو میں بسنے کا ارشاد فرمایا تو ان
کے دیگر مرید جو دوسرے علاقوں میں رہتے تھے
انہوں نے بھی اپنے اپنے علاقے چھوڑ کر ان کے
گرد جمع ہونا شروع کر دیا چند ماہ تک تو ہر طرف
خاموشی رہی لیکن ۱۸۰۸ء میں گوڈو کے جنوب
مغرب بیس میل کے فاصلہ پر گوبیر کی فوجوں سے
مٹھ بھیڑ ہوئی اور اگرچہ گوبیر کی فوج تعداد میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ تھی اور فوجی طاقت میں بھی۔ لیکن ایمان اور یقین کا اسلحہ ان کے پاس موجود نہ ہونے کے باعث اسے شکست اٹھانا پڑی۔ حضرت عثمان کے مریدوں کی اس فتح نے لوگوں کے دلوں پر نہایت اچھا اثر کیا۔ متعدد منظم گروہوں نے ان کی مدد پر کمر کس لی۔ اس سے پہلے کہا جا چکا ہے کہ حضرت عثمان ڈان فوڈیو ٹرونکاوا قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس قبیلہ کی دوسری شاخ سُولے باوا SULEBAWA تھا۔ یہ شاخ کافی عرصہ سے الگ تھلگ تھی۔ لیکن اب اس شاخ نے بھی ڈان فوڈیو کی پوری پوری مدد کا تہیہ کر لیا۔

۱۸۰۵ء میں جماعت کے لوگ گوبیر کے دارالخلافہ الکالاوا ALKALAWA کے قریب پہنچ گئے۔ اور یہی وہ مقام ہے جہاں گوبیر کی فوجوں نے بعض دوسروں سے مدد لے کر جماعت کی فوجوں کو شکست دی اور تقریباً دو ہزار افراد کو تہ تیغ کر دیا۔ لیکن اس شکست کے باوجود جماعت نے ہمت نہ ہاری اور اپنی طاقت کو دوبارہ مجتمع کر کے زمفارا کی طرف آ گئے۔ یہاں سے انہوں نے گوبیر پر حملہ کیا اور اس کے ساتھ ہی کیبی KEBBI کی طرف بھی فوج روانہ کر دی۔

گوبیر پر حملہ کرنے والی فوج کے کمانڈر عثمان ڈان فوڈیو کے صاحبزادے محمد بیلو BELLO تھے۔ ان حملوں میں کامیابی کے باعث جماعت نے گوانڈو کا رخ کر لیا۔ اور اس علاقے کو تبلیغ کا مرکز بنا لیا گیا۔ یہاں قیام کے دوران KATSINA کانو KANO، ڈورا DAURA اور زمفارا ZAMFARA کے مسلم عمائدین سے تعلقات بڑھانے شروع کئے۔ چنانچہ یہ تمام لوگ محمد بیلو سے ملے اور ان کے ذریعہ حضرت عثمان ڈان فوڈیو کی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

گوانڈو کو مرکز بنا کر یوری (YAURI) (BORGU) ڈینڈی (DENDF) اور باؤچی (BAUCHI) کے علاقوں میں تبلیغی وفود ارسال کئے گئے۔ اکتوبر ۱۸۰۵ء میں گوبیر کے دارالخلافہ سے ایک دفعہ پھر ٹکر لینی پڑی۔ اس دفعہ مومنین کے گروہ کے قائد محمد بیلو تھے۔ دراصل یہ حملہ تین اطراف سے کیا گیا تھا۔ گونڈو، زمفارا اور کیٹینا کی طرف سے۔ چنانچہ اس حملہ کے نتیجہ میں تین سال تک لڑائی کسی نہ کسی شکل میں جاری رہی۔ آخر ۱۸۰۸ء میں گوبیر کا سلطان کام آیا۔ اور دارالخلافہ جماعت کے ہاتھوں فتح ہو گیا۔ اس دارالخلافہ کو فتح کر لینے کے بعد حالات نہایت سرعت کے ساتھ بدلنے لگے۔ جماعت کی طاقت کا اندازہ ہونے لگا اور لوگ سمجھ گئے کہ اب اس جماعت کو آسانی سے تنگ نہیں کیا جا سکتا۔

۱۸۰۹ء میں حضرت عثمان ڈان فوڈیو گوانڈو سے سفاوا (SIFAWA) چلے گئے۔ یہ شہر شوگوٹو سے بیس میل جنوب کی جانب ہے۔ یہاں انہوں نے اپنے مفتوحہ علاقوں کو اپنے بھائی عبداللہ اور بیٹے محمد بیلو میں تقسیم کر دیا۔ محمد بیلو کو زمفارا، کیٹینا، کانو، ڈورا

باڈچی اور کاما کو کے علاقے دئے گئے اور عبداللہ کو نولے۔ ڈینڈی۔ بورگو۔ الورین اور سپ ٹاکو کے علاقے سپرد کئے گئے۔

کہا جاتا ہے کہ باوجود انتہائی اشتعال انگیزی کے حضرت عثمان ڈان فوڈیو نے خود جنگ میں کبھی حصّہ نہیں لیا تھا۔ البتہ جنگ کے دوران (جو ہمیشہ ان پر ٹھونسی جاتی تھی) اپنی فوجوں کی راہ نمائی ضرور کرتے تھے۔ ان کے پیروکار انہیں امیر المومنین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ اپنوں اور غیروں کا بھی ان کے متعلق یہی تاثر تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ تمام مسلمان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں اور اسلام کو خالص اسلام ہی رہنے دیں۔ اس میں کسی قسم کے غیر اسلامی عقائد یا رسوم کو دخل نہ ہونے دیں۔

جب تک آپ زندہ رہے آپ کے تمام مرید جو اب تک مختلف ریاستوں کے مالک بن چکے تھے ایک جہتی اور مرکزیت کی پوری قدر کرتے رہے۔ لیکن آپ کی وفات کے بعد یہ ریاستیں بہت جلد تک آزاد ہوگئیں اور اگرچہ مرکز شوکوٹو کو خراج تو دیتی تھیں لیکن خود مختاری کی رو بڑھتی رہی اور آہستہ آہستہ اپنی اپنی جگہ پر مستقل اور مکمل آزاد حکمرانیاں قائم ہوگئیں۔

شوکوٹو کے سلطان کو آج بھی امیر المومنین کہا جاتا ہے۔ اور سلطان ہمیشہ حضرت عثمان ڈان فوڈیو کے خاندان ہی سے منتخب کیا جاتا ہے سلطان آف شوکوٹو کو قانونی طور پر تو شوکوٹو کی ریاست سے باہر کوئی حقوق حاصل نہیں لیکن مذہبی امور میں ان کی سب سے زیادہ عزت کی جاتی ہے

سر احمدو بیلو جو گزشتہ انقلاب کے وقت نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ تھے اور شہید کر دیئے گئے تھے وہ بھی ڈان فوڈیو ہی کی اولاد میں سے تھے اور موجودہ سلطان آف شوکوٹو سے بھی سلطان بننے کا سب سے زیادہ امکان انہیں کا تھا۔ انہوں نے بھی اپنے جد امجد کے نقش قدم پر چل کر اپنی عمر کے آخری سالوں میں اپنے رنگ میں خوب اسلام کی خدمت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے آمین

ایک مصنف لکھتے ہیں کہ

"اس بات میں شک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں کہ شیخ (یعنی حضرت عثمان ڈان فوڈیو) اسلام کی تجدید، اسلامی طریق حکومت اور اسلامی معاشرہ کے قیام کے لئے نہایت پُر خلوص کوششیں کرنے والے تھے۔"

اس میں کیا شک ہے کہ وہ گزشتہ صدی میں نائیجیریا کے مجدد تھے۔

اللہ تعالیٰ ان پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کرے۔ آمین

(نسیم سیفی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برقِ تجلّی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرے جُرمِ وفا کی آپ اتنی تو سزا دیجے
مجھے اپنی محبت کے جہنّم میں جلا دیجے

مری ہستی فقط اک بے در و دیوار سا گھر ہے
کبھی صرصر کے جھونکوں سے اسے صحرا بنا دیجے

مہ و خورشید نے پھر مجھ پہ اک یلغار سی کی ہے
کسی درشن جھروکے سے ذرا چہرہ دکھا دیجے

کہیں قلب و نظر کی روشنی مدھم نہ ہو جائے
حریمِ حسن کے جلووں کو میرا بھی پتہ دیجے

کچھ ایسے لوگ ہیں جو رُخ بدل دیتے ہیں دھاروں کا
مری واماندگی کو ہمسفر اُن کا بنا دیجے

اُٹھا ہے پھر کوئی زنگیں سویروں کی قسم کھا کر
شبِ تاریک کو برقِ تجلّی کی ضیاء دیجے

وفورِ شوق کو الحاد کہہ دینا تو آساں ہے
مزاجب ہنے کہ اس الحاد کو ایماں بنا دیجے

وہ جن کے راستے میں کہکشاں آنکھیں بچھاتی ہے
نسیم ان کے نقوشِ پا ہر اک دل میں سجا دیجے

نسیم سیفی

تحریکِ جدید کے نئے سال کا آغاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۴ اخاء ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۹ء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

یکم نبوت ۱۳۴۸ ہش مطابق یکم نومبر ۱۹۶۹ء سے تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اور اسی پر توکل اور بھروسہ رکھتے ہوئے جو قادر و توانا ہے جو حسن و احسان کا منبع و سرچشمہ ہے جس کی توفیق کے بغیر انسان کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا۔ جو اس کے فضل کو جذب کرے ہم اپنے اس نئے سال کو شروع کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

تحریکِ جدید کا یہ سال دفتر اوّل کا چھتیسواں دفتر دوم کا چھبیسواں اور دفتر سوم کا پانچواں سال ہوگا۔ گزشتہ سال میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا ہے اور ان وعدوں کے مطابق جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہم سے کئے تھے۔ ہمارے مالوں میں برکت ڈالی ہے

"اگر ہم تعالیٰ کے شکرگزار بندے بنتے ہوئے اس کی راہ میں اپنے اموال کو اور بھی زیادہ خرچ کریں تو اس کے فضلوں کے اور بھی زیادہ وارث بنیں گے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم سال رواں میں سات لاکھ نوے ہزار روپے تحریکِ جدید کے لئے جمع نہ کر سکیں"

یہ ٹارگٹ TARGET جو میں نے جماعت کے سامنے رکھا تھا۔ وہاں تک ہم نہیں پہنچ سکے۔ گو گزشتہ سال کے مقابلہ میں قریباً اسی ۸۰ ہزار روپے کا اضافہ ہوا ہے اس پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ لیکن ابھی دو لاکھ سے اوپر کا فرق ہے۔ سات لاکھ نوے ہزار روپے کے مقابلے میں جو وعدے ہوئے ہیں۔ وہ ۶ لاکھ بیس ہزار روپے کے ہیں۔ لیکن میری طبیعت میں گھبراہٹ نہیں پیدا ہوئی۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی غفلت کے نتیجہ میں ایسا نہیں ہوا۔ بلکہ ایک اور وعدہ جماعت نے کیا ہوا تھا جس کی ادائیگی کا زمانہ ختم ہو رہا تھا۔ اور جس کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت بھی تھی اور جس کی طرف میں نے بھی جماعت کو بار بار متوجہ کیا اور وہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کو پورا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنا تھا۔ چونکہ جماعت اس طرف متوجہ رہی اور جماعت نے اس میں بھی کافی مالی قربانی دی ہے۔ اس لئے ہمارے سامنے جو مقصود تھا کہ ہم تحریک جدید کے لئے سات لاکھ نوے ہزار روپے جمع کرلیں گے۔ اس میں ہم کامیاب نہیں ہوسکے۔ کیونکہ اس عرصہ میں (صحیح اعداد و شمار تو اس وقت ہمارے ذہن میں نہیں) میرا اندازہ ہے کہ پانچ سات لاکھ روپے پاکستانی جماعتوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن میں ادا کئے ہیں۔ اور جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ان پانچ سات لاکھ روپے کی ادائیگی کے ساتھ ہی انہوں نے تحریک جدید کے لئے اسّی ہزار روپے کی زائد رقم کا وعدہ کیا ہے تو باوجود اس کے کہ جو ٹارگٹ TARGET مقرر کیا گیا تھا اس تک ہم نہیں پہنچنے پائے لیکن پھر بھی جماعت نے بڑی ہمت سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ برکت ڈالے۔ اور ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

یہ بھی بڑی خوشکن بات ہے کہ مالی جہاد میں حصہ لینے والوں کی تعداد میں قریباً اڑھائی ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے الحمد للہ۔ ایک اور چیز ہمارے سامنے آئی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے تحریک جدید کے ہر دفتر (یعنی اوّل، دوم، سوم) کے عطیہ کی جو فی کس اوسط بنتی ہے۔ وہ جماعت کے سامنے پیش کی تھی اور میں نے بتایا تھا کہ دفتر اوّل میں حصہ لینے والوں کے چندوں کی اوسط فی کس ۶۴ روپے بنتی ہے۔ لیکن دفتر دوم میں حصہ لینے والوں کی اوسط فی کس ۶۴ روپے بنتی ہے۔ لیکن دفتر دوم میں حصہ لینے والوں کی اوسط فی کس صرف ۱۹ روپے بنتی ہے دفتر دوم کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ترقی کا بڑا وسیع میدان ان کے سامنے ہے۔ دفتر دوم کو اس طرف بھی کچھ توجہ ہوئی ہے۔ چنانچہ سال رواں میں ۱۹ روپے کے مقابلے میں جو اوسط بنی ہے وہ ۲۴ روپے فی کس ہے۔ یعنی ۵ روپے فی کس کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ بھی خوشکن ہے۔ لیکن اس اضافہ پر ٹھہرنا نہیں چاہیئے بلکہ آئندہ سال اس سے بھی زیادہ اچھی اور خوشکن اوسط فی کس ہونی چاہیئے۔

ایک اور بات جس کی طرف میں اس وقت توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ تحریک جدید کے وعدے جیسا کہ میں نے بتایا ہے پچھلے سال کے مقابلہ میں اس سال اسّی ہزار روپے زائد کے ہیں۔ اور یہ وعدے چھ لاکھ تیس ہزار روپے کے ہیں۔ لیکن اس وقت تک وصولی صرف تین لاکھ اسّی ہزار روپے ہوئی ہے۔ یعنی یکم اپریل تک دو لاکھ پچاس ہزار اور وصول ہونا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ دفتر کو گھبرانے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ تعالیٰ یہ رقم پوری ہو جائے گی۔ کیونکہ گزشتہ چھ ماہ میں بڑا حصہ وہ تھا جس میں جماعت کو فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدے پورا کرنے کی طرف توجہ تھی۔ یہ وعدے خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہو چکے۔ (سوائے چند استثنائی حالات کے) اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے۔ ہم اس کے فضل اور رحم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو ہم نے

کیا یا جو کر سکتے ہیں اس کے اوپر ہمارا بھروسہ نہیں۔ کیونکہ انسان محض اپنی قوت یا طاقت یا مال کی قربانی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے۔ خدا کرے کہ ہم اپنی تمام کمزوریوں کے باوجود جو حقیر رقم بھی اس کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ وہ اسے اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ اور ہم سب کو اپنی رحمت سے نوازے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ بقیہ دو لاکھ پچاس ہزار کے وعدے بھی انشاء اللہ تعالیٰ چند ماہ کے اس بقیہ عرصہ میں یعنی یکم اپریل تک وصول ہو جائیں گے۔ بعض بڑی جماعتیں مالی قربانی کے لحاظ سے بڑی ہی سست واقع ہوئی ہیں۔ جن میں سے ایک راولپنڈی کی جماعت ہے۔ دوست ان کے لئے دعا بھی کریں کیونکہ میرا تاثر یہ ہے کہ جہاں تک کوشش کا تعلق ہے اس میں وہ کمی نہیں کرتے۔ لیکن جہاں تک انسانی کوشش میں برکت کا سوال ہے۔ ان کی کوششوں میں برکت نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے جس خرابی کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہو گئی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی برکت سے محروم ہو گئے ہیں۔ یہ خرابی یا یہ بیماری دور ہو جائے۔ بعض دفعہ تکبر جماعتی بھی ہوتا ہے۔ یعنی بعض جماعتوں میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی جس طرح بعض افراد میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی شائد کسی تکبر یا نخوت یا خود پسندی یا اپنے مقام کو نہ پہچاننے کی وجہ سے برکت سے محروم ہو گئے ہیں۔ بہر حال خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ ان کی کس قسم کی بیماری ہے۔ جس نے ان کے کام سے برکت کو چھین لیا ہے۔ خدا کرے کہ ان کے کام بابرکت ہوں وہ شافیٔ مطلق جس کی تشخیص بھی صحیح ترین اور سب سے اچھی اور جس کا علاج بھی بہترین علاج ہے۔ وہ ان کا طبیب بنے اور وہ ان کی بیماری کو دور کر دے۔ تا ان کی کوششوں کے بھی بہترین نتائج نکلنے شروع ہوں کچھ اور مقامات بھی ایسے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سب پر ہی فضل کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ذمہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق جو کام لگایا ہے وہ بڑا اہم اور بڑا ہی مشکل ہے۔ تحریک جدید کے ذمہ یہ کام ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے جو یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ پھر سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کریگا۔ یہ مجلس اس وعدہ کو پورا کرنے کے لئے جد و جہد کرے۔ اور ساری جماعت ان کے ساتھ شامل رہے۔ کیونکہ سارے ایک جان ہی ہیں۔ یہ کام بڑا ہی مشکل ہے۔ اس میں اندرونی روکاوٹیں بھی ہیں اور بیرونی روکاوٹیں بھی۔ ایک طرف روس ہے جو بالکل دہریہ ہے اللہ تعالیٰ کو ہی نہیں مانتا۔ اس کے قائدین نے تو ایک وقت میں ساری دنیا میں یہ اعلان کیا تھا۔ کہ (نعوذ باللہ) ہم زمین سے اللہ تعالیٰ کے نام کو اور آسمانوں سے اللہ تعالیٰ کے وجود کو مٹا دیں گے۔ یہ لوگ روحانیت میں اس قسم کے ہیں۔ لیکن آخر ہیں تو اللہ تعالیٰ کے بندے۔ اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ پھر سے وہ اپنے پیدا کرنے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحیم و کریم کو پہچاننے لگ جائیں۔ اور اس کے فضلوں کے وارث بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں کہ یا تو وہ اپنے رب کی طرف رجوع کریں گے یا وہ اس دنیا سے اس طرح مٹا دیئے جائیں گے۔ جس طرح آج سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے باغیانہ اور مفسدانہ طور پر کھڑے ہونے والے قوموں کے نام و نشان مٹا دیئے گئے۔ انسانی تاریخ نے ان میں سے بعض کی ہلاکت کے حادثہ کو محفوظ رکھا اور ان کے کچھ واقعات ہمیں معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن وہ ہزاروں ہزار بلکہ یوں کہنا بجا ہوگا کہ ایک لاکھ اور چند ہزار قومیں جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی طرف اللہ تعالیٰ کے نبی مبعوث ہوئے ان میں سے اکثر ایسی ہی ہونگی جن پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوا۔ اور وہ دنیا سے مٹا دی گئیں۔ لیکن چونکہ اللہ تعالیٰ ان سے دوسروں کو عبرت کا سبق نہیں دینا چاہتا تھا اس لئے تاریخ انسانی نے ان قوموں کے نام اور ان کی تاریخ اور ان کے واقعات جس رنگ میں اور جس طور پر اللہ تعالیٰ کا غضب ان پر بھڑکا۔ ان کو یاد اور محفوظ نہیں رکھا۔ اس قوم یعنی RUSSIA (روس) کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ یہی انذار کیا ہے کہ اگر تم اپنے رب کی طرف رجوع نہیں کرو گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس قوم کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بشارتیں بھی ملی ہیں۔ پھر یورپ ہے، امریکہ ہے۔ اگرچہ یہ اقوام بحیثیت قوم اس رنگ میں اس طور پر دہریہ اور اللہ تعالیٰ کی دشمن تو نہیں جس طرح روس ہے لیکن ان کی عملی حالت اور ان کے ایک حصہ کی ظاہری حالت بھی ایسی ہی ہے۔ جیسے روس میں بسنے والوں کی۔ پھر جزائر کے رہنے والے ہیں، ان کی حالت بھی نیک اور پاک نہیں۔ یہ سب اقوام اللہ سے دُور اور اس کے پیار سے محروم ہیں۔ اسی لئے یہ سب اقوام خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں اور اس پر ایمان لانے والوں کی دوست اور ہمدرد نہیں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس وقت مثلاً مشرق وسطیٰ کے عرب ممالک جو اسلام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ان کے اوپر ہر قسم کا دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اور ان کو ہر طرح سے ذلیل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور ان سے بے انصافی برتی جا رہی ہے لیکن ہمارے پیارے خدا عزّ اسمہٗ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہمیں خوشخبری دی ہے اور آپ کو الہاماً بتایا گیا ہے۔ کہ عرب ممالک کی پریشانیاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دُور کی جائیں گی[1] اور اصلاحِ احوال کے سامان پیدا ہونگے اسی طرح اہلِ مکہ کے متعلق خدائے ذوالجلال نے یہ پیش خبری دی کہ اہلِ مکہ خدائے قادر کے گروہ میں

---

[1] تذکرہ ص ۵۵۵

داخل ہو جائیں گے[1] اب مسلم ممالک سے جو بے انصافی ہو رہی ہے۔ اس بے انصافی کو دُور کرنے کے لئے ہمارے کندھوں پر دو قسم کے بوجھ ڈالے گئے ہیں۔ ہم پر دو قسم کی ذمہ واریاں عائد کی گئی ہیں ایک تو یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کی صحیح تربیت اور حقیقی اصلاح کریں تاکہ ان کے دلوں میں حقیقی نیکی اور تقوے پیدا ہو جائے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس طرح محبوب بن جائیں جس طرح حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی رحمتوں سے حصہ پانے والے تھے۔ ہم پر دوسری ذمہ واری یہ عائد کی گئی ہے کہ وہ قومیں جو خدا تعالیٰ سے دُوری اور بُعد کے نتیجہ میں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والوں پر ظلم ڈھا رہی ہیں۔ ان کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے، اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جو ایک زندہ رسول ہیں۔ جن کے روحانی فیوض و برکات قیامت تک جاری ہیں۔ اور خدائے قادر و توانا کی طرف جو زندہ خدا اور عظیم قدرتوں والا خدا ہے اور ہر قسم کی صفاتِ حسنہ سے متصف ہے اور جس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ اور جس کا قہر ایک لحظہ میں ہر چیز کو ہلاک اور نیست و نابود کر سکتا ہے۔ اس زندہ خدا اور اس زندہ رسولؐ کی طرف ان کو لانے کی کوشش کریں۔ اور تبشیر کے ساتھ انذار کے پہلو کو مدِ نظر رکھیں۔ ہم ان کے پاس جائیں اور ان کو جھنجھوڑیں۔ اور ان کو جگانے اور بیدار کرنے کی کوشش کریں۔ مگر وہ اس خواب میں بدمست پڑے ہیں کہ ہماری آواز سننے کے وہ اہل ہی نہیں۔ اور جو نیند سے بیدار ہیں وہ ہماری آواز کو سننے کے لئے تیار نہیں۔ اگرچہ ان میں سے بہت سے روحانی لحاظ سے اتنی گہری نیند میں مدہوش ہیں کہ ہماری آواز ان کے کانوں تک نہیں پہنچ سکتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ذمہ واری ڈالی گئی ہے کہ تم جاؤ اور ان کو جگاؤ اور بیدار کرو اور ان کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی طرف لے کر آؤ۔ اور اسلام نے جس ہستی کو اللہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس سے ان کو متعارف کراؤ۔ اور ان کے دلوں کے سارے اندھیروں کو اسلام کے نور سے منوّر کرنے کی کوشش کرو۔ اور ان کے اندر نیکی اور تقوے کا بیج بو دو۔ اس غرض کے لئے پہلے زمین صاف کرنی پڑتی ہے اور اسے کاشت کے قابل بنانے کے لئے بڑی جد و جہد کرنی پڑتی ہے۔ پھر اس قسم کا بیج بویا جاتا ہے۔ ہم کمزور اور بے بس اور بے مایہ ہیں۔ مگر کام بڑا ہی اہم ہے۔ جو ہمارے سپرد کیا گیا ہے ذمہ واری بڑی ہی بھاری ہے۔ جو ہمارے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے۔ مگر ساتھ ہی ہمیں بڑی بشارتیں بھی دی گئی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

[1] نور الحق حصہ دوم (روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۹۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے فرمایا ہے کہ میں اپنی جماعت کو روس میں ریت کے ذرّوں کی مانند دیکھتا ہوں[1] جس کے معنے یہ ہیں کہ جس طرح ریت کا ذرہ مٹی میں مل تو جاتا ہے۔ لیکن اس پر مٹی کا اثر نہیں ہوتا۔ اسی طرح روس میں اسلام قبول کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایسا تقویٰ عطا ہوگا کہ وہ اس گندے ماحول میں بھی اپنی سعادت مندی اور نیک فطرتی کا اظہار کرنے والے اور اللہ تعالےٰ کی آواز سنکر اس پر لبیک کہنے والے اور اسی پر جان دینے والے ہونگے اور وہ ایک نہیں دو نہیں بلکہ بے شمار ہوں گے۔ اکثریت انہی لوگوں کی ہو جائے گی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ ہندو مذہب کا ایک دفعہ پھر زور کے ساتھ اسلام کی طرف رجوع ہوگا ہندوؤں میں جو نہ صرف اس وقت بھارت میں بلکہ بڑی MINORITIES. (اقلیت) کی حیثیت میں بعض دوسرے ممالک میں بھی پائی جاتی ہیں۔ ان کے متعلق ہمیں یہ خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ اسلام قبول کریں گی۔ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کو اپنا کر اللہ تعالےٰ کے فضلوں کی وارث ہونگی۔

اسی طرح آپ نے فرمایا ہے

اے یورپ تُو بھی امن میں نہیں۔

اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔

اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا[2]

ان بدبختوں اور بدقسمتوں کا دلی تعلق زندہ اور قادر خدا سے قائم کرنا اور اس کے لئے انتہائی قربانیاں دینا اور ایثار دکھانا اور تضرع اور خشوع سے دعاؤں میں لگے رہنا۔ یہ ہے وہ ذمہ واری جو ہم پر عائد کی گئی ہے۔

پھر انگلستان کے متعلق بشارت دی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پر حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سفید پرندے پکڑ رہے ہیں[1]

پس ساری دنیا ہی انتہائی گند کے اندر مبتلا ہے۔ مثلاً روس ہے وہاں کے لیڈروں نے اپنی بدبختی کی وجہ سے یہ دعوےٰ کر دیا کہ ہم دنیا سے اللہ تعالےٰ کے نام کو اور آسمان سے اس کے وجود کو مٹا دیں گے۔ (نعوذ باللہ) پھر یورپ کے بسنے والے بداخلاقیوں کے گند اور کیچڑ میں لت پت ہو رہے ہیں۔ آپ لوگ یہاں رہتے ہوئے اس کا اندازہ بھی نہیں کر سکتے انگلستان کے یہ سفید پرندے الٰہی نور کے سامانوں سے بے حد غافل ہیں۔ ان کی ظاہری سفیدی پر اتنے بدنما دھبے پڑے ہوئے ہیں کہ انسانی عقل دیکھ کر حیران رہ جاتی ہے کہ انسانی دل

---

[1] تذکرہ صفحہ ۱۱۱ تذکرہ صفحہ ۳۰۲

[1] حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ تذکرہ صفحہ ۱۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور روح کو اللہ تعالیٰ نے کس قدر منور بنایا تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے ہاتھ سے ان ظلمتوں کو پیدا کر لیا۔ جنہوں نے ان کے نور کو ان کے ماحول سے باہر نکال دیا۔ اور وہ روحانی لحاظ سے اندھیروں میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پس روس میں اریت کے ذروں کی طرح احمدی مسلمانوں کو پیدا کرنے کی کوشش کرنا آپ کی ذمہ واری ہے۔ یورپ و امریکہ اور ایشیا اور جزائر کے رہنے والوں کو آنباہ کرنا اور کوشش کرنا کہ وہ ان اعمال کو چھوڑ دیں جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہوتا ہے۔ اور وہ اعمالِ صالحہ بجا لائیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رضا اور اس کے فضل کو جذب کرنے والے ہوں۔ یہ بھی آپ کا کام ہے۔ عرب ممالک میں اصلاحِ احوال کے سامان پیدا کرنا یہ بھی آپ کا کام ہے۔ مکہ کے مکینوں کو قادرو توانا کی فوج میں فوج در فوج داخل کرنا یہ بھی آپ کا کام ہے۔ یہ بڑے ہی اہم کام ہیں اور بڑے ہی مشکل کام ہیں جو ہمارے سپرد کئے گئے ہیں۔ اگر وہ زندہ خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا۔ اور آج بھی ہمیں اس کی بشارتیں نہ مل رہی ہوتیں تو ہم زندہ ہی مر جاتے۔ ان بشارتوں اور ان انذار ان ذمہ داریوں سے جماعت کا ایک طبقہ غفلت برت رہا ہے۔ ان کو بھی ہم نے ہوشیار اور بیدار کرنا ہے۔

اس وقت جو کام بھی ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے کرنا ہے وہ جماعت احمدیہ نے کرنا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم یا کسی جماعت کو بشارتیں دیتا ہے تو یہ تو نہیں کرتا کہ آسمان سے فرشتے بھیج دے اور وہ اسباب کی دنیا میں کامیابی کے سامان پیدا کریں۔ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری دنیا کو اپنا پیغام پہنچانے کے لئے اپنی آواز کو بلند کیا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اسلام دنیا پر غالب آئے گا۔ تو اس کے مقابلہ میں جب شیطان نے اپنی لیمان سے تلوار کو نکالا تا کہ مسلمانوں کو ہلاک اور اسلام کو مٹا دے۔ تو اس تلوار کا مقابلہ کرنے کے لئے فرشتے نہیں آئے تھے بلکہ وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنے رب اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو پہچانا تھا۔ انہوں نے خوشی اور بشاشت کے ساتھ اپنی گردنیں اس طرح آگے رکھ دیں۔ جس طرح ایک بھیڑ مجبوری کی حالت میں قصائی کی چھری کے سامنے اپنی گردن رکھ دیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو دیکھ کر اور اس اخلاص پر نظر کر کے ان کی گردنوں کی حفاظت کے بھی سامان پیدا کر دیئے۔

لیکن آج تلوار کا زمانہ نہیں ہے۔ آج زمانہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اسلام کی روحانی تلوار کا ہے آپ فرماتے ہیں:

"یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ پیدا ہوگا اور اسلام فتح
پائے گا۔"
(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۲ حاشیہ)
پھر آپ فرماتے ہیں:۔
"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی
مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ
جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ
کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب
تک دجالیت کو پاش پاش نہ
کر دے۔" (تبلیغ رسالت جلد ششم)
اسی طرح ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:۔
"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور
ایک ہی پیشوا (یعنی اسلام ساری
دنیا کا مذہب اور حضرت محمد مصطفیٰ
صلے اللہ علیہ وسلم ہی ساری دنیا
کے پیشوا ہوں گے۔) میں تو ایک
تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے
ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب
وہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ اور
کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"
(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

لیکن اس درخت کی آبپاشی کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے اور اس میں نشوونما کرنے کے لئے قربانی آپ نے دینی ہے۔ آسمان سے فرشتوں نے آکر یہ کام نہیں کرنا۔ اسلام کے غلبہ اور اسلام کی فتح کا بیج تو بو دیا گیا۔ لیکن اگر وہ بیج اپنی نشوونما کے لئے ہماری جانیں مانگے تو ہمیں جان قربان کر دینی چاہئیں۔ اگر وہ درخت یہ کہے کہ اے احمدیو! میں نے تمہارے خون سے سیراب ہونے کے بعد بڑھنا اور پھولنا ہے۔ اور پھل دینے ہیں تو احمدیوں کو اپنے خون پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپے کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں تاکہ ساری دنیا میں اسلام کے مبلغ پہنچیں۔ اور وہاں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کی صداقت میں جو زبردست دلائل دیئے ہیں وہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے (جیسا کہ اب بھی بعض سے یہی سلوک ہوتا ہے۔) ان کے ذریعہ سے غافل اور اندھیرے میں بسنے والے بندوں کو آسمانی نشان بھی دکھائے۔ جہاں بھی اس نیت کے ساتھ ایک احمدی مبلغ پہنچا ہے اللہ تعالیٰ کی تائیدات کے اس نے حیران کن نظارے دیکھے ہیں اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے دلوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق پیدا کرتا ہے۔

پس تخم تو بویا گیا یہ بڑھے گا اور پھولے گا اور ثمر آور ہوگا۔ لیکن اس تخم کی نشوونما کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے۔ ہم نے اس کو پیش کرنا اور مہیا کرنا ہے۔ غرض یہ عظیم بشارتیں ہیں

جو ہمیں دی گئی ہیں اور عظیم قربانیاں ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

پس آؤ ہم آج یہ عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ ہم اپنے رب کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے تا کہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں۔ یہ خواہش پوری ہو جائے اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے۔ اور وہ ہمیں سمجھ عطا فرمائے۔ اور وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انتہائی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور اپنے پیار کی اور اپنی رضا کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے۔ ایک پیار کرنے والی ماں کی طرح ہمیں اپنی گود میں بٹھا لے۔ اَللّٰھُمَّ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

○

سابقون میں شامل ہونا آپ کا حق ہے

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کرنا آپ کا حق ہے جس کے لینے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے" (المصلح الموعود رضؓ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میری تعلیم

"پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا۔ وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے ... ... یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح صفحہ ۱۸)

"اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اسی جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔" (کشتی نوح صفحہ ۲۳)

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اونٹ یا موٹا دھاگا (رسّہ)

اگر آپ گائڈ کو ساتھ لیکر یروشلم کی سیر کریں تو پرانے یروشلم میں گائڈ آپ کو ایک "سوئی کا ناکہ" دروازہ بھی ضرور دکھائے گا اور آپ کو بتائیگا کہ شام کے وقت یہ دروازہ بند کر دیا جاتا تھا (شہر کے چاروں طرف دیوار تھی) تاکہ چور داخل نہ ہو سکیں اور اگر کوئی تاجر دیر سے آتا تو اس کی زبردست خواہش ہوتی تھی کہ کسی طرح دروازہ کھول دیا جائے اور وہ شہر کے باہر رات گزارنے کی بجائے شہر میں داخل ہو کر چوروں اور ڈاکوؤں سے اپنے آپ کو حفاظت میں رکھ سکے۔ ایسے تاجروں کی مدد کے لئے اس بڑے دروازے میں ایک اور چھوٹا سا دروازہ بنا دیا گیا تھا جو تاجروں کے لئے کھول دیا جاتا تھا۔ لیکن اس میں سے گزرنے کے لئے بھی ضروری تھا کہ تاجر اپنے اونٹ پر سے سارا سامان اتارے۔ اونٹ کو بٹھائے اور پھر اسے دھکیل کر دروازے میں سے گزارے۔

اس چھوٹے سے دروازے میں سے اس طرح مشکل کے ساتھ گزرنے کو مدنظر رکھتے ہوئے مسیح ناصری نے کہا تھا کہ ایک اونٹ سوئی کے ناکہ میں سے زیادہ آسانی سے گزر سکتا ہے بہ نسبت ایک امیر آدمی کے جو خدا کی بادشاہت میں داخلہ ہونا چاہئے یہ بات انجیل میں لکھی ہے۔

لیکن پرانے یروشلم کا دروازہ "سوئی کا ناکہ" تو آج سے صرف ایک صدی پہلے بنایا گیا تھا اور دروازے کے نقش و نگار اور اس کی طرزِ تعمیر سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ پندرھویں صدی کے فنِ تعمیر کا نقشہ ہے۔ لیکن اگر واقعی ایسا ہی ہے تو مسیح ناصری نے "سوئی کے ناکہ" کا ذکر کیسے کر دیا۔

دراصل بات یہ ہے کہ مسیح ناصری نے سوئی کے ناکہ اور اس میں سے اونٹ کے گزرنے کا ذکر نہیں کیا ہوگا بلکہ انہوں نے یہ کہا ہوگا کہ جس طرح موٹے دھاگے کا سوئی کے ناکہ میں سے گزرنا مشکل ہے۔ اسی طرح امیر آدمی کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا مشکل ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ لیکن اونٹ اور موٹے دھاگے کا آپس میں کیا تعلق ہوا۔

بات یہ ہے کہ یونانی میں اونٹ کو کیمے لاس KAMELOS کہتے ہیں اور بالکل ایسا ہی ایک لفظ ہے جس کے معنے ہیں موٹا دھاگہ یا رسّہ۔

بعض عیسائی محققین کہتے ہیں کہ انجیل کے مسودوں کی نقلیں کرتے ہوئے (زیادہ نسخے تیار کرنے کے لئے) لکھنے والوں نے موٹے دھاگے کے یونانی لفظ کو ذرا سا غلط پڑھا اور اونٹ پڑھ لیا۔ چنانچہ اس کے بعد آج تک انجیل میں یہ بات اس طرح درج ہے کہ امیر آدمی کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے جس طرح کہ سوئی کے ناکہ میں سے اونٹ کا گزرنا۔

ٹھیک ہے ذرا سی غلطی سے بات کہیں سے کہیں نکل جاتی ہے۔ دھاگے اونٹ بن جاتے ہیں۔ اور اونٹ دھاگے۔ ہر تحریر کے ساتھ ایسا ہونا ممکن ہے سوائے اس تحریر کے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ اور وہ ہے قرآن مجید۔ اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اندھیروں میں بھٹکتی ہوئی دنیا کو نصیب ہوا۔ اور جس پر انسانیت جتنا بھی فخر کرے کم ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

عروج و زوال

قوموں پر اچھے اور بُرے دن تو آتے ہی رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ۔ آج ایک قوم بامِ عروج پہ ہے تو ہو سکتا ہے کل وہ تحت الثریٰ میں جا گرے اور اسی طرح اگر آج ایک قوم گری ہوئی ہے تو کون جانے کہ کل کو وہ قوم اس قدر ترقی نہیں کر جائے گی کہ تمام دنیا انگشت بدنداں ہو کر رہ جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوموں کے عروج و زوال میں یہ بات نہایت اہم ہے کہ زوال کے وقت قوم اپنے عروج کے دنوں کو ذہن سے محو نہ کر دے۔ اور کہ وہ یہ بات بخوبی سمجھ جائے کہ کس وجہ سے اس پر زوال آیا ہے۔ جو قومیں اپنے زوال کی وجوہات کو سمجھ لیتی ہیں، ان کے دوبارہ عروج کے امکانات روشن سے روشن تر ہو جاتے ہیں۔ اور جو قومیں اتنا بھی نہیں سمجھتیں کہ وہ بلندیوں سے پستیوں میں کس طرح آ گریں۔ ان کا دوبارہ ابھرنا محال ہوتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مسلمانانِ عالم اس وقت دوبارہ ترقی کی طرف قدم اٹھا رہے ہیں۔ لیکن گاہے گاہے پھر ایسے دھچکے لگتے ہیں کہ اس بات کو بشدت سامنے لانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ آخر وہ پستیوں میں گرے ہی کیوں۔

یہ مقام مسرت ہے کہ عرب اسرائیل جنگ کے بعد شاہ مراکش حسن ثانی نے صحیح طور پر مسلمانوں کو یاد دلایا کہ "عربوں کو مشرق وسطیٰ کی جنگ میں اپنے نفاق، غلط کاریوں اور گناہوں کے باعث شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ خدا نے ہمیں ہمارے اعمالِ بد کی سزا دی ہے۔ اور ہمیں خبردار کیا ہے کہ اگر ہم آپس میں متحد نہ ہوئے اور ایک دوسرے کی تذلیل سے باز نہ آئے تو اس کا نتیجہ بجز تباہی اور بربادی کے اور کچھ نہ ہوگا۔"

Maulvi M.A. Saqi presenting
a copy of the Holy Quran to
the President of
Mauritania.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی
ماریتانیا کے صدر صاحب کو
قران کریم کا تحفہ
پیش کررہے ہیں

Sir Ram Ghulam Prime Minister,
addressing the
Religious Leaders Day arranged by
the Ahmadiyya Jamaat in Mauritius.

ماریشس میں احمدیہ جماعت کی طرف سے منعقدہ
یوم پیشوایان مذاہب کے موقعہ پر ماریشس
کے وزیراعظم سر رام غلام تقریر فرمارہے ہیں

یہ بیماری کی نہایت درست تشخیص ہے۔ اللہ تعالیٰ شاہ مراکش کو اس تشخیص کی جزائے خیر دے۔ اور تمام مسلمانانِ عالم کو پستیوں سے نکال کر اور ان کی کمزوریوں کو دُور کرکے ایک بار پھر ایسی شان و شوکت عطا کرے۔ کہ دنیا اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔ کہ امتِ مسلمہ نے قرآن مجید کی ہدایت پر عمل کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو اپنا کر انسانی شرف کی انتہائی بلندیوں کو چھو لیا ہے۔ اے خدائے بزرگ و برتر تو ایسا ہی کر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیڈی میکملین

جنوری ۱۹۶۰ء میں جب برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن نائیجیریا تشریف لائے تو ان کی بیگم لیڈی ڈوروتھی میکملن بھی ان کے ہمراہ تھیں۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نائیجیریا کی لجنہ اماء اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف لطیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" لیڈی ڈوروتھی میکملن کو پیش کی جو انہوں نے بخوشی قبول کی۔

کتاب کے ساتھ جو خط لکھا گیا۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

"ہماری معزز مہمان!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(آپ پر سلامتی ہو) میں آپ کو لجنہ اماء اللہ (مستورات کی مجلس) نائیجیریا کی طرف سے دلی جذبات کے ساتھ خوش آمدید کہتی ہوں اور نہایت ادب کے ساتھ آپ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" پیش کرتی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس کتاب کو ازحد دلچسپ پائیں گی۔

میں ایک دفعہ پھر آپ کو اس ملک میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ آپ کا یہاں وقت اچھی طرح گزرے۔"

یہ خط صدر لجنہ اماء اللہ نائیجیریا سکینہ سیفی نے لکھا۔ اس کے جواب میں لیڈی میکملن کی سیکرٹری صاحبہ نے لکھا۔

"لیڈی ڈوروتھی میکملن نے مجھے ہدایت کی ہے کہ میں آپ کے خط محررہ ۱۲ جنوری کے لئے آپ کا شکریہ ادا کروں۔ وہ اس بات کے لئے آپ کی بہت ممنون ہیں کہ آپ نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" انہیں پیش کی ہے۔ اور کہ آپ نے ان کے لئے بہتر جذبات کا اظہار کیا ہے۔"

Ahmadiyya School in Fiji. Second from right in the last row is Dr. S. Z. A. Shah, Amir and Missionary incharge Fiji Islands.

فجی میں احمدیہ سکول - پچھلی قطار میں دائیں سے دوسرے نمبر پر مکرم ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب امیر و مبلغ انچارج فجی ہیں -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Members of the Jamaat in U.K. ready to go for preaching. In the centre is seated Sh. Mubarak Ahmad who was then in U. K. in the interest of Fazle-Umar Foundation.

جماعت احمدیہ انگلستان کے احباب تبلیغ کے لئے روانہ ہونے سے قبل - درمیان میں شیخ مبارک احمد صاحب ہیں جو ان دنوں فضل عمر فاؤنڈیشن کے کام کے سلسلہ میں انگلستان گئے ہوئے تھے -

Mr. S.B. Giwa of Nigeria with some members of the staff of the Jamia Ahmadiyya, Students and the Editor, Tahrik-i-Jadid.

نائجیریا کے ایک دوست مسٹر ایس بی گیوا جامعہ احمدیہ کے طلباء - سٹاف کے بعض ممبر اور مدیر ماہنامہ تحریک جدید کے ساتھ

The late Maulana F. R. Hakeem who put the Ahmadiyya Jamaats in Ghana (then Gold Coast) and Nigeria on a very strong footing

←

مولانا فضل الرحمن صاحب حکیم مرحوم جنہوں نے غانا
اور نائیجیریا کی جماعتوں کو مضبوط
بنیادوں پر قائم کیا۔

The late Mr. Y. A. Safi, who was one of the very devoted members of the Ahmadiyya Jamaat in Nigeria. At the time of his demise he was Senior Publicity Officer in the Federal Govt. of Nigeria, Editor of the Young Nigeria and Scout Commissioner.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

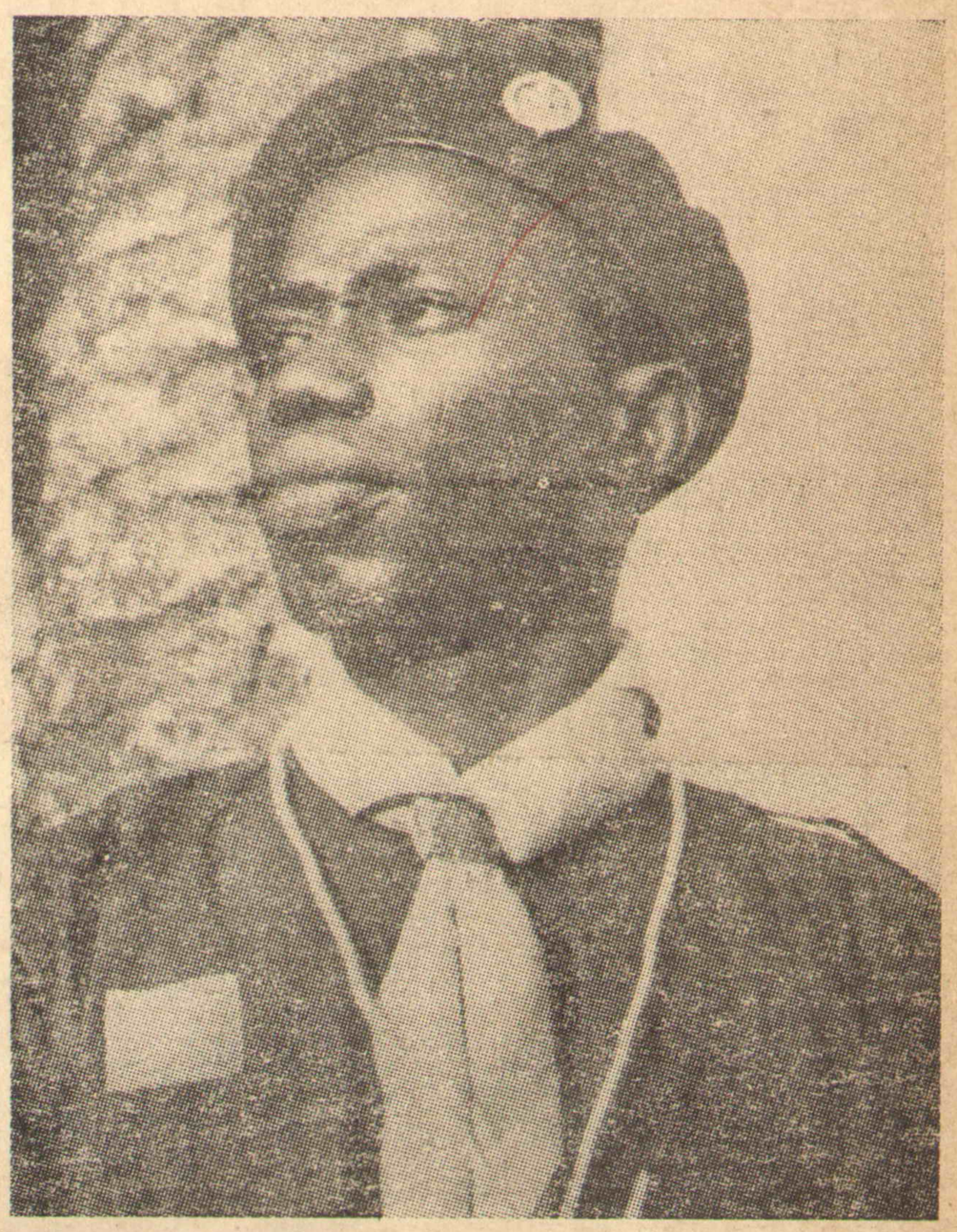

مسٹر وائی اے صافی مرحوم ۔ آپ جماعت کے ایک نہایت مستعد اور مخلص ممبر تھے وفات کے وقت نائیجیریا کی حکومت میں سینئر پبلسٹی آفیسر تھے ۔ ینگ نائیجیریا کے مدیر تھے اور مغربی نائیجیریا کے سکاؤٹ کمشنر ۔

His Lordship Justice A R. Bakare, a staunch member of the Ahmadiyya Jamaat in Nigeria. He was sworn in as a Judge of the High Court in Lagos (Nigeria) a few months ago.

جسٹس اے آر بکری ۔
احمدیہ جماعت
نائیجیریا کے ایک
مخلص رکن۔ آپ چند
ماہ ہوئے لیگوس
(نائیجیریا) کی ہائی
کورٹ کے جج کے
عہدے پر
فائز ہوئے ۔

The Mayor of Frankfurt with Mr. Masood Ahmad and others on the occasion of the celebrations held on the completion of ten years of the Mosque.

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسجد احمدیہ فرانکفورٹ کی دس سالہ تقریب کے موقعہ پر فرانکفورٹ کے میئر، مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی اور بعض دیگر دوستوں کے ساتھ۔

Maulvi F.I. Anwari, Amir and Missionary Incharge Nigeria, welcoming the High Commissioner of Pakistan at a reception arranged by the Ahmadiyya Jamaat in Laogs. On his right is the High Commissioner and on his left (second from right) is Justice A.R. Bakare.

لیگوس نائیجیریا میں ایک استقبالیہ تقریب۔
مولوی فضل الٰہی صاحب انوری پاکستان کے نئے ہائی کمشنر کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں آپ کے دائیں طرف ہائی کمشنر صاحب اور بائیں جانب جسٹس اے آر بکرے ہیں۔

الوہیتِ مسیحؑ کی تردید میں ایک زبردست دلیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجزاتِ مسیح کا تفصیلی جائزہ

از مکرم عطاء المجیب صاحب راشد

الوہیت مسیح کا مسئلہ عیسائیت کے بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ کیونکہ تثلیث اور کفارہ ہر دو عقائد کی بنیاد اس بات پر ہے کہ حضرت مسیح خدا اور خدا کے بیٹے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت ثابت کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور اپنی طرف سے متعدد دلائل بھی پیش کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں کاسر صلیب بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے عیسائیت کے خلاف ایسے زبردست دلائل پیش فرمائے اور عیسائیت کے ہر عقیدہ کو ایسے محکم براہین سے غلط ثابت کیا ہے کہ آج کل دلائل و براہین کے میدان میں عیسائیت بُری طرح پسپا ہو چکی ہے اور اس کا اعتراف خود انصاف پسند عیسائی حضرات نے کیا ہے۔ اس مختصر مضمون میں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے الوہیت مسیح کی تردید میں پیش کردہ ایک زبردست دلیل کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس ایک دلیل کے جائزہ سے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ جس بحرِ ذخار کا یہ ایک قطرہ ہے۔ وہ خود کس قدر عظیم اور پُرشوکت ہوگا۔

عیسائی حضرات، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات کو بڑے طمطراق سے پیش کرتے ہیں۔ اور ان سے حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کا استنباط کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیوں کی اس دلیل کا زبردست تنقیدی جائزہ لیا ہے اور ثابت فرمایا ہے کہ معجزات مسیح ہرگز ان کی الوہیت کی دلیل نہیں بن سکتے۔

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ از روئے انجیل معجزات اپنی ذات میں الوہیت کی دلیل نہیں ہیں۔ انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح نے اپنے حواریوں سے کہا:

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان رکھو اور شک نہ کرو تو نہ
صرف وہی کرو گے جو انجیر کے درخت
کے ساتھ ہوا بلکہ اس پہاڑ سے بھی
کہو گے کہ تو اکھڑ جا اور سمندر میں جا پڑ
تو یوں ہی ہو جائے گا اور جو کچھ دعا
میں ایمان کے ساتھ مانگو گے وہ
سب تم کو ملے گا۔" (متی ۲۱/۲۱)

پھر لکھا ہے۔

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جو
مجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ کام جو
میں کرتا ہوں وہ بھی کرے گا بلکہ ان
سے بھی بڑے کام کرے گا۔" (یوحنا ۱۴/۱۲)

پس ثابت ہوا کہ معجزات اپنی ذات میں الوہیت کا ثبوت نہیں۔ وگرنہ مسیح کے حواری مسیح سے بڑھ کر خدا ہوتے۔ کیونکہ ان کو مسیح سے زیادہ اعلیٰ معجزات دکھانے کی طاقت تھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس قسم کے معجزات حضرت مسیح علیہ السلام کے بیان کئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے معجزات بلکہ اس سے بڑھ کر معجزات دیگر انبیاء سے ثابت ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرنے کا سوال ہو تو الیسع نبی نے مردے زندہ کئے ہیں (۲ سلاطین ۴/۳۵) بیماروں کو اچھا کرنے کا سوال ہو تو الیسع نے سپہ سالار کو ہو کوڑھی تھا اچھا کیا۔ (۲ سلاطین ۵/۱۴)

الغرض جس قدر معجزات مسیح کے بیان کئے جاتے ہیں ان سے بڑھ کر معجزات دیگر انبیاء نے دکھائے۔ پس کیا وجہ ہے کہ مسیح کمتر معجزات کے باوجود خدا ہو گیا۔ اور دوسرے لوگ اعلیٰ معجزات دکھانے کے باوجود انسان کے انسان رہیں۔ یہ بات قرین انصاف نہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات موسیٰ نبی کے معجزات سے کچھ بڑھ کر نہیں ہیں اور ایلیا نبی کے نشانوں سے مقابلہ کریں تو ایلیا کے معجزات کی پلّہ بھاری معلوم ہوتا ہے۔ پس اگر معجزات سے کوئی خدا بن سکتا ہے تو یہ سب بزرگ خدائی کے مستحق ہیں۔"

(لیکچر لاہور ص۱۸)

نیز فرمایا۔

"اس (حضرت مسیح ناقل) کے معجزات دوسرے اکثر نبیوں کی نسبت بہت ہی کم ہیں۔ مثلاً اگر کوئی عیسائی ایلیا نبی کے معجزات سے جو بائیبل میں مفصل مذکور ہیں جن میں سے مردوں کا زندہ کرنا بھی ہے۔ مسیح ابن مریم کے معجزات کا مقابلہ کرے تو اس کو ضرور اقرار کرنا پڑے گا کہ ایلیا نبی کے معجزات شان اور شوکت اور کثرت میں مسیح ابن مریم کے معجزات سے بہت بڑھ کر ہیں۔" (نسیم دعوت ص۱۸-۱۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اگر اس کے معجزات ہیں تو وہ دوسرے نبیوں سے بڑھ کر نہیں بلکہ ایلیس نبی کے معجزات اس سے بہت زیادہ ہیں۔" (چشمہ مسیحی ص۱۲)

پھر آپ فرماتے ہیں:-

"محض زبردستی اور تحکم کے طور پر حضرت مسیح کو خدا بنایا جاتا ہے۔ ان میں کوئی بھی ایک ایسی خاص طاقت ثابت نہیں ہوئی۔ جو دوسرے نبیوں میں پائی نہ جائے بلکہ بعض دوسرے نبی معجزہ نمائی میں ان سے بڑھ کر تھے"

(لیکچر سیالکوٹ ص۳۴)

نیز فرمایا:-

"یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس حلی الترب میں کمال رکھتے تھے کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی معجزہ دکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زندہ نہ ہو سکیں"

(ازالہ اوہام حصہ اول ص۲۵۷ حاشیہ)

پھر حضرت مسیح اور دیگر انبیاء کے معجزات کا موازنہ کرتے ہوئے فرمایا:-

"مقابلۃً جب ہم انبیاء سابقین کے معجزات کو دیکھتے ہیں تو وہ کسی حالت میں مسیح کے معجزات سے کم نہیں بلکہ بڑھ کر ہیں۔ کیونکہ بائبل کا مطالعہ کرنے والے خوب جانتے ہیں کہ پہلے نبیوں سے مُردوں کا زندہ ہونا ثابت ہے بلکہ بعض کی ہڈیوں سے مُردوں کا لگ کر بھی زندہ ہونا ثابت ہے حالانکہ مسیح کے خیالی معجزات میں ان باتوں کا کوئی اثر نہیں ہے۔ مسیح کی لاش نے کوئی مردہ زندہ نہیں کیا۔ پھر بتاؤ کہ مسیح کو کونسی چیز خدا بنا سکتی ہے؟"

(ملفوظات جلد سوم ص۱۳۲)

ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو ان کے معجزات کی بناء پر خدا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ورنہ ان لوگوں کو بھی خدا ماننا پڑے گا جنہوں نے مسیح سے بڑھ کر معجزات دکھلائے اور یہ بات عیسائی مسلمات کے خلاف ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے خود کبھی معجزہ نمائی کا اقرار نہیں کیا اور نہ ہی یہ دعوے فرمایا کہ میں اقتداری قوت سے معجزات دکھلا سکتا ہوں۔ بلکہ واقعات تو یہ ثابت کرتے ہیں کہ جب معجزہ دکھانے کا موقعہ آیا تو اس

وقت بھی اوّل تو مسیح نے معجزہ دکھانے سے قطعی انکار کر دیا۔ اور مطالبہ کرنے والوں کو بُرا بھلا کہا اور اگر دعوے کیا تو یہ کہ ان کو صرف ایک معجزہ دکھایا جائے گا یعنی یونس نبی کے نشان والا۔ تو وہ بھی مسیحی بیانات کے مطابق پورا نہ ہو سکا۔ انجیل میں لکھا ہے کہ

"ہیرودیس یسوع کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ وہ مدت سے اسے دیکھنے کا مشتاق تھا۔ اس لئے کہ اس نے اس کا حال سنا تھا اور اس کا کوئی معجزہ دیکھنے کا امیدوار تھا۔ اور وہ اس سے بہتیری باتیں پوچھتا رہا۔ مگر اس نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔" (لوقا ۲۳: ۸، ۹)

اس حوالہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ دکھا نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی عوام الناس ایک انبار معجزات کا ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں نہیں دیکھتے کہ وہ تو کھلے کھلے انکار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہیرودیس کے سامنے حضرت مسیح جب پیش کئے گئے تو ہیرودیس مسیح کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ کیونکہ اسے اس کی کوئی کرامت دیکھنے کی امید تھی۔ پر ہیرودیس نے ہر چند اس بارہ میں مسیح سے بہت درخواست کی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب ہیرودیس اپنے تمام مصاحبوں کے سمیت اس سے بے اعتقاد ہو گیا۔ اور اسے ناچیز ٹھہرایا۔ دیکھو لوقا باب ۲۳۔ اب خیال کرنا چاہیئے کہ اگر حضرت مسیح میں اقتداری طور پر جیسا کہ عیسائیوں کا خیال ہے معجزہ نمائی کی قوت تھی تو ضرور حضرت مسیح ہیرودیس کو جو خوش اعتقاد آدمی اور ان کے وطن کا بادشاہ تھا کوئی معجزہ دکھاتے۔ مگر وہ کچھ بھی دکھا نہ سکے۔" (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۰۶ و ۱۰۷)

ظاہر ہے کہ اس طاقت و قوت کا انسان ہرگز خدا نہیں ہو سکتا۔ جس کی صفت عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ہے۔

معجزات مسیح کے دلیل الوہیت نہ ہونے کے سلسلہ میں چوتھی بات یہ ہے کہ مسیح کے ان معجزات کا وجود کوئی یقینی اور قطعی امر نہیں ہے۔ بلکہ محض ایک واقعہ کی حیثیت ہے۔ اس کی وجہ حضرت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تحریر فرمائی ہے کہ جن لوگوں نے ان معجزات کو بیان کیا ہے وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری نہ تھے اور نہ انہوں نے بچشم خود ان معجزات کو دیکھا تھا۔ گویا انہوں نے سنی سنائی بات کو درست یقین کر کے بغیر کسی تحقیق کے اپنے طور پر قلم بند کر دیا۔ کیا اس قسم کی روایات قابلِ قبول ہو سکتی ہیں۔ اور کیا ان کمزور روایات کی بناء پر ایک ایسے عقیدہ کی عمارت کھڑی کی جا سکتی ہے۔ جو عیسائیت کے عقائد میں رگِ جاں کی حیثیت رکھتا ہو۔ ہرگز نہیں۔ معجزات کے ان غیر حاضر راویوں کو مبالغہ کرنے کی بھی عادت تھی۔ جو کہ ان کی روایات کو مزید کمزور اور ناقابلِ قبول بنا دیتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر گذشتہ معجزات جو محض قصوں کے رنگ میں ہیں پیش کئے جائیں تو اوّل ہر ایک منکر کہہ سکتا ہے کہ خدا جانے ان کی اصل حقیقت کیا ہے۔ اور کس قدر مبالغہ ہے۔ کیونکہ کچھ شک نہیں کہ مبالغہ کرنا انجیل نویسوں کی عادت میں داخل تھا۔ چنانچہ ایک انجیل میں یہ فقرہ موجود ہے کہ مسیح نے اتنے کام کئے کہ اگر وہ لکھے جاتے تو دنیا میں سما نہ سکتے۔ اب دیکھو کہ وہ کام بغیر لکھنے کے تو دنیا میں سما گئے۔ لیکن لکھنے کی حالت میں وہ دنیا میں نہیں سمائیں گے۔ یہ کس قسم کا فلسفہ اور کس قسم کی منطق ہے۔ کیا کوئی سمجھ سکتا ہے؟" (لیکچر لاہور ص۱۸)

پھر انجیل نویسوں کی روایات کی ثقاہت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میں نے انجیلوں پر ایک یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ ان میں جس قدر معجزات لکھے گئے ہیں جن سے خواہ نخواہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خدائی ثابت کی جاتی ہے وہ معجزات ہرگز ثابت نہیں ہیں۔ کیونکہ انجیل نویسوں کی نبوت جو معیارِ ثبوت تھی ثابت نہیں ہو سکی۔ اور نہ انہوں نے نبوت کا دعوےٰ کیا۔ اور نہ کوئی معجزہ دکھلایا باقی رہا یہ کہ انہوں نے بحیثیت ایک وقائع نویس کے معجزات کو لکھا ہو۔ سو وقائع نویسی کے شرائط بھی ان میں متحقق نہیں۔ کیونکہ وقائع نویسی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دروغ گو نہ ہو۔ اور دوسرے یہ کہ اس کے حافظہ میں خلل نہ ہو۔ اور تیسرے یہ کہ وہ عمیق الفکر ہو۔ اور سطحی خیال کا آدمی نہ ہو۔ اور چوتھے یہ کہ وہ محقق ہو اور سطحی باتوں پر کفایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے والا نہ ہو۔ اور پانچویں یہ کہ
جو کچھ لکھے چشم دید لکھے محض سُنا
یا بس کو پیش کرنے والا نہ ہو۔ مگر
انجیل نویسوں میں ان شرطوں میں سے
کوئی شرط موجود نہ تھی۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۸۶، ۸۷)

معجزات کے سلسلہ میں پانچویں بات یہ ہے
کہ عیسائی حضرات حضرت مسیح کے مُردوں کو زندہ کرنے
اور پرندے پیدا کرنے پر خاص طور پر بڑا زور دیتے
ہیں۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ
ان سے حقیقی زندگی اور خلق مراد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
اگر وہ ایسے ہی محیر العقول معجزات دکھانے کی طاقت
رکھتے تھے۔ اور عملاً دکھاتے تھے۔ تو پھر سوال
پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس زمانے کے لوگوں نے ان
کو قبول کیوں نہ کیا؟ پس عقلی اور واقعاتی ہر دو
اعتبار سے ان معجزات کو ظاہر اور حقیقت پر
محمول کرنا درست نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ
الصلوٰۃ والسلام نے اس بارہ میں بڑی تفصیل درج
فرمائی ہے۔ بطور نمونہ دو حوالے درج کرتا ہوں۔
آپ نے فرمایا:۔

"احیاء حقیقی تو خود باطل اور الٰہی
کتابوں کے مخالف ہیں اعجازی
احیاء جس میں دنیا کی طرف رجوع کرنا
اور پھر دنیا میں آباد ہونا نہیں ہوتا
ممکن تو ہے مگر خدائی کی دلیل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں کیونکہ اس کے مدعی عام ہیں۔"

(نور القرآن نمبر ۱ حاشیہ صفحہ ۳۴)

پھر فرمایا:۔

"عیسائی بار بار حضرت مسیح کے مُردے
زندہ کرنے کے معجزات پیش کرتے ہیں
مگر ثبوت ایک کا بھی نہیں۔ نہ کسی مردے
نے آکر عالم آخرت کی سرگزشت
سنائی یا بہشت و دوزخ کی حقیقت
ظاہر کی۔ یا دوسرے جہان کے چشم دید
عجائبات کے بارے میں کوئی کتاب
شائع کی۔ یا اپنی شہادت سے فرشتوں
کے وجود کا ثبوت دیا۔ بلکہ مردوں
سے مراد وہ لوگ ہیں جو روحانی
یا جسمانی طور پر مُردوں کی مانند تھے
پھر گویا دعا کے ذریعہ سے نئی
زندگی پائی۔ یہی حال حضرت عیسےٰ
کے پرندے بنانے کا ہے۔ اگر وہ
سچ مچ پرندے بناتے تو ایک دنیا
ان کی طرف الٹ پڑتی۔ اور پھر
کیوں صلیب تک نوبت پہنچتی۔ اور کیا
ممکن تھا کہ عیسائی لوگ جو حضرت
عیسےٰ کے خدا بنانے پر حریص ہیں
وہ ایسے بڑے خدائی نشان کو چھوڑ
دیتے بلکہ وہ تو ایک تنکا کا پہاڑ
بنا دیتے۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ واقعہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو قرآن شریف میں مذکور ہے۔
اپنے ظاہری معنوں پر محمول نہیں بلکہ
اس سے کوئی خفیف امر مراد ہے
جو بہت وقعت اپنے اندر نہیں
رکھتا" (حقیقۃ الوحی ص۴۰۵ حاشیہ)

معجزات مسیح کے دلیل الوہیت ہونے کے سلسلہ میں چھٹی بات یہ ہے کہ خود عیسائی حضرات میں بھی اب یہ خیال قوت پکڑ رہا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات ان کی الوہیت کی دلیل نہیں ہیں۔ اور نہ ان کی الوہیت ثابت کرنے کے لئے ان معجزات کا سہارا لینا چاہیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی میں جب اصل معجزہ دکھانے کا وقت تھا۔ تو اس وقت تو انہوں نے معجزہ سے انکار کر دیا۔ یہ انکار ان کے عجز کا اعتراف ہے۔ اور جو خود ہی عاجز ہونا تسلیم کرے۔ اس کے خدا ہونے کا کیا سوال؟ ایک مسیحی مصنف لکھتا ہے۔

"ہم صفائی سے سمجھ لیں اور
صاف دلی کے ساتھ مان لینے کو
تیار ہیں کہ مسیحیت کو ثابت
کرنے کے لیے مسیح کے معجزات
کا سہارا ڈھونڈنے کی کوئی
ضرورت نہیں ہے۔ جیسا کہ پیشتر
ہوتا رہا ہے۔ اور نہ اُن کی الوہیت کے ثبوت
کے لئے ہم ان کے محتاج ہیں۔"
(اہلِ مسیح ص۳۷۹)

حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں ان سب امور پر یکجائی نظر کرنے سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ کہ یہ معجزات ہرگز ان کی الوہیت کی دلیل نہیں بن سکتے۔ عیسائیوں کی طرف سے معجزات کے ان ناقص، متضاد اور ناقابلِ قبول بیانات کو دلیل الوہیت مسیح کے طور پر پیش کیا جانا محض تحکم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان "معجزات" کے بارے میں کس شان اور تحدی سے فرماتے ہیں:۔

"یہ بے ہودہ قصے ہیں جن
پر خدائی کا شہتیر رکھا گیا ہے مگر
وقت آتا ہے بلکہ آگیا ہے کہ
جس طرح روئی کو دھنکا جاتا ہے
اسی طرح خدا تعالےٰ ان تمام قصوں
کو ذرہ ذرہ کر کے اڑا دے گا۔"
(سراج منیر ص۶۳)

پہلے تین چار ماہ میں ادائیگی کی تلقین

"زیادہ صحیح طریق یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ زندگی کو اتنا سادہ بنا لے کہ اس پر یہ قربانی دوبھر نہ ہو اور تمام وعدے پہلے تین چار ماہ میں ہی ادا ہو جائیں۔"

(فرمودہ حضرت المصلح الموعودؓ)

ثاقب زیروی

جُرعے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عُمر بھر تیرگیٔ وقت تعاقب میں رہی
عُمر بھر جلتی رہی شمعِ تگ و تازِ مری

دام ہر گام پہ دنیا نے بچھائے لیکن
اِن سے کچھ اَور بڑھی جرأتِ پرواز مری

*

مُجھ سے تم لاکھ کرو ترکِ تعلّق پھر بھی
تم بھلا سکتے نہیں طبعِ وفا ساز مری

دِل کے ہر در کو دریچے کو مقفّل کر لو
تم کو اِس شہر سے آجائے نہ آواز مری

*

گھیرے ہوئے ہیں تجھ کو خیالات کے صنم
اِن سے کبھی نہ رشتۂ جاں استوار کر

خوابوں میں ڈوب جائینگی دل کی حقیقتیں
دِل کی حقیقتوں کو نہ یوں اشر مسار کر

*

دادِ ستم بھی دی ہے ہر اک زخم زخم نے
اور غم کی سرگزشت بھی چُپ چاپ کہہ گئے

درمان کچھ ضرور ہوا نوکِ تیر سے
لیکن وہ تیر جو کسی ترکش میں رہ گئے

*

کچھ مجھ سے بے نیاز ہیں پھولوں کی ڈالیاں
مَیں بھی نیاز مندِ بہارِ عظیم ہوں
نکہت کا ہوش مجھ کو نہ کچھ رنگ کی خبر
ہر چند شہر لالہ و گُل میں مقیم ہوں

عبدالمنان ناہید

سوادِ شام سے پہلے چراغ جل جائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

سفینے بحر کی موجوں پہ آج بھی ہیں رواں
چلے گئے ہیں وہ مینار روشنی کے کہاں

جو لوگ صبحِ بہاراں کو لے کے آئے تھے
نہ جانے کونسی منزل کو ہو گئے ہیں رواں

لقب ملا تھا جنہیں "آخرین منھم" کا
کہاں ہیں بزم نشینانِ مہدیٔ دوراں

حریمِ حسن! یہ ڈھلتے ہوئے ہیں سائے کیا
مجھے گماں تھا یہ دنیا مری رہے گی جواں

دلِ حزیں سے جو یادوں کے کارواں گزرے
ہیں اشک ڈھلکے کہ شمعیں جلیں سرِ مژگاں

قدم قدم پہ نشاں چھوڑ کر گیا ہے کوئی
ہوا میں اب بھی ہے اک سوزِ سینۂ سوزاں

(۲)

مرے جہاں میں مرا درد بانٹنے والو!
سنبھالا دو کہ جو گرتے ہیں وہ سنبھل جائیں

سکوتِ شب میں کچھ ایسے پکار کر دیکھیں
کہ شب کی تیرگیاں صبحِ نو میں ڈھل جائیں

وہ قافلے جو ہوئے نذرِ وسعتِ صحرا
انہیں پکاریں کہ وہ راستے بدل جائیں

دلوں میں تازہ رہے یادِ کشتگانِ وفا
تمام سوئے ہوئے ولولے مچل جائیں

ثمر نصیب سحابِ بہار سے جو ہوئے
پھر ہوائے خزاں سے وہ باغ جل جائیں

نہ پھر جہاں پہ مسلّط ہو شب کی تاریکی
سوادِ شام سے پہلے چراغ جل جائیں

عبدالسلام اختر ایم۔اے

کیا ہوگا کوئی سیّدِ ابرار کا ثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہوگا کوئی سیّدِ ابرار کا ثانی

کونین میں کونین کے سردار کا ثانی

اُس رفعتِ ادراک کا۔ احساس کا مالک۔
اُس عظمتِ گفتار کا۔ کردار کا ثانی۔

اُس آئینۂ ندرتِ افکار کا پرتو
اُس پیکر و سرچشمۂ انوار کا ثانی

اُس بارشِ الطاف و عنایات کا مخزن
اُس ابرِ گہربار و ضیا بار کا ثانی

آنکھوں میں نہیں مہر و مساوات کا نقشہ
نظروں میں نہیں روح کے دلدار کا ثانی

اک فرد کوئی خالد جانباز کی صورت
اک شخص۔ کوئی حیدرِ کرّار کا ثانی

ہے وقت کوئی حلقۂ کردار میں آوے
"اک آبلہ پا وادیٔ پُرخار میں آوے"

پرویز پروازی

ایک مبلّغ اسلام کے ساتھ سفر کا شرف حاصل ہونے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیارِ غیر میں قرآں سناؤ گے جا کر
سعید روحوں کو اپنا بناؤ گے جا کر

وہ دل کی اُجڑی ہوئی بستیوں کی صورت ہیں
یہ بستیاں تمہیں آخر بساؤ گے جا کر

دِلوں کو مہر و محبت سے آشنا کر کے
گرے ہوؤں کو زمیں سے اُٹھاؤ گے جا کر

یہ فیضِ پرتوِ مہرِ جمالِ مصطفوی
نقوشِ ظلمتِ شب کے مٹاؤ گے جا کر

خُدا کرے کہ اسی طرح آ کے پھر جاؤ
یقین ہے کہ اسی طرح آؤ گے جا کر

اتباعِ قرآنِ پاک کی برکات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روح پرور ارشادات

(۱)

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو ہجو رکی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" (کشتی نوح)

(۲)

"جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کرے، اگر بعض معارف سمجھ نہ سکے تو دوسروں سے دریافت کرکے فائدہ پہنچائے۔" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

(۳)

"کامیاب وہی ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔"

(الحکم ۱۳ جنوری ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

"جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ جس قدر وہ قرآن شریف سے دُور جا رہے ہیں اسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دُور جا رہے ہیں"۔ (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۵ء)

(۵)

"قرآن شریف جو آنحضرتؐ کے اتباع کا مدار علیہ ہے ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اس جہان میں آثار نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہی کتاب ہے کہ جو دونوں طریق ظاہری اور باطنی کے ذریعہ سے نفوسِ ناقصہ کو بمرتبہ تکمیل پہنچاتی ہے۔ اور شکوک و شبہات سے خلاصی بخشتی ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم ص۲۹۶ حاشیہ در حاشیہ ۲)

(۶)

"سب سے سیدھی راہ اور بڑا ذریعہ جو انوارِ یقینی اور تواتر سے بھرا ہوا اور ہماری روحانی بھلائی اور ترقی علمی کے لئے کامل راہ نما ہے قرآن کریم ہے جو تمام دنیا کے دینی نزاعوں کے فیصل کرنے کا متکفل ہو کر آیا ہے۔ جس کی آیت آیت اور لفظ لفظ ہزارہا طور کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے اور جس میں بہت سا آبِ حیات ہماری زندگی کے لئے بھرا ہوا ہے اور بہت سے نادر اور بیش قیمت جواہر اپنے اندر مخفی رکھتا ہے۔ جو ہر روز ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ یہی ایک عمدہ محک ہے جس کے ذریعہ سے ہم راستی اور ناراستی میں فرق کر سکتے ہیں۔ یہی ایک روشن چراغ ہے جو عین سچائی کی راہیں دکھاتا ہے"۔ (ازالہ اوہام ص۵۲۴)

(۷)

"تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی

سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے ..... اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دُنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص

"اے میرے عزیزو! تم آسمانی آبِ حیات کی متلاشی اقوام کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں حوضِ کوثر پر لے جاؤ اور انہیں گندی زیست سے نجات دلانے اور ان کے اندر ایمان کی حرارت پیدا کرنے کے لئے کافوری اور زنجبیلی جام پلاؤ اور اس سانپ کا سر ہمیشہ کے لئے کچل دو جس نے آدم کی ایڑی پر ڈسا تھا۔ اور اسے جنّت ارضی سے نکال دیا تھا۔ اس وقت ہماری جماعت میدانِ جہاد میں کام کر رہی ہے۔ وہی فوج دشمن کا دلیری سے مقابلہ کرسکتی ہے۔ جس کی صفوں میں انتشار نہ ہو۔ قرآن کریم نے اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا ہے اور بتایا ہے کہ مومنوں کی جماعت جب دشمنوں کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوتی ہے تو اس کی کیفیت بُنْیَانٌ مَّرْصُوْص کی سی ہوتی ہے یعنی وہ ایک ایسی دیوار کی طرح ہوتے ہیں جس کی مضبوطی کے لئے اس پر سیسہ پگھلا کر ڈالا گیا ہو۔ پس اختلافات کو کبھی قریب بھی نہ آنے دو۔"

(حضرت مصلح موعودؓ ۔ تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء)

نائیجیریا کی مذہبی حیثیت

از مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

-- کیا نائیجیریا ایک اسلامی ملک ہے؟

-- کیا نائیجیریا ایک عیسائی ملک ہے؟

-- کیا نائیجیریا ایک سیکیولر ملک ہے؟

ان تینوں سوالات کا ایک ہی جواب ہے

"ہاں ایک لحاظ سے"

نائیجیریا ایک اسلامی ملک

انگریزوں کے ورود سے قبل نائیجیریا کا ایک معتد بہ حصہ اسلامی مملکت میں شامل تھا۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایک وقت تھا کہ نائیجیریا سے سیرالیون تک ایک ہی اسلامی مملکت تھی جو سلطنت غانا کہلاتی تھی۔ مغربی افریقہ کا موجودہ ملک غانا بھی اسی مملکت میں شامل تھا۔ ۱۹۵۷ء میں آزاد ہونے پر اس کا انگریزی نام گولڈ کوسٹ غانا سے بدل دیا گیا۔

برطانوی حکومت کے دوران اور بعد میں مئی ۱۹۶۷ء تک نائیجیریا تین بڑے حصوں میں منقسم تھا۔ شمالی مغربی اور مشرقی

شمالی نائیجیریا۔ جسے یورپین اور امریکن اخبارات بھی "دی مسلم نارتھ" لکھتے ہیں۔ رقبہ کے لحاظ سے ملک کا تقریباً ۸۰ فیصد اور آبادی کے لحاظ سے تقریباً ۶۰ فیصد ہے۔ یہاں مسلمانوں کی آبادی کا اندازہ ۸۵ سے ۹۰ فیصد کے قریب ہے۔

مغربی نائیجیریا باقی کے جنوبی نائیجیریا کا قبیلہ میں تقریباً ۶۶ فیصد آبادی میں ۵۵ فیصد سے کچھ زیادہ ہے۔ اس مغربی نائیجیریا میں بھی مسلمانوں کی آبادی کم و بیش ۶۰ فیصد ہے۔

مشرقی نائیجیریا میں جو رقبہ میں جنوبی نائیجیریا کا تقریباً ۳۳ فیصد ہے عیسائیوں اور پیگنز (مقامی باشندے جو اپنے پرانے مشرکانہ مذاہب پر قائم ہیں) کی بھاری اکثریت ہے۔ یہاں مسلمان تقریباً تین یا چار فیصد ہیں۔

مسلمانوں کی اکثریت اس امر سے بھی ظاہر و باہر ہے۔ کہ انگریزوں کے وقت سے سابقہ سول حکومت کے خاتمہ (۱۹۶۶ء) تک وہاں کے ہاؤس آف ریپریزینٹیٹوز میں مسلمان ہمیشہ اکثریت میں ہوا کرتے تھے ابتداءً تقریباً ۵۰ نشستوں میں سے کم و بیش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۷۰ شمالی نائیجیریا کی سیاسی پارٹی N.P.C کی ہوا کرتی تھیں۔ نائیجیریا کے پہلے وزیر اعظم آنریبل سر ابوبکر تفاوا بلیوا اسی پارٹی کے نائب صدر تھے۔ پس مسلمانوں کی تعداد کے لحاظ سے نائیجیریا کو ایک اسلامی ملک کہا جاسکتا ہے

نائیجیریا ایک عیسائی ملک

نائیجیریا میں عیسائیت کی آمد اٹھارویں صدی عیسوی کے اواخر اور انیسویں صدی میں انگریزوں کی آمد کے ساتھ ہوئی۔ اقتدار اور اختیار کے لحاظ سے برطانوی تسلط عیسائی تسلط ہی کے مترادف تھا۔ انگریزی تعلیم اور عیسائیت کی تعلیم کا آغاز ایک ہی وقت میں ہوا اور دونوں ایک دوسرے کے معاون رہے۔ برطانوی حکمرانوں کی آمد کے ساتھ ہی ملک میں جگہ بہ جگہ عیسائی مشن قائم ہوئے اور گرجے تعمیر ہونے شروع ہو گئے۔ جن کے ساتھ ہی انہوں نے عیسائی سکول کھول لئے۔ خود حکومت کا نظام چلانے والے انگریز ملازمین عیسائی مشنری بھی تھے۔ جو ایک ہی دار میں دو شکار کرتے تھے۔

عیسائی اقتدار کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائی مشنوں کو حکومت کی طرف سے تعلیمی و دیگر سرگرمیوں کے لئے ملک کی آمد سے دل کھول کر پیسہ دیا گیا اُدھر انگریزی تعلیم ملازمت کے لئے لازمی تھی جو صرف عیسائی مشنوں سے ہی حاصل ہو سکتی تھی جو مسلمان بچے ان سکولوں میں داخل ہوتے انہیں پہلے روز ہی عیسائی بنا لیا جاتا اور ان کے اسلامی نام عیسائی ناموں سے تبدیل کر دیئے جاتے۔

جو مسلمان اپنے بچوں کا عیسائی ہونا برداشت نہ کرتے ہوئے انہیں ان سکولوں میں داخل نہ کرواتے وہ طبعاً سرکاری تعلیمی مراعات اور ملازمتوں سے محروم رہتے۔ بالفاظ دیگر انگریزوں کے دورِ حکومت میں ایک لمبے عرصہ تک مسلمان حکومت کے نظام میں دخل سول سروس اور سیاسی مداخلت سے کلیتہً محروم رہے۔

موجودہ وقت میں بھی ۹۵ فیصد سے بھی زیادہ سرکاری سکولوں کے پرنسپل عیسائی ہیں اور داخلہ کے وقت اور بعد میں اگر وہ عیسائیت قبول نہ کریں۔ تو مسلمان بچوں کو مختلف بہانوں سے مسترد کر دیا جاتا ہے۔

— چنانچہ لیگوس سے تقریباً ۶۰ میل دور ایک مقام الآرو میں جہاں مسلمانوں کی بھاری اکثریت ہے ایک سرکاری سیکنڈری سکول میں چند سال پہلے تقریباً تین سو طالب علموں میں سے مسلمان طالب علم صرف تیس تھے۔ اس کے بعد داخلہ کے وقت مسلمانوں کی تعداد اس سے بھی کم کی جاتی رہی۔ ۱۹۶۷ء میں انہوں نے صرف ایک مسلمان داخل کیا۔ وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ اس کے سوا کوئی مسلمان طالب علم معیار پر ہی نہیں اُترا۔ اس سکول میں شروع سے ہی عیسائیت کی تعلیم اور گرجے میں حاضری بلا استثناء سب کے لئے لازمی رہی ہے۔

— ملک کی پانچ یونیورسٹیوں میں سے ایک میں

جو شمالی نائیجیریا میں خالص مسلمانوں کے علاقہ میں ہے اور اس لحاظ سے وہاں مسلمان طالب علموں کی تعداد سمجھی جا سکتی ہے لیکن وہاں بھی تین چار سو طالب علموں میں سے ۱۹۶۷ء میں صرف ۸۵ مسلمان تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— ابادان یونیورسٹی (مغربی نائیجیریا) میں ایک ادارہ عربک اینڈ اسلامک سٹڈیز قائم ہوا جس میں دو قسم کے کورس (ایک سال اور تین سال کے عرصہ میں تکمیل پذیر ہونے والے) جاری کئے گئے۔ اس کا ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ انگلینڈ سے ایک انگریز منگوایا گیا۔ اور حیرت کی بات یہ تھی کہ اس میں داخل ہونے والے ۸۰ فیصد سے زیادہ عیسائی طالب علم تھے۔ مسلم یہاں سے فارغ ہونے والے طالب علموں کو حکومت سیکنڈری اور پرائمری سکولوں میں عربی اور اسلامیات پڑھانے کے لئے منظور کرتی۔ اور ان کا ایک خاص سکیل مقرر کرتی تھی۔ عیسائی مشنوں نے اپنے خرچ پر کثیر تعداد میں طالب علم بھجوائے اب یہاں سے فارغ ہونے والے بہت سے عیسائی استاد مسلمانوں کے اور سرکاری سکولوں میں عربی اور اسلامیات پڑھا رہے ہیں۔

— کونسل آف مسلم سکولز پروپرائٹرز نے مغربی نائیجیریا میں ایک جگہ ایک "مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج" حکومت کا منظور شدہ جاری کیا۔ اس میں بھی ۸۰ فیصد سے زیادہ عیسائی طالب علم تھے۔ اس کا پرنسپل عیسائی ہے۔ جسے محکمہ تعلیم کے عیسائی افسروں نے خود مسلمانوں کی منظوری سے کمال ہوشیاری کے ساتھ متعین کر رکھا ہے۔

— ایک علاقہ میں ایک عیسائی نے ایک مسلم ہائی سکول جاری کر رکھا ہے۔ اور حکومت سے اس کے لئے باقاعدہ گرانٹ حاصل کر رہا ہے۔ اس میں تقریباً سارے اساتذہ عیسائی ہیں۔ یہاں مسلمان بچے گویا عیسائیت کے قرب کے لئے داخل ہوتے ہیں کیونکہ یہاں عیسائیت کی تعلیم کا انتظام تو موجود ہے لیکن اسلام کی تعلیم کے لئے کوئی انتظام نہیں۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ ابتدا سے ہی مسلمان کچھ مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر اور کچھ اپنی بے ہمتی کی وجہ سے تعلیمی میدان میں آگے نہیں آسکے مذکورہ اداروں کے سرکاری و غیر سرکاری نگران یا پرنسپل عیسائی یا کہیں کہیں ایسے مسلمان تھے جو عیسائی افسروں کے ہاتھ میں تھے۔ اور عیسائی حکام جو ابتدا سے یورپی ممالک سے عیسائی اساتذہ بھرتی کرتے رہے ہیں۔ اب اس بہانے سے مسلمان اساتذہ کو اسلامی ممالک سے آنے سے روکتے ہیں کہ تعلیمی محکمہ کو تو مذہب سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس نے تو تعلیمی قابلیت کی بناء پر منظوری دینی ہے۔ اس غرض سے نہیں کہ درخواست کنندہ یا تعلیمی ادارہ عیسائی ہے یا مسلمان۔ لہذا جہاں نائیجیرین گریجوایٹ دستیاب ہو سکتا ہو وہاں باہر سے گریجوایٹ منگوانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ چنانچہ جونہی کوئی اسلامی تعلیمی ادارہ جاری

ہوتا ہے فوراً نائیجیرین عیسائی اساتذہ کی درخواستیں پہنچ جاتی ہیں۔ اور چونکہ ان میں یا تو کوئی مسلمان درخواست کنندہ نہیں ہوتا اور اگر کوئی ہوتا ہے تو وہ معیار پر نہیں اترتا۔ لہذا خود مسلمانوں کو مجبوراً عیسائی استاد بطور پرنسپل لگانا پڑتا ہے

پس جب موجودہ حالات بھی ایسے ہیں تو ابتدائی حالات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی طرح خود سرکاری سکول بھی بالکل عیسائی مشنوں کی طرح کس طرح مسلمان طالب علموں کو زبردستی عیسائی بناتے رہے ہیں۔ اور جو کوئی خوش قسمت طالب علم تعلیمی عرصے کے دوران اپنے اسلام کو بچا لیتا۔ یا تعلیم کے دوران دوبارہ مسلمان ہو جاتا اسے ملازمت کے لئے اپنے اسلام اور اسلامی نام کو چھپانا پڑتا

مسلمان وزراء۔

گزشتہ سول حکومت میں (آزادی کے بعد بھی) وزراء سیاسی پارٹیوں کی پارلیمنٹ میں نمائندگی کی نسبت سے لئے جاتے تھے۔ لہذا شمالی نائیجیریا سے وزراء کی تعداد کم و بیش نصف ہوتی تھی لیکن اہم وزارتوں میں سے جو کبھی کسی وزیر کے پاس آئیں وہ وزارت خارجہ (جو خود وزیر اعظم کے پاس ہوتی) اور وزارت دفاع تھیں۔ وزارت خزانہ اور وزارت تعلیم ہمیشہ عیسائیوں کے پاس ہی رہیں۔ لیکن جو وزارتیں مسلمانوں کے پاس تھیں وہ بھی عملاً عیسائیوں کے پاس ہوتیں کیونکہ ان کے چیف سیکرٹری یا انگریز عیسائی ہوتے یا نائیجیرین عیسائی۔ اور ان میں افسروں اور کلرکوں کی بھاری اکثریت بھی عیسائی ہوتی

اسی طرح ٹیکنیکل ماہرین بھی تقریباً تمام عیسائی ہوتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عدلیہ۔

چند سال قبل تک عدالت میں ایک بھی مسلمان جج نہ تھا۔ گزشتہ چند سالوں میں شمالی نائیجیریا میں صرف ایک پاکستانی مسلمان جج تھا اور جنوبی نائیجیریا میں بھی صرف ایک نائیجیرین مسلمان جج تھا۔ حال ہی میں ہماری جماعت کے MR. A.R.BAKARE (جو ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ کے صاحبزادے ہیں) دوسرے نائیجیرین مسلمان جج مقرر ہوئے ہیں۔

فوج۔

فوج کا ہیڈ کوارٹر ابتدا سے ہی شمال میں رہا ہے انگریزوں نے اسے شمالی جنگجو قوم کے ذریعہ شمال کی طرف سے فرانسیسی نفوذ کی روک تھام کے لئے قائم کیا تھا اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ انہیں شمالی نائیجیرین سے بڑھ کر ملک میں کسی اور علاقہ کے لوگ وفادار نظر نہ آئے۔

لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ شمالی نائیجیریا سے بھرتی ہونے والے فوجیوں میں مسلمان ۲۵ سے ۳۰ فیصد سے زیادہ نہ تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ

فوج میں بھرتی ہونے والے سپاہی کے کم از کم تعلیمی معیار پر اترنے والے زیادہ تر شمالی نائیجیریا کے جنوبی اور اس کے بعد وسطی حصہ سے آئے۔ جہاں عیسائی مشنوں نے پرائمری سکول جاری کر رکھے تھے۔ جہاں سے پرائمری پاس کرنے والے مسلمان بچے بھی عیسائی بنائے جا چکے تھے۔

چنانچہ گزشتہ دوسرے فوجی انقلاب کے موقعہ پر چند عیسائی مشنری شمال کے مسلمان گورنر کے پاس گئے اور کہا کہ چونکہ شمال کے فوجی مسلمان ہیں اور آپ بھی مسلمان ہیں۔ لہذا آپ ان کو مشرقی باشندوں کو مارنے سے روکیں۔ اس پر انہوں نے کہا کہ جہاں تک قتل و غارت سے روکنے کا تعلق ہے اسے تو میں بطور فریضہ کے ادا کر رہا ہوں۔ لیکن یہ بات غلط ہے کہ یہ سارے فوجی مسلمان ہیں آپ خود جا کر جائزہ لے سکتے ہیں کہ جس علاقہ میں مار دھاڑ ہوئی ہے وہاں کے متعینہ ۵۰۰ فوجیوں میں سے صرف ۸۰ مسلمان ہیں اور باقی سب عیسائی ہیں۔

انگریزوں کے بعد فوج کا پہلا کمانڈر انچیف بھی مشرقی نائیجیریا کا ایک عیسائی تھا جو پہلے فوجی انقلاب کے بعد دوسرے انقلاب تک ملک کا حاکم رہا۔ کمانڈر انچیف کے بعد کے سوائے دو تین کے تمام اعلیٰ افسر مشرقی نائیجیریا کے ۱۸۰ قبیلہ کے عیسائی تھے۔ اور پھر فوجی اور سول سیکشنز میں تقریباً سب جنوبی نائیجیریا کے عیسائی تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولیس۔

پولیس کا ہیڈ کوارٹر جنوب میں تھا اس میں بھی ۷۰ فیصد سے زیادہ عیسائی تھے اور اس کے بھی اعلیٰ افسر زیادہ تر مشرقی نائیجیریا سے تھے

سول سروس۔

دوسرے فوجی انقلاب کے بعد جب مشرقی باشندے اپنے کام کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ تو حکومت کے ہر شعبے میں تعطل سا پیدا ہو گیا۔ ہسپتال نرسوں اور ڈاکٹروں سے خالی ہو گئے۔ ریلوے کے محکمہ میں ڈرائیور اور ٹیکنیشنز عنقا ہو گئے نائیجیریا کے ایک اخبار نے لکھا۔ اس تعطل سے حیرت انگیز طور پر یہ ظاہر ہوا کہ مشرقی نائیجیریا کے باشندے خاص طور پر IBOS سارے ملک کے ہر شعبہ میں کیونکر چھائے ہوئے تھے

الغرض باوجود مقابلۃً بہت کم ہونے کے عیسائی ملک میں زندگی کے ہر شعبہ پر مسلط رہے ہیں۔ بس ایک ہی بات عیسائیوں کے دلوں میں چبھتی تھی اور وہ یہ کہ نائیجیریا کا وزیر اعظم مسلمان تھا جس کی وجہ سے دنیا والوں کو بظاہر نائیجیریا میں اسلامی حکومت نظر آتی تھی

پہلے فوجی انقلاب کے معاً بعد جس میں نائیجیریا کے وزیر اعظم سر ابوبکر طفاوا بالیوا اور شمالی نائیجیریا کے وزیر اعظم سر احمدو بیلو شہید کر دیئے گئے

مشرقی نائیجیریا کے دارالحکومت میں وہاں کے عیسائی گورنر کی سرکردگی میں نائیجیریا کے تمام عیسائی مشنوں کا ایک ایسا اجتماع ہوا جیسا تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اس میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ (جو پہلے کبھی اکٹھے نہ ہوئے تھے) کے تمام فرقوں کے مشنریز اور ملک کے سرکردہ عیسائی لوگ اکٹھے ہوئے اور وہاں انہوں نے اپنی فتح کا اعلان کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک انگریز پادری کا واشگاف اعلان

[illegible] کے سابق عیسائی وزیر اعظم [illegible] اور [illegible] جہاں کبھی مسلمان ۵۵ فیصد سے زیادہ تھے۔ لیکن اب عیسائی ۸۵ فیصد ہیں) متعینہ ایک انگریز پادری نے بیان دیا کہ اب نائیجیریا کی حکومت عیسائیت کے جاری کردہ لائحہ عمل کے ماتحت قائم ہوگی

اسی طرح مغربی نائیجیریا کے فوجی عیسائی گورنر نے دوسرے انقلاب کے بعد یہ بیان دیا کہ "مشرقی نائیجیریا کے ۵۵٪ ہمارے عیسائی بھائی ہیں۔ وہ ہم میں مکر بخوشی رہ سکتے ہیں" (گویا اس وقت وفاقی حکومت کے باغی تھے)

موجودہ اقتدار۔

دوسرے فوجی انقلاب کے بعد بھی جبکہ سارا ملک بارہ ریاستوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ۸ ریاستوں کے گورنر عیسائی ہیں۔ اسی طرح مرکزی حکومت کے سویلین کمشنروں میں سے بھی (جو وزراء کی جگہ متعین کئے گئے ہیں اور حکومت کے سارے کام چلانے کے ذمہ دار ہیں) مسلمان کمشنر صرف ۲۵ فیصد ہیں۔ اور فوجی کونسل کا پریذیڈنٹ (خود ملک کا حاکم یعقوبو گوون) اور وائس پریذیڈنٹ دونوں عیسائی ہیں۔ یہ وائس پریذیڈنٹ مالیات کا کمشنر بھی ہے۔ اسی طرح کمشنر برائے خارجہ امور بھی عیسائی ہے۔

مشرقی نائیجیریا کے جنوبی ساحلی حصہ میں جہاں باغیوں کے خلاف سب سے زیادہ کٹھن جنگ لڑی گئی وفاقی حکومت کی طرف سے فوجی کمانڈر مغربی نائیجیریا کا ایک YORUBA عیسائی تھا۔

باغیوں کی امداد۔

مشرقی نائیجیریا کے باغیوں اور عیسائی مشنریوں نے باہر کی دنیا میں خوب پروپیگنڈا کیا۔ کہ موجودہ کشمکش میں شمال کے مسلمان جنوب کے عیسائیوں کو مار رہے ہیں۔ اور اس بناء پر انہوں نے اٹلی سے۔ یورپ کے دیگر عیسائی ملکوں اور امریکہ سے اسلحہ اور روپیہ کے رنگ میں بھاری امداد حاصل کی اور کر رہے ہیں۔

ایک ۲۵ ہزار پاؤنڈ کی امداد جو مشرقی نائیجیریا کو ایک یورپی ملک کے عیسائی مشن کی طرف

سے ملی اس کے متعلق اخبارات میں چھپا کہ یہ
نائیجیریا کے غیر عیسائی باشندوں کو عیسائی بنانے
کے لئے بھیجی گئی ہے۔ گویا اندرون ملک
اور بیرونی ممالک کے عیسائی مشن خصوصاً نائیجیریا
کو مکمل طور پر عیسائی ملک بنانے کے لئے کوشاں
ہیں۔

نائیجیریا ایک سیکیولر ملک

نائیجیریا میں کبھی کوئی جغرافیائی یا سیاسی
تقسیم مذہب کی بناء پر نہیں ہوئی اور نہ ہی مذہب
کے نام پر کوئی سیاسی پارٹی قائم ہوئی۔ اور کبھی
قائم ہوئی بھی تو ناکام ہوگئی۔

نائیجیریا میں ہر مذہب کے پیروکاروں کو
اپنے مذہب کی تبلیغ کی کھلی اجازت رہی ہے۔
نیز حکومت نے کبھی اندرونی طور پر ترقی کرنے کے
لئے کسی مذہبی جماعت کی تنظیم کے قیام میں روک
نہیں ڈالی۔ سیاسی پارٹیاں جو بنیادی طور پر قبائلی
عصبیت کی بناء پر قائم ہوئیں۔ تقریباً ان سب میں
عیسائی اور مسلمان دونوں شامل ہوتے رہے۔

جنوبی نائیجیریا میں بالخصوص گھریلو زندگی میں مذہب
عموماً کشیدگی پیدا نہیں کرتا۔ ایک ہی گھر میں باہم
سگے بھائی (اسی طرح باپ بیٹے) ایک مسلمان اور
دوسرا عیسائی پُرامن طریق پر رہتے ہیں اور مل کر
کاروبار بھی کرتے ہیں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں میں
باہم شادیاں بھی عام ہوتی رہتی ہیں۔ (گو اب اس کا
رواج کم ہوتا جارہا ہے)

اگر عیسائی مشنوں اور ملک کے کٹر عیسائیوں
کی اسلام دشمنی کی راہ میں جدوجہد کو نظر انداز کر
دیا جائے۔ تو یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ ملک
کے عام باشندوں کے دلوں میں قبائلی تفرت
مذہبی اختلاف کی نسبت زیادہ راسخ ہے۔

باغیوں نے پہلے انقلاب میں مغربی نائیجیریا
کے عیسائی وزیراعظم کو اسی بناء پر قتل کر دیا تھا کہ
اس نے سیاسی پارٹی کا الحاق شمالی نائیجیریا کی
سیاسی پارٹی کے ساتھ کر رکھا تھا۔

تجارت میں بھی مذہبی تعصب کو دخل نہیں عیسائی
مسلمانوں کی دکانوں سے اور مسلمان عیسائیوں سے
خرید و فروخت کرتے ہیں اور ملکر کاروبار بھی کرتے
ہیں۔

ان حالات کی روشنی میں بجا طور پر کہا جا سکتا
ہے کہ نائیجیریا ایک سیکیولر ملک ہے۔ یہاں کے
مذہبی باشندوں میں عام مذہبی تعصب اور منافرت
ایسے رنگ میں نہیں پائی جاتی کہ اس کی بناء پر
ملک میں خون خرابہ ہو۔ مذہبی مباحثات لوگ عیسائی
اور مسلمان دونوں دلچسپی سے اور علم کے اضافہ
کے بے پناہ شوق سے سنتے ہیں۔ اور مذہبی تبلیغ کی
وجہ سے مذہبی فرقہ وارانہ فسادات کی مثال شاذ
ہی ملتی ہے۔

اس لحاظ سے نائیجیریا ایک مثالی ملک ہے
کہ باوجود بیدار مذہبی روح اور آگے بڑھنے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدوجہد ہونے کے ملک کے مسلمان اور عیسائی ایک ہی پلیٹ فارم پر بیٹھ کر گرتی ہوئی سیاسی حالت کو سہارا دیتے چلے آرہے ہیں۔ اور باہم سر جوڑ کر مشکل ترین مراحل سر کر لیتے ہیں۔ اگر ملکی حالات کا عمیق مذہبی لحاظ سے جائزہ لیا جائے تو اس میں مسلمانوں کی (بالخصوص شمالی مسلمانوں کی) وسیع حوصلگی آشکارہ ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجموعی نظر۔

عیسائیت کی نائیجیریا میں ترقی پر عیسائیوں کو کوسنے کی نسبت ہمارے لئے اس بات کا اعتراف کرنا زیادہ اہم ہے کہ مسلمانوں کی عالمگیر پستی کے دَور میں دوسروں کے آگے بڑھنے کا باعث خود مسلمانوں کا عمداً پیچھے رہنا تھا۔

نائیجیریا کی حکومت کی طرف سے ظاہراً ہر میدان میں آگے آنے کے لئے سب کے لئے مواقع کھلے رکھے گئے تھے چنانچہ نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے قیام سے قبل حکومت نے خود مسلمانوں کو دعوت دی کہ وہ آگے بڑھیں اور عیسائی مشنوں کی طرح حکومت کے خرچ پر اپنے سکول کھولیں۔ لیکن مسلمانوں میں سے کوئی آگے نہ بڑھا۔

جماعت احمدیہ کے نائیجیریا میں پہلے مبلغ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ نے اس چیلنج کو قبول کیا اور ۱۹۲۲ء میں وہاں پہلا مسلم پرائمری سکول جاری ہوا۔

مسلمان تبلیغ کے میدان میں

ہمارے مشن کے قیام سے قبل عیسائی منادکھلے بندوں مسلمانوں کو دلائل کے میدان میں اترنے کے لئے للکارتے تھے لیکن مسلمانوں میں مقابلہ کی کوئی سکت نہ تھی۔ اسلام اور بانیٔ اسلام کی ذات پر کھلے اعتراضات اور حملے کئے جاتے تھے۔ خود قرآن شریف کی آیات کے ذریعہ مسلمانوں کو عیسائی بنایا جاتا تھا لیکن عیسائی پادریوں کے مقابل زبان کا جواب زبان سے دینے والا کوئی موجود نہ تھا۔

حضرت مولانا نیرؓ نے عیسائی پادریوں کا چیلنج قبول کیا۔ اور لیگوس کی گلیوں اور بازاروں میں ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے میں بائیبل بلند کر کے عیسائی منادوں اور پادریوں کو مقابلہ کا چیلنج دینا شروع کر دیا۔

ابتداءً جو بھی مقابل میں آیا اس نے منہ کی کھائی اور پھر جلد ہی عیسائی منادوں نے اپنے حجروں میں داخل ہو کر کواڑ بند کرنے شروع کر دیئے اس سے مسلمانوں کی ڈھارس بندھی اور آہستہ آہستہ وہ باہر نکل کر گزشتہ صورت کے برعکس اپنے آپ کو مسلمان کہلانے میں فخر محسوس کرنے لگے۔

اب یہ حالت ہے کہ جب کبھی عیسائی منادیا پادری کو مقابلہ کی دعوت دی جاتی ہے۔ وہ یہ کہہ کر ٹال دیتا ہے کہ ہمیں ایک دوسرے پر اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم اپنی جگہ کام

کروہم اپنی جگہ کام کرتے ہیں۔ دلیل بازی میں فساد کا خطرہ ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشریات ریڈیو۔

ابتداءً ریڈیو کا مذہبی پروگرام خالصتہً عیسائیت کا ہوتا تھا اور یہ تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا کہ ریڈیو پر بائیبل کے علاوہ کبھی قرآن شریف کی آواز بھی آسکتی تھی۔ ہمارے مبلغین کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ قرآن شریف کی تلاوت اور ترجمہ اور پھر اسلامی تقاریر کی اجازت ملی۔ اور پھر ریڈیو کے مذہبی پروگرام کے دو مستقل متوازی شعبے قائم ہو گئے۔ موجودہ وقت میں عیسائیت اور اسلام کے ریڈیو پروگراموں کا وقت برابر ہوتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات خاص مواقع پر اسلامی پروگراموں کا وقت عیسائی پروگراموں سے بہت بڑھ جاتا ہے۔

جس طرح گرجوں سے اتوار کے روز سرمن نشر ہوتے ہیں۔ اسی طرح لیگوس کی چار اہم مساجد سے جن میں احمدیوں کی دو مسجدیں شامل ہیں خطبہ نشر ہوتا ہے۔ اور رات کو اسے دوہرایا جاتا ہے۔ روزانہ اسلامی موضوع پر تقاریر نشر ہوتی ہیں۔ اور اسلامی مسائل سے متعلق سوالات کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔

روزانہ علی الصبح اذان کے ساتھ ہی مذہبی پروگرام کے تحت دن کا آغاز بائیبل اور قرآن شریف کی تلاوت اور ترجمہ سے ہوتا ہے۔ جمعہ کے روز تلاوت قرآن شریف کی تلاوت کے بعد ایک اسلامی تربیتی تقریر نشر ہوتی ہے۔ عیدین۔ میلاد النبی۔ حج اور رمضان المبارک کے ایام کے دوران خاص اسلامی پروگرام سارا دن اور رات کو نشر ہوتے رہتے ہیں۔

یہ بات دلچسپی کا باعث ہوگی کہ لیگوس میں سارا سال فجر کی اذان ساڑھے پانچ بجے صبح ہی ہوتی ہے۔ اور ریڈیو پروگرام بھی سارا سال ساڑھے پانچ بجے ہی شروع ہوتا ہے۔ اور رات کے بارہ بجے تک متواتر جاری رہتا ہے۔ ہر گھنٹہ کے بعد خبریں نشر ہوتی ہیں

ٹیلی ویژن۔

اسی طرح ٹیلی ویژن کا مذہبی پروگرام بھی ابتداءً خالصتہً عیسائیت پر مشتمل ہوتا تھا۔ مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب نے ایک مرتبہ ٹیلی ویژن اتھارٹیز کو لکھ کر دریافت فرمایا کہ کیا ٹیلی ویژن کے مذہبی پروگرام سے مراد صرف عیسائیت کا پروگرام ہی ہے۔ جبکہ ملک میں مسلمانوں کی بھاری اکثریت ہے؟ تو اس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ

"جو پروگرام ہمارے سامنے لایا جاتا ہے۔ ہم تو محض اسی کے معیار پر پورا اترنے پر اسے نشر کرنے کی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ مسلمانوں یا عیسائیوں کی طرف سے پروگرام خود بنانا ہمارا کام نہیں۔ مسلمانوں کی طرف سے کبھی کوئی پروگرام پیش نہیں ہوا۔ جب پیش ہوگا تو ہم اس کے

متعلق غور کریں گے۔ اور معیار پر
اترنے کی صورت میں پروگرام میں
اس کے لئے وقت نکالیں گے۔"

چنانچہ مکرمی سیفی صاحب نے دوسری مسلمان سوسائٹیوں اہم شخصیتوں اور ریڈیو کے مسلم پروگرام کے ہیڈ کوارٹر کی اس طرف توجہ مبذول کرائی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹیلی ویژن پر باقاعدہ اسلامی پروگرام آتے ہیں۔ ہمارے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۶۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس کی کارروائی کا ایک حصہ ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا۔ اور چند احمدی طالب علموں کا احمدیت اور اسلام پر معلومات کا مقابلہ بھی دکھایا گیا۔ اسی طرح ایک جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کے سرکردہ افراد کا ایک [illegible] دکھایا گیا جس نے احمدیت کے تاریخی و دیگر پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اس کی امتیازی خصوصیات بتائیں۔

۱۹۶۶ء میں مغربی افریقہ کی احمدیہ مشنریز کانفرنس کے موقعہ پر ہمارے مغربی افریقہ کے دس مبلغین (جن میں مغربی افریقہ کے دیگر ممالک سے آنے والے مبلغین شامل تھے) کو ٹیلی ویژن پر دکھایا ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے ملک میں مشن کے کام اور احمدیت اور اسلام کے فروغ پر روشنی ڈالی۔

مشن کے خاص پروگراموں کے موقعہ پر جب ٹیلی ویژن کے کارکنوں کو اطلاع کی جاتی ہے تو ان کا رپورٹر اور کیمرہ مین مشن ہاؤس میں یا موقعہ پر آجاتے ہیں اور پروگرام ریکارڈ کر کے لے جاتے ہیں۔

مسلمانوں کی تنظیمیں۔

ہماری جماعت کے مبلغین نے جو کام مسلمانوں میں اجتماعیت پیدا کرنے کے لئے کیا ہے۔ اس کا عام مسلمان اور ان میں سرکردہ شخصیتیں برملا اعتراف کرتی ہیں۔

مکرمی مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب کی واپسی پر ایک الوداعی تقریب پر مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے ایک مسلمان راہنما نے کہا کہ آپ نے مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کے سلسلہ میں ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

ہمارے مبلغین نے دوسرے مسلمانوں سے کہا کہ اگر آپ ہمارے ساتھ شامل نہیں ہوتے تو نہ سہی خود تو اپنی اپنی جگہ تنظیمیں قائم کریں۔ چنانچہ مختلف مسلم سوسائٹیاں بننی شروع ہوئیں۔ جن میں سے جنوبی نائیجیریا میں کام کے لحاظ سے سب سے اہم انصار الدین سوسائٹی ہے

نیز جنوبی نائیجیریا میں بمقام لیگوس ساری مسلمان سوسائٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک تنظیم نائیجیریا مسلم کونسل کے نام سے قائم ہے اس کا آغاز ۱۹۵۸ء میں ہوا۔

شمالی نائیجیریا میں تقریباً چھ سال قبل سے ایک تنظیم نصر الاسلام کے نام سے قائم ہے جس کی شاخیں سارے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شمالی نائیجیریا میں ہیں

۱۹۶۶ء میں نصر الاسلام کے شمالی نائیجیریا میں ہیڈکوارٹر کے افتتاح کے موقعہ پر سارے نائیجیریا کی مسلمان سوسائیٹیوں کے نمائندوں کا ایسا اجتماع ہوا جو کبھی نہ ہوا تھا۔ اس کے لئے نائیجیریا کی تمام اسلامی تنظیموں کو دعوت نائیجیریا کے تمام اخبارات میں شمال کے وزیر اعظم سر احمدو بیلو نے بذریعہ جلی اشتہارات دی تھی اور اپیل کی تھی کہ کوئی بھی مسلم سوسائٹی خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اس اجتماع سے محروم نہ رہے۔ لیکن اس کے انعقاد سے صرف چند روز قبل یہاں خونی انقلاب رونما ہوا جس میں آپ کو شہید کر دیا گیا۔

اس تاریخی اجتماع کے ذریعہ شمالی اور جنوبی نائیجیریا کے مسلمانوں میں الحاق اور اتحاد کی بنیاد پڑی۔ اور شمالی اور جنوبی مسلمانوں میں باہم قبائلی منافرت کو کم سے کم تر کرنے کی کوشش کا عملی آغاز ہوا۔

اسلامی مدارس کے منتظمین کی تنظیم

اس سے قبل جنوبی نائیجیریا میں ہمارے مشن کی کوششوں سے مسلمان سوسائٹیوں کے نمائندوں کی ایک ایسی کونسل قائم ہوئی جس کا کام گورنمنٹ کی طرف سے منظور شدہ مدارس قائم کرنے والی سوسائٹیوں کے تعلیمی کام میں ہم آہنگی پیدا کرنا ہے۔ اس کونسل کی سرکردگی میں ساری مسلمان تعلیمی سوسائٹیوں کی طرف سے لیگوس میں ایک مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج جاری ہوا۔ جس کے لئے مکرم عبدالمجید صاحب بھٹی ہمارے مشن کی طرف سے بطور پرنسپل متعین ہوئے اور مولانا نسیم سیفی صاحب بالاتفاق اس کے بورڈ آف گورنرز کے چیئرمین منتخب ہوئے اس کے بعد ایک اور علاقہ میں بھی اس کونسل کے ماتحت ایک مسلم ٹریننگ کالج جاری ہوا جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

پریس میں اسلامی نفوذ

اخباری حلقوں میں بھی ہمارے مشن کا بڑا ہاتھ رہا ہے۔ مولانا نسیم سیفی صاحب نے ۱۹۵۱ء میں ہفتہ وار اخبار ڈی ٹروتھ جاری کیا۔ اور اس کے ذریعہ سے اخباری حلقوں میں بھی نمائندگی حاصل کی۔ آپ نائیجیرین یونین آف جرنلسٹس کے دائمی چیئرمین اور اس کی لیگوس برانچ کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ نائیجیریا کے سب سے زیادہ مشہور اخبار ڈیلی ٹائمز کے مینیجنگ ڈائرکٹر ایک احمدی ہیں۔ پس گو اقتدار کے لحاظ سے بظاہر ابھی تک نائیجیریا میں عیسائیت کا ہی تسلط قائم ہے۔ لیکن مذہبی میلانات اور دلائل کی رو سے مقبولیت کے اعتبار سے اب اسلام وہاں کے دلوں پر حکومت کر رہا ہے۔ درحقیقت وہاں عیسائیت کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ اور دلائل کے میدان میں تو اسلام کے مقابل پر عیسائیت مسلمہ طور پر مات کھا چکی ہے۔

ایک عام نائیجیرین عیسائی نے جب یہ سنا کہ اس نے غیروں کی حکومت کے چنگل سے نجات

پالی ہے۔ تو اس نے طبعی طور پر ان غیروں کے ٹھونسے ہوئے مذہب کا جوا بھی عملاً اتار پھینکنے کی ٹھانی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب نائیجیریا کا مسلمان خوابِ غفلت سے جاگ اٹھا ہے۔ وہ ایک عیسائی کے مقابل کہیں زیادہ راسخ الاعتقاد ہے۔

اب وہ دن دُور نہیں کہ عیسائیت وہاں آخری دم توڑتی نظر آئے گی۔ اور اسلام کا ہمیشہ کے لئے علم بلند ہو جائے گا۔ اور نائیجیریا ہر لحاظ سے ایک اسلامی ملک کہلائے گا۔ اے خدا وہ دن جلد دکھا۔ آمین

تحریکِ جدید

تحریکِ جدید ایک آسمانی تحریک ہے۔ اس کے زیرِ انتظام کام کر اور اس کام کی وسیع اشاعت کرنا نہایت بابرکت نتائج پیدا کرتا ہے۔

ماہنامہ تحریکِ جدید، تحریکِ جدید کے ذریعہ ساری دنیا میں جو کام ہو رہا ہے۔ اس کی اشاعت میں مصروف ہے۔

آپ اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔ سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے۔ لائبریریوں کے نام یہ پرچہ لگوا کر آپ گھر بیٹھے سینکڑوں افراد کو تحریکِ جدید کے کام سے آگاہ کر سکتے ہیں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)

تبصرہ

الفرقان (سالنامہ)

قیمت ڈیڑھ روپیہ

ملنے کا پتہ۔ دفتر الفرقان گولبازار ربوہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کی ادارت میں نکلنے والا الفرقان ایک طویل عرصہ سے اسلام اور احمدیت کی نمایاں خدمت سرانجام دے رہا ہے۔ اس کے تبلیغی اور تربیتی مضامین ہر گھر کے ہر فرد کے لئے افادیت کے حامل ہیں۔ اور پھر خاص نمبر شائع کرنے میں محترم مولانا صاحب جو خاص کوششیں صرف کرتے ہیں۔ ان سے ان خاص نمبروں میں نہایت مفید اور دیرپا دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔

اس وقت جو سالنامہ (۱۹۶۹ء) ہمارے سامنے ہے۔ اس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صدارت میں مجلس ارشاد میں پڑھے گئے تین مقالے بھی شامل ہیں۔ جن کے متعلق حضور نے فرمایا تھا کہ یہ مقالے بہت محنت سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان مقالوں کے علاوہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضؓ کے متعلق تفصیلی مضمون اور "امریکہ کے سیاہ فام مسلمانوں کی تحریک" اور "عظمت یوسفی" مضامین خاص دلچسپی سے پڑھے جانے والے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ اس سالنامے کی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ ماہنامے کا سالانہ چندہ صرف ۶ روپے ہے۔ (ن۔ص)

خدا ہمارے ساتھ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رواں دواں ہے کاروانِ خدا ہمارے ساتھ ہے
قدم قدم پہ ہے نشانِ خدا ہمارے ساتھ ہے

کہیں نہ رک سکیں گے ہم کبھی نہ خوف کھائیں گے
اٹھیں ہزار آندھیاں خدا ہمارے ساتھ ہے

گھٹا مصیبتوں کی ہو خطرہ کا شور ہو
تڑپ رہی ہوں بجلیاں خدا ہمارے ساتھ ہے

اُدھر وہ مائلِ ستم بصد سلاسل و تبر
اِدھر یقینِ عاشقاں خدا ہمارے ساتھ ہے

اُدھر غرورِ سیم و زر جمالِ و حسنِ بام و در
ادھر متاعِ بیکساں خدا ہمارے ساتھ ہے

شمال ہو جنوب ہو کہ شرق و غرب کی حدیں
سمٹ کے آئیں گی یہاں خدا ہمارے ساتھ ہے

مسیحِ وقت کا چمن روش روش بہار ہے
سنو کہ اب گئی خزاں خدا ہمارے ساتھ ہے

مثالِ چشمۂ رواں گزر کے کوہسار سے
سجا رہے ہیں وادیاں خدا ہمارے ساتھ ہے

عرب کے ریگزار ہوں عجم کے مرغزار ہوں
گئے نہ ہم کہاں کہاں خدا ہمارے ساتھ ہے

فرنگ کے بلاد میں کلیسیا کے سامنے
سنا رہے ہیں ہم اذاں خدا ہمارے ساتھ ہے

محمدی نظام ہے ہمارا اک امام ہے
گواہ زمین و آسماں خدا ہمارے ساتھ ہے

شبیر احمد

مکتوب جاپان

جاپان کے تعلیمی معاشرتی اور مذہبی حالات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم میجر عبدالحمید صاحب ٹوکیو

یہ عاجز حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ۵ ستمبر ۱۹۶۹ء کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۶ ستمبر کو یہاں فریضہ تبلیغ اسلام کی ادائیگی کی غرض سے پہنچ گیا تھا۔ شروع شروع میں ایشیا سنٹر آف جاپان میں ٹھہرا۔ مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے مکان مل گیا ہے۔

یہاں آکر مجھے سب نے مشورہ دیا کہ جاپانی زبان سیکھنے کے بغیر تبلیغ کا کام نہیں ہو سکے گا۔ پادری تاجر اور طالب علم وغیرہ جب یہاں آتے ہیں تو سب سے پہلے وہ جاپانی زبان سیکھتے ہیں۔ کیونکہ کوئی شاذ کے طور پر یہاں انگریزی جانتے تو جانتے ورنہ اکثریت انگریزی میں نہ تو گفتگو کر سکتی ہے۔ اور نہ انگریزی کو سمجھ سکتی ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جاپانیوں نے کلیتہً امریکن لباس اور تمدن اپنا لیا ہے مگر انگریزی زبان سیکھنے کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی۔ جاپانی سیکھنے کے لئے مجھے ایک سکول میں داخل ہونے کا مشورہ دیا گیا یہ سکول شیبویا (SHIBUYA) میں واقع ہے ۱۶ ستمبر ۱۹۶۹ء سے میں اس سکول میں داخل ہوں۔ یہ سمسٹر ۱۹ دسمبر ۱۹۶۹ء کو ختم ہوگا۔ جاپانی زبان اتنی مشکل ہے کہ اس سمسٹر میں پرائمر کے کچھ اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ اور وہ بھی رومن الفاظ میں۔

یہاں پر احمدیہ جماعت کی بلحاظ تعداد کے اور کیا بلحاظ کام کے، نہ ہونے کے برابر ہے لہٰذا تبلیغ کا کام از سر نو شروع کیا جائے گا۔ یہاں کے حالات کے مطابق یہ کام انتہائی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ بلکہ اگر ناممکن کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ مگر ہماری جماعت کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے خود رکھی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسی غرض کے لئے مبعوث فرمایا ہے کہ اسلام کو تمام ادیان عالم پر غالب فرمائے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس قادر مطلق خدا نے حضور کو بشارتیں بھی دی ہیں۔ جیسا کہ حضور فرماتے ہیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں فوق العادت برکت ڈالے گا" (تذکرۃ الشہادتین)

اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں اور بشارتوں پر ہمارا ایمان ہے۔ وہ خود ہی غیب سے کوئی سامان پیدا کر دے گا۔ اور اسلام کی تبلیغ کے لئے باوجود مخالف حالات کے کوئی نہ کوئی راہ نکل آویگی ان شاء اللہ تعالیٰ

فی الحال جاپان کے متعلق بعض امور کا تذکرہ کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ جاپانی زبان میں جاپان کو نپان (NIPPON) یا نیہان (NIHON) کہتے ہیں جس کا مطلب ہے سورج کا مبدا (Origin of the Sun) جاپانی رسم الخط میں NIHON یا NIPPON اس طرح لکھا جاتا ہے 日本 چین اور جاپان میں حروف کی بنیاد تصاویر پر ہے نہ کہ حروف تہجی (Alphabet) پر۔ سورج کی تصویر پہلے پہل ☉ اس شکل میں بنائی گئی۔ بعد میں بگڑتے بگڑتے اس کی شکل 日 یہ بن گئی منبع یا مبدا کے لئے درخت کی جڑھ کی شکل بنائی گئی ہے۔ پہلے پہل درخت کی شکل یہ تھی 🌳 پھر 木 ہوئی۔ اور درخت کی جڑھ کے لئے یہ 本 شکل اختیار کی گئی۔ بعد میں بگڑتے بگڑتے اس کی شکل یہ 本 رہ گئی۔ اور یہ لفظ جڑھ اور بنیاد کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ جاپانی زبان میں سورج کو "HI" "ہی" اور جڑھ کو "نے" "NE" کہتے ہیں۔ ان دونوں الفاظ کے ملاپ سے (NIHON) کا لفظ بنا۔

اب اس ایک مثال سے جاپانی زبان کے رسم الخط کو پڑھنے اور لکھنے میں جو مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان کا بھی اندازہ کسی قدر کیا جا سکتا ہے یوں تو ہر زبان میں ہزاروں لفظ روزمرہ کے استعمال میں لائے جاتے ہیں۔ اسی طرح جاپانی زبان میں بھی ہزاروں الفاظ کے لئے مختلف تصاویر کی بنا پر الفاظ بنائے گئے۔ اور انہیں روزمرہ کے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ اب وزارت تعلیم نے زبان میں آسانی پیدا کرنے کے لئے ایک حد مقرر کر دی ہے۔ تاکہ کتابیں اور اخبارات اس حد کے اندر اندر منظور شدہ الفاظ استعمال کریں۔ یہ حد ۱۸۵۰ الفاظ تک ہے۔ گویا ۱۸۵۰ الفاظ کی ایک فہرست وزارت تعلیم نے منظور فرمائی ہے۔ جس کی پابندی عام طور پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جاتی ہے۔ ان میں ۸۸۱ الفاظ جو زیادہ اہم سمجھے جاتے ہیں سکولوں میں چھٹی جماعت تک پڑھائے جاتے ہیں۔ باقی الفاظ اس سے اوپر کی جماعتوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔

جغرافیائی لحاظ سے ۳۱-۴۵ عرض بلد کے درمیان واقع ہے۔ جاپان ایک پہاڑی ملک ہے۔ جہاں آتش فشاں پہاڑ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ اسی وجہ سے گرم پانی کے چشمے بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔

آب وہوا کے لحاظ سے مندرجہ ذیل چار موسم ہوتے ہیں۔

بہار ۔ مارچ۔ اپریل۔ مئی
گرمی ۔ جون۔ جولائی۔ اگست
خزاں ۔ ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر
سردی ۔ دسمبر۔ جنوری۔ فروری۔

۔ جون میں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے۔
۔ ستمبر میں طوفان (Typhoon) آتے ہیں
۔ ٹوکیو میں جنوری۔ فروری اور مارچ میں کثرت سے برف پڑتی ہے۔ بعض دفعہ برفباری اپریل تک چلی جاتی ہے۔

جاپانیوں کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دیوتاؤں کے ملاپ سے پیدا ہوئے۔ اسی طرح جاپان کا ملک بھی خدائی تصرف سے نمودار ہوا خیال کیا جاتا ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگوں کا خیال ہے کہ موجودہ جاپانی نسل کے آباؤ اجداد کچھ تو پولینیشیا (Polynesia) سے جنوبی انڈونیشیا اور فلپائن سے ہوتے ہوئے جاپان میں آباد ہوئے تھے۔ اور کچھ منگولیا سے چین اور کوریا میں سے گزر کر آئے اور آباد ہوگئے شکل وشباہت اور طور وطریق کے لحاظ سے جاپانیوں میں ہم آہنگی اور یگانگت پائی جاتی ہے۔ جاپان کے اصل باشندوں کو آئنو (Ainus) کہا جاتا ہے۔ یہ آج کل جزیرہ ہکائڈو (Hokkaido) میں آباد ہیں۔ اس جزیرہ میں موجودہ جاپانیوں کے آباؤ اجداد نے جبراً انہیں دھکیل دیا تھا۔ لہذا وہ پناہ گزین کی صورت میں اس جزیرہ میں آکر آباد ہوگئے۔

جاپانیوں کا رہائش کا سٹینڈرڈ اگرچہ ابھی تک مغربی یورپین لوگوں کے سٹینڈرڈ تک نہیں پہنچا۔ مگر ایشیائی لوگوں کے سٹینڈرڈ سے سب سے اونچا ہے۔ جاپان میں اوسط آمدنی فی کس $180 ڈالر ماہوار ہے۔ اور تقریباً ہر گھر میں ٹیلی ویژن سیٹ۔ کپڑے دھونے کی مشین اور ریفریجریٹر اور دوسرے آسائش کے سامان موجود ہیں۔

دوسری جنگ عظیم کے اختتام پر یہ خیال کیا جاتا تھا۔ کہ جاپان اپنی کھوئی عظمت واپس نہیں حاصل کرسکے گا۔ مگر لوگوں کی حیرت کی انتہا نہیں رہی۔ جبکہ انہوں نے دیکھا کہ جاپان جنگ عظیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے پہلے کی عظمت سے کہیں زیادہ عظمت ہر لحاظ سے حاصل کر چکا ہے۔

ملک میں ملازمتیں اتنی زیادہ ہیں کہ کمپنیوں کو بعض دفعہ پورے کارندے نہیں ملتے۔ خوراک کے لحاظ سے جاپان اپنے ملک کے لئے خود خوراک مہیا کر سکتا ہے۔ لوگ زیادہ تر چاول اور مچھلی کھاتے ہیں۔ جنگ عظیم کے بعد ڈبل روٹی۔ گوشت اور دودھ وغیرہ کا استعمال زیادہ کرنے کی وجہ سے نئی نسل کے قد حیرت انگیز طور پر بڑھ گئے۔

جاپانی بچوں سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں۔ اس لئے اکثر بچے خراب ہو جاتے ہیں۔

تعلیم۔ طرز تعلیم امریکہ میں رائج طرز تعلیم کی نقل ہے۔ پرائمری سکول میں چھ سال تک تعلیم دی جاتی ہے اور مڈل سکول میں تین سال تک اور ہائی سکول میں تین سال تک۔ پرائمری اور مڈل سکول میں تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے۔ جاپان میں ۳۰۰ جونیئر کالج ہیں۔ جہاں ہائی سکول کے بعد دو سال تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اور ۲۵ سے زائد سینئر کالج اور یونیورسٹیاں ہیں جہاں اعلیٰ تعلیم دی جاتی ہے۔

طرز حکومت

جاپان میں امریکہ اور برطانیہ کے طرز حکومت سے ملا جلا طرز حکومت اختیار کیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ (Diet) میں دو ایوان ہوتے ہیں۔

House of Representative.
House of Councillors

ہر دو ایوان امریکی کانگرس کی طرز پر اپنی کمیٹیوں کے ساتھ کام کرتا ہے۔ لوئر ہاؤس کی ۴۶۷ نشستیں ہیں۔ اور اپر ہاؤس کی ۲۵۰۔ وزیر اعظم کا انتخاب لوئر ہاؤس کرتا ہے۔ اور برطانیہ کے طریق کار کی طرح وزیر اعظم اپنی کیبنٹ کے وزیر خود منتخب کرتا ہے۔ ملک کی حکومت وزیر اعظم اپنی مرضی سے ہی کرتا ہے۔ مگر اسے اپنی وزارت کے عرصہ میں لوئر ہاؤس کا اعتماد حاصل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

پارلیمنٹ میں مندرجہ ذیل پارٹیوں کو نمائندگی حاصل ہے۔

۱۔ لبرل ڈیماکریٹک
۲۔ سوشلسٹ
۳۔ ڈیماکریٹک سوشلسٹ
۴۔ کمیونسٹ

نمبر ۱ پارٹی کو اکثریت حاصل ہے۔ اسی وجہ سے یہ پارٹی حکومت کر رہی ہے۔ دوسرے درجہ پر نمبر ۲ پارٹی اور تیسرے درجہ پر نمبر ۳ پارٹی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کی نمائندگی برائے نام ہے

جاپان میں پھول بکثرت پیدا ہوتے ہیں جاپانی کچھ پھولوں سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ IKEBANA یا پھولوں کی ترتیب جاپانیوں کے تمدن کی ایک خصوصیت ہے۔ پھولوں کی ترتیب کے ۳ ہزار سے لے کر ۴ ہزار تک مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طریق رائج ہیں۔ پھولوں کی ترتیب باقاعدہ سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔

چانویو۔ ایک چسکے کی رسم ہے۔ چائے پینے کا رواج آٹھویں صدی عیسوی سے شروع ہوا تھا۔ چانویو ایک خاص طریق سے چائے پینے کی رسم کا رواج سولہویں صدی میں ہوا۔ اس رسم کو دیکھنے کا غیر ملکی زائرین میں زیادہ اشتیاق پایا جاتا ہے

آرٹ۔ جاپانی آرٹ کے دلدادہ ہیں۔ ان کے آرٹ کا سب سے زیادہ مظاہرہ بدھ کے بتوں کی شکل میں نمودار ہوا۔ بدھ چین سے کوریا کے ذریعہ پانچویں صدی عیسوی کے وسط میں جاپان میں پہلی مرتبہ آیا۔ اس کے بعد ایک ہزار سال میں بدھ کے بتوں کے بنانے کا آرٹ اپنے کمال کو پہنچا۔

جاپان ایک نہایت خوبصورت ملک ہے ہر قسم کے دلکش قدرتی مناظر بکثرت پائے جاتے ہیں۔ جیسے یہ ملک خوبصورت ہے اس کے باشندے بھی خوبصورت ہیں۔ پست قد۔ سفید اور گول چہرے آنکھیں ٹوپی دار۔ لباس عمدہ۔ مکان اکثر چھوٹے چھوٹے مگر صاف ستھرے۔ مرد اور عورت عموماً یورپین لباس میں ملبوس۔ مگر گاہے گاہے جاپانی لباس جسے Kimono کہتے ہیں بھی پہنا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں جس طرح برقعہ کے اوپر کا حصہ چھوڑ کر جو ٹخنوں تک لمبا کوٹ ہوتا ہے۔ اسی طرح کا جاپانی (Kimono) ہوتا ہے مگر اس کے بازو بہت کھلے کھلے ہوتے ہیں عورتوں کے لباس میں پیٹھ پر غالباً چادر بندھی ہوئی چوڑی پیٹی کے اندر سلی ہوئی دکھائی دیتی ہے یہ لباس مردوں اور عورتوں کو بہت خوبصورت لگتا ہے۔ عام طور پر نیشنل تہواروں کے موقعہ پر پہنا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں اگر کہا جائے کہ ان کا لباس عربوں کے لباس سے ملتا جلتا ہے تو یہ بھی درست معلوم ہوتا ہے۔

ریلوے کا سسٹم دنیا بھر میں اوّل نمبر پر ہے ٹوکیو سے اوساکا تک Super express ۳۵ اور ۴۰ Limited Express ٹرینیں چلتی ہیں۔ ٹرینوں کا ملک بھر میں ایک جال پھیلا ہوا ہے۔

ٹوکیو۔ اوساکا اور ناگویا میں علاوہ ٹرینوں کے Sub way system بھی رائج ہے۔ ایک ٹرین کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری منٹ منٹ کے وقفہ کے بعد آتی جاتی رہتی ہیں۔ پھر بھی مسافر اتنے زیادہ ہوتے ہیں کہ بعض اوقات جس طرح روئی کے گالے بوریوں میں دبا دبا کر ڈالے جاتے ہیں۔ اسی طرح مسافر دبے دبائے کچھ سیٹوں پر بیٹھے ہوئے اکثر کھڑے کھڑے سفر کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ اتنی تنگی کے باوجود کوئی شخص اُف نہیں کرتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریلوے اور Subway کے علاوہ سٹریٹ کاریں بسیں اور ٹیکسیاں بھی کثرت سے چلتی ہیں۔ جاپان میں قدرتی مناظر کے علاوہ تاریخی اور مذہبی لحاظ سے کئی جگہیں قابل دید ہیں۔ مضمون طبعاً لمبا ہو گیا ہے۔ ان کی فہرست چھوڑ دی جاتی ہے۔ مگر غیر ملکی زائرین انہیں دیکھنے کے لئے ہر سال آتے ہیں۔

اگلے سال ۱۹۷۰ء میں (تجارتی میلہ) کا انعقاد اوساکا میں ہو رہا ہے۔ جس میں شرکت کے لئے دنیا بھر کے تاجر آئیں گے اور اپنی اپنی مصنوعات کی نمائش کریں گے۔

مذہب۔ جاپان میں تین بڑے مذاہب پائے جاتے ہیں

(۱) شنتوازم (۲) بدھ ازم (۳) عیسائیت (Christianity) بدھ ازم اور عیسائیت باہر کے ملکوں سے جاپان میں آئے لیکن شنتوازم جاپانیوں کا ملکی مذہب ہے

شنتو (SHINTO) کا مطلب ہے دیوتاؤں کے طریق۔ شنتوازم قدیم جاپان میں رائج ہے۔ اس مذہب کے پیرو قدرت کے پجاری ہیں۔ اور اپنے آباء و اجداد کی پوجا کرتے ہیں۔ مشہور جنگی لیڈر دل اور وفادار رعایا کے کارہائے نمایاں کی بدولت ان کی اپنے دستور کے مطابق پرستش کرتے ہیں۔ بدھ ازم کے کئی فرقے پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے سوکا گکائی Soka Gakkai کافی ترقی پر ہے۔ یہ اپنے آپ کو سینٹ نشرین کے پیروکار کہتے ہیں۔ ۱۹۵۱ء میں ان کی تعداد ۲۵۰۰۰ تھی۔ مگر ۱۹۶۴ء میں ان کی تعداد ایک کروڑ تک ہو گئی۔ اگرچہ یہ اپنے آپ کو بدھ کہتے ہیں مگر اس فرقہ کو نئے مذہب سے تعبیر کیا جاتا ہے

Christianity عیسائیت فرانسس زیویر Francis Xavier کے ذریعہ سے ۱۵۴۹ میں جاپان کے اندر نمودار ہوئی۔ ایک صدی میں تین لاکھ کے قریب جاپانیوں کو عیسائی بنایا گیا۔ اور ۲۵۰ کے قریب کلیسا تعمیر کئے گئے۔ یہ سب کے سب رومن کیتھولک کے کلیسا تھے۔ ۱۶۳۷ء میں عیسائیت کے مذہب پر پابندی لگا دی گئی۔ ۱۸۵۸ء میں جاپان نے فیصلہ کیا کہ وہ دوسرے ممالک سے رابطہ قائم کرے۔ اس سال امریکہ کے ساتھ معاہدہ ہوا۔ اور ۱۸۵۹ء میں عیسائی مبلغین پھر جاپان میں دوبارہ آ گئے۔ اور عیسائیت کی تبلیغ زور شور سے ہونے لگی۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد عیسائیت کی تبلیغ کے لئے میدان اور بھی زیادہ صاف ہو گیا۔ اور مشنریوں کالجوں۔ ہسپتالوں اور دیگر ہر ممکن ذریعہ سے عیسائیت کا پرچار ہو رہا ہے۔

درحقیقت اگر غور سے دیکھا جائے تو جاپان میں زیادہ تر لامذہبیت اور دہریت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دور دورہ ہے۔ کیا انفرادی طور پر اور کیا قومی طور پر دنیا کمانا اور دنیا میں ترقی کرنا ہی اصل مقصود سمجھا جاتا ہے۔ شراب کا کثرت سے استعمال کیا جاتا ہے اور جوا کھیلنے کی طرف نوجوانوں کی توجہ زیادہ رہتی ہے۔ جگہ جگہ پنکو کی عمارتیں ہیں جہاں مشینیں فٹ کی ہوئی ہیں۔ اور لڑکوں اور لڑکیوں سے دن رات یہ عمارتیں بھری رہتی ہیں۔ ان مشینوں کے ذریعہ کھیلنے والے اس امید سے کہ انہیں زیادہ رقم ملے گی کچھ رقوم لگاتے ہیں۔ اور پھر دن بھر کھیلتے رہتے ہیں۔ میرا خیال ہے وہ اکثر ہار کر آجاتے ہیں اور جو روپیہ وہ لگاتے ہیں پنکو کی عمارتوں کے مالکوں کو ملتا رہتا ہے۔ اسی طرح جگہ جگہ لاٹری کے ٹکٹ فروخت ہوتے رہتے ہیں۔ انہیں بھی لوگ کثرت سے خریدتے رہتے ہیں۔ مگر باوجود ان خرابیوں کے صنعتی لحاظ سے جاپان ایک نہایت ہی ترقی یافتہ ملک سمجھا جاتا ہے۔ اقتصادی لحاظ سے بھی اس نے نمایاں ترقی کی ہے۔ جرمن کے Mark کے بعد Yen آج دوسرے نمبر پر ہے۔

سو اس عجیب و غریب ملک میں اللہ تعالیٰ کے نام پر توکل کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت یا حقیقی اسلام کے مشن کی بنیاد رکھی ہے۔ وسائل کے لحاظ سے ہماری مثال ایک ذرہ کے برابر ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے جسمانی ذرہ کے اندر بھی خدا تعالیٰ نے بے انتہا طاقتیں مخفی کر رکھی ہیں۔ جن کا اظہار اس زمانہ میں ایٹم بم کے ذریعہ سے ہو رہا ہے۔ اس طریق سے اللہ تعالیٰ نے اس روحانی ذرہ میں بھی یقیناً بے انتہا طاقتیں مخفی کر رکھی ہیں جن کا اظہار انشاء اللہ اپنے وقت پر ہو گا۔ لہذا ہمیں ناامید نہیں ہونا چاہیئے۔ عیسائیت اور دجالیت کے بت کا پاش پاش ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ اور اسلام کے غلبہ اور اقتدار کے لئے خدا تعالیٰ کی تقدیر حرکت میں آچکی ہے۔ اور اس کے فرشتے خود ہی دلوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ خدائی وعدوں پر ہمیں کامل ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس طرح افریقہ اور دوسرے ممالک میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں میں عظیم الشان برکت ڈالی اور حیرت انگیز کامیابیوں سے سرفراز کیا۔ اسی طرح انشاء اللہ ایک دن جاپان میں بھی اپنی قدرت نمائی کرے گی اور باوجود ہماری بے سروسامانی کے خود ہی غیب سے اسلام اور احمدیت کی ترقی کے سامان پیدا کر دے گا۔ دعاؤں کی بڑی ضرورت ہے۔ لہذا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور احباب کرام سے نہایت عاجزانہ گزارش ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ جاپان مشن کو معجزانہ طور پر دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ آمین

پریس کی آواز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے سب سے زیادہ چھپنے والے اخبار ڈیلی ٹائمز نے اپنی ۲۳ فروری ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں درج ذیل خبر کو نمایاں کرکے شائع کیا۔

"بشپ اے بی آکی یمیلے
(A. B. Akinyele)
جو کہ ابادان ڈائیوسیس (عیسائیت کے علاقہ داری تقسیم کا ایک حصہ) کے انچارج ہیں۔ انہوں نے انگلیکن تنظیموں کو تنبیہہ کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ میں عیسائیت کو اس رنگ میں پیش کریں کہ اسلام میں افریقنوں کو اپنی مذہبی تسکین کے سامان نظر نہ آئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اسلام نہایت شدت کے ساتھ اس بات میں کوشاں ہے۔ کہ مغربی افریقہ کے مذہب کے طور پر قبول کر لیا جائے (یعنی سارے مغربی افریقہ کا یہی مذہب ہو جائے) اور کہ انہوں نے ایک سے زیادہ ڈائیوسس سے سنا ہے کہ اسلام بہت زیادہ ترقی کر رہا ہے۔

— نائیجیریا کے کیتھولک عیسائیوں کے اخبار کیتھولک ہیرلڈ نے اپنی ۱۳ مئی ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں اپنے اداریہ میں لکھا:۔

"ہم غیر کیتھولک عیسائیوں کی نمائندگی تو نہیں کرتے۔ لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اگرچہ تعداد میں نہایت اچھا اضافہ ہوا ہے۔ اور تعلیمی میدان میں بھی بہت کامیابی ہوئی ہے۔ نائیجیریا میں کیتھولک چرچ نے جو نہیں پکڑی۔ ستر سال تک عیسائیت کی تبلیغ کے بعد یہ اعتراف تاسف کا باعث ہے۔

— احمدیہ جماعت کے چیلنج کے جواب میں انگلیکن عیسائیوں نے جو کچھ کہا وہ ڈیلی ٹائمز کی ۱۱ جون ۱۹۵۵ء کی اشاعت میں ان الفاظ میں چھپا۔

مسلمانوں کی طرف سے دی گئی دعوت مناظرہ کو قبول نہ کرتے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سناڈ (Synod) نے
کہا کہ حقیقتاً عیسائیت کوئی ایسا
مذہب نہیں۔ جس کو دلائل سے ثابت
کیا جاسکے۔ بلکہ یہ ایک طریق حیات
ہے۔ چیلنج کو قبول کرنے سے دلیل بازی
کو بے وجہ طوالت ملے گی اور تعلقات
خراب ہوں گے۔ سناڈ ان باتوں
سے نفرت کرتی ہے۔"

— سوئٹزرلینڈ کے جرمن زبان کے ایک اخبار
فریڈنکر (Freidenker) نے لکھا۔
اگرچہ عیسائی اکثر ایسی باتیں کرتے ہیں
جن سے خود اعتمادی کا اظہار ہو۔ لیکن
عیسائی تنظیمیں اپنی پریشانیوں سے چھٹکارا
حاصل نہیں کر پاتیں کہ پرانی پریشانیوں
کے ساتھ ساتھ نئی پریشانیاں بھی پیدا
ہوتی رہتی ہیں۔ اور نئی پریشانیوں
میں سے نیا اسلام بھی ہے یا یوں کہہ
لیجئے کہ اسلام جو حقیقی طور پر جارحیت
کا مرتکب رہا ہے (یعنی نہ در شور سے
تبلیغ کر رہا ہے۔ مترجم)
ہم حیرانگی سے تاریخ پر غور کرتے ہیں
جب گزشتہ صدیوں میں اسلام نے
مشرق سے بالکان کی راہ آگے بڑھنا
شروع کیا تھا اور وی آنا تک پہنچ
گیا تھا۔ جب یہ مغرب میں شمالی افریقہ
اور سپین اور پائرینیس (Pyrenees)
کی طرف بڑھتے ہوئے فرانس کے دل
(مرکز) تک پہنچ گیا تھا بلکہ ولوئی (سوئٹزرلینڈ)
تک پہنچ گیا تھا۔ جب اس نے عیسائی
یورپ کو مغرب اور مشرق کی طرف سے
اپنے پنجہ میں دبوچ لیا تھا۔
کیا اب پھر کوئی ایسا خطرہ ہے (جیسا
کہ پہلے تھا) جسے ترکش ہنگامی صورت
یا ترکش خطرہ کہا جاسکے۔ نہیں یہ
بات تو نہیں اس وقت کوئی مسلمان دشمن
فوج ایسی نہیں ہے جو خنجر ہاتھ میں لئے
یورپ پر حملہ آور ہو رہی ہو۔ اب حملہ
کے ہتھیار زیادہ نازک اور لطیف ہو گئے
ہیں لیکن حملہ کی شدت میں خنجر سے کسی
طرح کم نہیں ہیں۔ اس وقت اسلام کا
خطرہ اس تبلیغ میں چھپا ہوا ہے۔ جو
ایشیا اور افریقہ کے ممالک میں مسلم
مشنوں کی طرف سے ہو رہی ہے اسلام
کا مشن ان دو براعظموں میں روز بروز
زیادہ مضبوطی سے پاؤں گاڑتا چلا جا رہا
ہے۔ اور اس کی مساعی میں زیادہ شدت
پیدا ہو رہی ہے حقیقتاً یہ ایسی وہ
علاقے جہاں اسلام (کی تبلیغ) سے
عیسائیوں کا کام مشکل سے مشکل تر
ہوتا چلا رہا ہے۔ اور عیسائیوں کی زندگی

تلخ ہو رہی ہے۔
لیکن اسلام ان تبلیغی فتوحات سے
پوری طرح مطمئن نہیں ہے۔ یہ نہایت
دلیرانہ طور پر عیسائی یورپ کے دل
کی طرف بڑھ رہا ہے اور یہاں بھی
تبلیغی مساعی میں مصروف ہے۔ ہمارے
اپنے درمیان عیسائی چرچ بہت ہی زیادہ
پریشان ہے۔ اور محسوس کرتا ہے کہ اب
ایک چیلنج آپڑا ہے۔

— جب سیرالیون میں احمدیہ جماعت کی طرف سے
پہلے ڈاکٹر احمدیہ "ڈسپنسری کھولنے کے لئے تشریف
لے گئے۔ تو ورلڈ کرسچن ڈائجسٹ" میں سیل نارتھ
کوٹ نے اپنے ایک مضمون میں تحریر کی۔

"جس روز میں سیرالیون سے روانہ ہوا
اسلام کے مشنری ڈاکٹر وہاں پہنچے تھے
ان کی آمد کی خبر کو اخبارات نے صرف
چند سطری خبر کے طور پر شائع کیا۔ جہاں
تک مجھے معلوم ہے اس خبر کی وجہ سے
کسی عیسائی لیڈر کی ایک رات کی نیند
بھی حرام نہیں ہوئی۔ لیکن جہاں تک
میرا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ نشاۃ
اسلام کی یہ ایک علامت ہے اور اس
بات کی دلیل کہ اسلام کی تبلیغی رَو میں
عیسائی مشنوں کی بعض خصوصیات شامل
ہونا شروع ہو گئی ہیں۔ اسلامی میڈیکل مشن

یہ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ احمدیہ جماعت
کی خاص سوچی سمجھی سکیم کا نتیجہ ہے۔
اور یہی وہ جماعت ہے جو مغربی افریقہ
میں اسلام کی ترقی کے لئے کوشاں ہے۔"

— ہاؤسٹن اپنی کتاب "انسان کے مذاہب" میں
لکھتے ہیں:

"بعض مذاہب جن کا اس کتاب میں
ذکر ہے۔ ان کے متعلق ہمیں یہ اقرار
کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ مر رہے ہیں اور
ختم ہو رہے ہیں لیکن اسلام ان سے
بالکل مختلف ہے۔ عظیم مذاہب میں
سے یہ سب سے کم عمر مذہب اب پھر
جوانی کی طاقت اور جذبے کے ساتھ
کروٹ لے رہا ہے۔
ان جگہوں میں جہاں اسلام اور عیسائیت
کا آپس میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ اسلام
عیسائیت کے مقابلہ میں دس گنا زیادہ
لوگوں کو اپنے حلقہ میں شامل کرتا ہے۔"

مسابقت کی رُوح ایمان کی علامت ہے

"ہر وہ شخص جس نے تحریکِ جدید میں
حصہ لیا اس کا ایمان اس سے مطالبہ
کرتا ہے کہ وہ اپنا وعدہ عمدگی سے
ادا کرے اور وعدے کو جلد سے
جلد پورا کرے" (ارشاد المصلح الموعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارروانِ اسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام دنیا کے ہر حصہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ اور اسلام کی تعلیمات سے لوگوں کو روشناس کرا کے انہیں آستانۂ الوہیت پر سربسجود کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ ان خدام دین کی کوششیں پھل لا رہی ہیں۔ اور احمدیت کے ذریعہ اسلام کا جھنڈا ہر جگہ بلند سے بلند تر ہو رہا ہے۔

چند ایک مشنوں کے کوائف درج ذیل ہیں۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۔ ماریشس

— ہمارا تعلیم الاسلام احمدیہ کالج روز ہل میں تیار ہی ہے۔ اگلے سال ۷۰ء میں Senior Cambridge کے طلباء تیار کرے گا انشاء اللہ۔ علاوہ ازیں دس Evening Schools ہیں۔ جن میں تنخواہ دار استاد قرآن مجید عربی اور اردو پڑھاتے ہیں۔ مشن ہاؤس میں عربی کی کلاس ہفتہ وار ہو رہی ہے

— مسجد مبارک مونتائیں بلانش کی تکمیل ہوئی ہے منارۃ المسیح بھی وہاں بنایا ہے۔ جو سارے گاؤں کو روشنی دیتا ہے۔

— احمدیہ مسلم مشن ہاؤس دو منزلہ تیار ہوا ہے۔ اس کا اندازہ ستر ہزار روپے کا تھا۔ مگر وقار عمل کی وجہ سے ۳۵/۴۰ ہزار تک ہو گیا ہے الحمد للہ

— حضرت المصلح الموعود کی معرکۃ الآراء کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" نہایت شاندار رنگ میں طبع ہوئی ہے۔ جو ماریشس کی آزادی کی پہلی سالگرہ کے موقعہ پر آئی۔ اور وزیر اعظم کا پیغام ۱۲۰ صفحات بھی شامل ہے۔

— دوسری کتاب "کامیابی کی راہیں" کی چار جلدیں فرانسیسی زبان میں مکمل ہوئی ہیں باتصویر عمدہ کاغذ اور طباعت میں خوبصورت ہے ۳۲۰ صفحات

— احمدیت کا پیغام کا ترجمہ بھی اس سال شائع ہوا۔ ۶۰ صفحات

— اسلام زمانہ کی ضرورت کو پورا کرتا ہے کا ترجمہ بھی ۵۰۰۰ شائع ہوا۔ ۲۰ صفحات

— امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ بھی ۵۰۰۰ کی تعداد میں شائع ہوا۔ ۱۶ صفحات

— احادیث ریاض النبی کا ترجمہ بھی شائع ہوا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۸۰ صفحات

— "حضرت مسیح نئی تحقیق کی روشنی میں" ۵۰۰۰ شائع ہوا۔ ۲۰ صفحات

— میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں بھی ۵۰۰۰ شائع ہوا۔ ۱۴ صفحات

— وفات مسیح کا دوسرا ایڈیشن شائع ہوا ۱۰۰ صفحات

— پمفلٹ "حضرت مسیح موعودؑ کی آمد کی خوشخبری" ۵۰۰۰۰ کی تعداد میں شائع ہوا۔

— پمفلٹ ہمارے عقائد بھی ۵۰۰۰۰ شائع ہوا۔

— اخبار Le Message کا خدام نمبر باتصویر ۶۰ صفحات کا شائع ہوا۔ فرانسیسی زبان میں خدام الاحمدیہ کے متعلق کافی معلومات بھری ہیں۔

یہ سب کتب فرانسیسی زبان میں ہیں

— فارموسا کے نائب وزیر خارجہ کی آمد پر ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔

Economique Commission for Africa کی کانفرنس کے موقعہ پر ۳۰ نمائندگان (افریقن) کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا اور اکثروں سے ملاقاتیں بھی کیں۔

— چائے برآمد کرنے والے ملکوں کی کانفرنس میں آنے والے ۳۶ نمائندگان کو ملا۔ اور لٹریچر پیش کیا۔

— مقامی آدمی کے بشپ بننے پر ایک جشن ہوا جس میں مدغاسکر Dehli Reminiscence اور سنگاپور سے بڑے بڑے پادری آئے۔ ان سب کو احمدیہ مسلم مشن سے متعارف کروایا۔

— ہمارے مشن سے تعلق رکھنے والا اس سال کا اہم واقعہ Religious Leaders day 14th Aug 69 تھا۔ جو اس وسیع پیمانہ پر ہوا کہ اس نے اہل ماریشس کو ہلا دیا۔ گورنر جنرل وزیر اعظم۔ سفیر کیتھولک بشپ۔ ہندو پنڈت اور سرکاری اور غیر سرکاری لوگوں کی کثرت۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کی باری آتی ہے۔ جو پہلی بار دو دن کے لئے ہوا۔ تیسرا درجہ خدام کے کیمپ اور لجنہ ڈے کا ہے۔

اس وقت ماریشس میں دو پاکستانی مبلغ۔ دو لوکل مبلغ۔ دس معلم۔ ۵ مقامی ٹیچر کام کر رہے ہیں

— ۱۹۲۳ء کے بعد اللہ تعالیٰ نے ۱۹۶۹ء میں ماریشس مشن کو دو پاکستانی مبلغ دیئے ہیں۔ محمد اسمٰعیل منیر

جزائر فجی

— اس سال جماعت احمدیہ کا پہلا پرائمری سکول لٹوکا میں تاوا کومبو کے مقام پر جاری کیا گیا۔ اور محکمہ تعلیم کے پلان کے مطابق ایک حصہ کی تعمیر کی توفیق جماعت احمدیہ کو بفضلہ ملی۔ اس سکول کے لئے سرکار سے آٹھ ایکڑ زمین حال ہی میں حاصل کی گئی تھی۔ اس ادارہ میں ہر قوم و مذہب کے طلبہ اور طالبات زیر تعلیم ہیں بلکہ جگہ کی تنگی محسوس ہو رہی ہے۔ سرکاری گرانٹ کے لئے درخواست دے دی گئی ہے۔ مدرسہ میں اردو اور عربی پڑھانے کا انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— اس سال ۱۵/۶۹ کو ناندی کے مقام آبادی کے اندر دو منزلہ مسجد کی عمارت کی بنیاد خاکسار نے رکھی یہ عمارت دو منزلہ ہوگی۔ اوپر کے حصہ میں مسجد اور نیچے کے حصہ میں لائبریری۔ مشن ہاؤس۔ مشنری کے کوارٹرز اور مہمان خانہ ہوں گے۔ عمارت پر تقریباً پچاس ہزار روپیہ کے زائد خرچ ہوں گے۔ احباب بڑی اخلاص اور محبت سے وقار عمل کرتے ہیں۔ چونکہ ناندی کے مقام پر فجی کا بین الاقوامی ہوائی مستقر ہے۔ اس لئے اس عمارت کو سیاحوں کے لئے پُرکشش بنانے کا پروگرام ہے۔ تاکہ تبلیغ دور دور تک پھیلائی جاسکے۔

— اس سال عزت مآب گورنر صاحب سے ملاقات کی۔ جماعت سے تعارف کرایا۔ اور انگریزی ترجمہ قرآن شریف لائف آف محمد۔ ہمارے بیرونی مشنز انگریزی ٹیچنگز آف اسلام بطور تحفہ پیش کیں۔ جس کا انہوں نے شکریہ ادا کیا اور گورنمنٹ ہاؤس کی لائبریری میں ان کو رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جنوبی بحرالکاہل کے جزائر کی سب سے بڑی یونیورسٹی سوا میں ہے۔ وہاں بھی کتب رکھیں اور وائس چانسلر سے مکرم جماعت سے تعارف کرایا اور تبلیغ کی اور ایک نسخہ ٹیچنگز آف اسلام کا دیا۔ اس سال یہاں کی مشہور ڈیرک انسٹی ٹیوٹ کی دو طالبات اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے مشن ہاؤس میں آئیں۔ ان کے ساتھ دو سفید فام ٹیچرز بھی تھیں۔ علاوہ ازیں سال کے دوران دو سفید فام پادری ایک کیتھولک اور ایک کیتھڈرل چرچ سے متعلق ہے اور تیسرا مقامی حبشی النسل میتھوڈسٹ پادری تھا۔ اکٹھے آئے اور پونے دو گھنٹے تک اسلام اور عیسائیت پر گفتگو کرتے رہے۔ ان کو Black's Medical Dictionary کے ۱۹۶۸ء ایڈیشن سے نکال کر دکھایا کہ موت کے بعد اگر جلد کو کاٹا جائے۔ یا کسی خون کی رگ کو چیرا جائے تب بھی خون نہیں بہتا۔ یہ پڑھ کر تینوں پادری خاصی دیر بالکل خاموش رہے۔ یہاں کے میتھوڈسٹ چرچ (ڈڈلی چرچ) میں پادری صاحب نے خاکسار کا لیکچر اسلام پر کرایا۔ اور سوال و جواب کا سلسلہ وغیرہ پونے گھنٹے تک جاری رہا۔ ایک تقریر میتھوڈسٹ سکول کے طلبہ کے سامنے ان کی درخواست پر خاکسار نے کی۔ اور اس طرح پہلی مرتبہ یہاں میتھوڈسٹ میں اس قدر تبلیغ کرنے کی موقعہ میسر آیا۔

— اس سال میں جب سے یہاں جماعت قائم ہوئی ہے۔ پہلا موقعہ ہے کہ یہاں کے چھ طلباء بغرض حصول تعلیم دینیہ بطور واقفینِ زندگی ان کے خرچ پر یہاں سے کراچی تک ہوائی جہاز کے کرائے اور تیاری پر ایک آدمی پر ۳۰۰ روپے خرچ ہونے ہیں) حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں تربیت بھجوائے گئے۔ ان میں سے ایک نے قرآن شریف حفظ کرنا ہے پس اس دور دراز کے چھوٹے سے علاقہ میں جہاں حسن قائم ہوئے سات آٹھ سال ہوئے ہیں۔ اتنی تعداد کا زندگی وقف کرکے ربوہ اپنے خرچ پر بھیجنا اس سال کا نہایت ہی اہم اور مثالی واقعہ ہے

مزید برآں ایک نوجوان طالب علم کا وقف حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے منظور فرمالیا ہے۔ اور ایک کی درخواست حضور کے پاس ارسال ہو چکی ہے۔ اور ایک تیسرے نوجوان طالب علم کے والد نے ارادہ ظاہر کیا ہے کہ وہ اپنے لڑکے وقف کر کے ربوہ بھجیں گے الحمدللہ علیٰ ذالک۔

— فیجی میں اس وقت ایک پاکستانی مبلغ (خاکسار سید ظہور احمد شاہ) اور ایک آنریری مبلغ اور واقف زندگی (محمد حنیف کویا صاحب) ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غانا (مغربی افریقہ)

— دوران سال ایک نیا سکنڈری سکول Asokori Ashanti میں جاری کیا گیا۔ چار نئے مڈل سکول جاری کئے گئے یعنی

Esiam — Central Region
Bedum — Do "
Asokori — Ashanti "
NKAWKAW — Eastern "

— تقریباً تمام مشنوں میں دینی تعلیم کا انتظام ہے۔ سالٹ پانڈ مشن ہاؤس میں خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ناظرہ القرآن اور قرآن کریم پڑھاتی ہیں۔ اس کلاس میں ۲۵ لڑکے اور لڑکیاں پڑھتی ہیں۔ آٹھ لڑکے اور لڑکیاں اہلیہ صاحبہ سے ناظرہ القرآن پڑھنے کے بعد قرآن کریم ناظرہ بھی ختم کر چکے ہیں۔ دس بچے ناظرہ القرآن کے بعد قرآن کریم ناظرہ پڑھ رہے ہیں۔ علاوہ ازیں مسجد میں بھی بالغ افراد کی دینی تعلیم کا انتظام ہے۔

— قابل ذکر نئی مسجد بطرز سالٹ پانڈ مسجد بمونگ اکے نویں Techiman مقام پر زیر تعمیر ہے۔ جس پر ۶۵۰۰ NG کا اندازہ خرچ ہے اس مسجد کی تعمیر انشاء اللہ دسمبر کے آخر تک ہو جائیگی اس مسجد کے متعلق خاص قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ ہمارے تین احمدی ممبران

MR. Ibrahim
Papa Ibrahim
Mr. Yunus

علی الترتیب تمام سمنٹ بلاکس۔ تمام تعمیر سامان لکڑی دروازے۔ کھڑکیاں وغیرہ اور تمام سامان چھت کے اخراجات برداشت کر رہے ہیں۔ اور ارد گرد کی جماعتیں باری باری وقار عمل کا بہترین نمونہ پیش کر رہی ہیں۔

— ڈاکٹر عمر خان صاحب ہیڈ آف دی زوالوجی ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی کالج کیپ کوسٹ سے خاکسار اور مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب کی ملاقات اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق گفتگو ہوئی۔ دیگر مبلغین کرام نے بھی مختلف شخصیتوں سے گفتگو کی ہوگی

— غانا مشن کا مجموعی طور پر اہم واقعہ تو سالانہ کانفرنس ہے۔ جس میں چھ ہزار کے قریب نفوس شامل ہوئے۔ حکومت غانا کے تین وزراء اطلاعات

مکانات اور زراعت نے بطور گیسٹ سپیکر یا صدارتی تقاریر
کیں۔ اور مشن کی مساعی کو سراہا۔ علاوہ ازیں الحاج
یعقوب نامی سابق غانا ہائی کمشنر نائیجیریا نے بھی
صدارتی تقریر کی۔ اس کانفرنس میں پہلی مرتبہ پاکستان
ہائی کمشنر مقیم غانا مکرم علی ارشد صاحب نے بھی
شرکت کی۔ اور ایک مکمل اجلاس کی کارروائی سنی۔
ممبران نے 7583 ؁ء کی خاص مالی قربانی پیش
کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ب۔ علاوہ ازیں سیکشنوں میں بھی مختلف اہم واقعات وقوع پذیر
ہوئے۔ مثلاً برونگ ایجوکیشن کی مجلس خدام الاحمدیہ
کا پہلا ریجنل اجتماع منعقدہ Techiman
نیز اس ریجن کی جماعت Fiapre میں احمدیہ وومن
سنٹر کا قیام جہاں دینی تعلیم کے علاوہ سلائی کڑھائی
وغیرہ کا بھی انتظام ہے

ج۔ اشانٹی میں احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی کی تقسیم
اتعامات کا انعقاد جس کی صدارت مکرم علی ارشد صاحب
پاکستان ہائی کمشنر مقیم غانا نے کی۔ اور الحاج ابوبکر
وزیر امور ریاست نے بطور گیسٹ سپیکر تقریر کی۔
اور لیڈی شاہ اشانٹی نے انعامات تقسیم کئے

د۔ یونیورسٹی غانا لیگون اکرا میں نزول قرآن کی
چودہ سو سالہ تقریب کے موقعہ پر الحاج مکرم مرزا لطف الرحمن
صاحب کا جلیغی لٹریچر خصوصاً تراجم قرآن کریم کی نمائش
کا انتظام ہے جسے مسلم سفرا اور ہائی کمشنر نے
سراہا۔

غانا مشن میں اچھے پاکستانی مبلغین (بشمولیت
پرنسپل مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ۔ مکرم مولوی
عبد اللطیف صاحب) اور ۲۴ مقامی مبلغ مختلف
کاموں پر متعین ہیں۔

مزید امور۔ غانا مشن میں ایک مشنری ٹریننگ کالج
چار سیکنڈری سکولز اور ایک عربی سکول اور ۳۶ پرائمری
اور مڈل سکول ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۷۸ مساجد
اور ۱۲ مشن ہاؤسز ہیں۔ مشن کا اخباری گائیڈنس
اپنے آٹھویں سال میں ہے۔ احمدیہ تعلیمی یونٹ حکومت
غانا کی وزارت تعلیم کا تسلیم شدہ واحد مسلم تعلیمی یونٹ
ہے۔ (عطاء اللہ کلیم)

یوگنڈا (مشرقی افریقہ)

اس سال یوگنڈا مشن نے پہلی دفعہ ایک زرعی
اور تجارتی شو پر جو حکومت نے جنجہ میں لگایا تھا۔
ایک سٹال لگایا تھا۔ جس کے نتیجہ میں ہزارہا لوگوں کو
مشن سے تعارف کا موقعہ ملا۔ تین دن ہم نے ۔۔ شوٹنگ
کا لٹریچر فروخت کیا۔ ہزارہا پمفلٹ تقسیم کئے۔ اور
مقامی زبانوں میں اپنے لاؤڈ سپیکر پر ہمارے
مقامی مبلغین نے تقاریر کیں۔ مولوی محمد شفیق صاحب
قیصر کو میں نے اس سٹال کا انچارج مقرر کیا تھا
جملہ انتظامات میں نے خود کئے تھے۔ مسیح اور اسلام
کے متعلق دو بورڈ سٹال کے دونوں جانب نمایاں
میں نظر آرہے ہیں۔

اس وقت یوگنڈا مشن کے ماتحت دو
پرائمری سکول نئے [illegible] کئے جا رہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مساکہ کے قریب جنجاڑے جگہ پر ہے۔ جس کے لئے اس سال ۴ ایکڑ زمین ہم نے خرید لی ہے۔ دوسرا جنجہ سے ۱۹ میل جانب مشرق بوسو جگہ میں ہے اول الذکر میں اس وقت کوئی تیس کے قریب طلباء ہیں۔ اور موخر الذکر میں اس وقت ۴۵ کے قریب طلباء ہیں۔

اس وقت جنجہ مشن میں تین طلباء دینی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ اور ایک مساکہ میں زیر تربیت ہے۔ بیٹا میں بھی ایک پرائمری سکول ہے۔ جو گزشتہ سال قائم کیا گیا تھا۔ اس کی عمارت اس سال نئی تعمیر ہو چکی ہے۔ اور طلباء کی تعداد ۳۵ ہے۔

بشیر ہائی سکول کمپالہ ہمارا سیکنڈری سکول ہے طلبہ کی تعداد ۳۵۰ کے لگ بھگ ہے گذشتہ سال ہم نے پہلی دفعہ اس سکول کے طلبہ کو سینئر کیمبرج کے امتحان کے لئے بھجوایا تھا اور نتیجہ ۶۲٫۵ رہا تھا۔

اس سال ہم نے تین نئی کتابیں پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کی ہیں۔ دو سواحیلی میں ہیں اور ایک لوگنڈی میں۔ سواحیلی میں پہلی دفعہ ادعیۃ القرآن شائع کی ہے اور دوسری کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بائیبل ہیں لوگنڈی زبان میں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف بھی پہلی دفعہ شائع کی گئی ہے جس کی ایک ایک کاپی سب شیوخ کو بطور تحفہ بھیجی گئی ہے۔ چوتھی کتاب اس جلسہ سالانہ سے پہلے انشاء اللہ العزیز شائع ہو جائے گی۔ یہ کتاب ادعیۃ القرآن بزبان لوگنڈی ہے۔

یوگنڈا کا ایک قابل ذکر واقعہ

یوگنڈا میں پوپ پال ششم کی آمد ہے جس کی آمد پر ہماری جماعت کے ایک وفد نے جو مکرم ڈاکٹر لال دین احمد صاحب مکرم ڈاکٹر مختار احمد صاحب اور مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر پر مشتمل تھا اسے جماعت کی طرف سے قرآن مجید کا ایک انگریزی مترجم نسخہ پیش کیا اور جنجہ سے اسے ٹیچنگز آف اسلام کا ایک نسخہ بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا۔ تبلیغ اسلام کا یہ شرف صرف ہماری جماعت کے حصہ میں ہی آیا فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یوگنڈا مشن میں اس وقت تین پاکستانی مبلغین کام کر رہے ہیں اور ان کے علاوہ ۷ افریقی مبلغین ہیں۔ (صوفی محمد اسحٰق)

گیمبیا (مغربی افریقہ)

اس سال حکومت سے باتھرسٹ میں ۱۷ ایکڑ زمین احمدیہ سیکنڈری سکول کے لئے حاصل کی گئی ہے۔

پریذیڈنٹ Zambia کو قرآن کریم اور بعض دیگر دینی کتب سلسلہ احمدیہ پیش کی گئیں۔

خاکسار کو حادثہ کار اور ایک احمدی بھائی کی شہادت نیز مرکزی احمدیہ مشن باتھرسٹ کی بنیاد و تعمیر اور خدا تعالیٰ کے فضل سے تکمیل والحمد للہ رب العالمین۔ چار پاکستانی (ان میں سے ایک احمدیہ میڈیکل مشنری) اور چار مقامی مبلغین، کل آٹھ مبلغین اللہم زد فزد۔ (خاکسار چوہدری محمد شریف انچارج احمدیہ مشن گیمبیا)

آئیوری کوسٹ (مغربی افریقہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام فرنچ عربک سکول مین گورنمنٹ معیار کے مطابق ایک پرائمری سکول ہے جو احمدیہ مسجد میں شروع کیا گیا ہے اس وقت پہلی دو کلاسیں ہیں اور ہر سال ایک ایک کلاس کا اضافہ ہوتا رہے گا۔ چھ کلاسیں ہو جانے پر پرائمری سکول مکمل ہو جائے گا دو فرنچ اساتذہ کے علاوہ ایک باقاعدہ پورے وقت کا عربک ٹیچر بھی ہے۔

مبلغین کلاس ۱۔ احمدیہ مبلغین کلاس میں پانچ نوجوان زیر تعلیم ٹریننگ اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کورس میں قرآن کریم ترجمہ و تفسیر، حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ سلسلہ کی عربک اور فرنچ کتب شامل ہیں مبلغین زیر تعلیم فرنچ اور عربک بولتے ہیں اور یہی دونوں زبانیں ذریعہ تعلیم ہیں۔

عربک سکول علاوہ ازیں مسجد میں ہی عام لوگوں کے لئے عربک سکول ہے جس میں دس کے قریب اصحاب تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

۲۔ احمدیہ مسجد ابیدجان: احمدیہ مسجد آبیدجان ابھی حال ہی میں مکمل ہوئی ہے۔ جو احمدیہ مشن کے کمپاؤنڈ کے اندر ہی ہے اس مسجد پر کل اندازاً دو لاکھ فرانک خرچ ہوا ہے۔ مسجد سے ملحقہ طلباء کے کمرے، مہمان خانہ، احمدیہ ریڈنگ روم اور لائبریری کے علاوہ مبلغ کا دفتر اور رہائشی کمرے ہیں۔

۳۔ احمدیہ مشن آبیدجان تقریباً ہر ماہ ایک ٹریکٹ شائع کرتا ہے۔ ہمارا لٹریچر دور دور تک جاتا ہے۔

۴۔ حکومت سرمالیہ کے خاص نمائندے سے ملاقات کر کے انہیں سلسلہ کی تبلیغ کی اور لٹریچر دیا۔ حکومت ہند کے سفیر جسونت سنگھ گونت سنگھ سے مل کر انہیں سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ وہ اس سے پہلے ارجنٹائن میں حکومت ہند کے سفیر رہ چکے ہیں اور مکرم مولانا رمضان علی صاحب سے ملاقات کا تذکرہ کرتے تھے۔

ملٹری ٹریننگ سکول آبیدجان کے کمانڈر سے مل کر انہیں سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ میں اس سکول کے مسلم طلباء کو ہفتہ وار اسلامی اسباق پڑھانے جاتا ہوں۔

گورنمنٹ ایجوکیشنل کالج آبیدجان کے پرنسپل سے ملا اور سلسلہ کا لٹریچر دیا اس کالج میں ہفتہ وار اسلامک کلاسز بڑے مسلم طلباء منعقد ہوتی ہیں۔

مسٹر لجیدی پریذیڈنٹ افریقن ڈویلپمنٹ بنک سے مل کر انہیں سلسلہ سے متعارف کرایا۔ یہ خرطوم کے رہنے والے ہیں اور سلسلہ کے مداحوں میں سے ہیں۔

۵۔ ۶۔ احمدیہ مشن آبیدجان میں ایک پاکستانی اور ایک لوکل مبلغ کام کر رہے ہیں

احمدیہ مشن اپر ولٹا میں ایک لوکل مبلغ زیر نگرانی احمدیہ مشن آبیدجان کام کر رہے ہیں۔

احمدیہ لٹریچر۔ اگرچہ فرنچ زبان میں اسلامی لٹریچر ابھی حال ہی میں تیار ہونا شروع ہوا ہے تاہم اس وقت احمدیہ مشن آبیدجان میں ۲۲ کتابوں کا سیٹ برائے فروخت و تقسیم موجود ہے۔ فرنچ ترجمہ قرآن امید ہے انشاء اللہ آئندہ سال کے اندر اندر فرنچ ترجمہ قرآن بھی طبع ہو جائے گا۔ (محمد افضل قریشی)

احمدیت اکنافِ عالم میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکسار کا موضوع تقریر "احمدیت اکناف عالم میں" ہے۔ آج سے پون صدی سے کچھ زیادہ عرصہ گزرا کہ قادیان کی گمنام بستی سے ایک بظاہر غیر معروف شخص نے دعویٰ کیا تھا کہ

"جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پاکر مجھے تبلیغ حق اور اصلاح کے لئے مامور فرمایا اور یہ زمانہ بھی ایسا تھا کہ اس دنیا کے لوگ تیرہویں صدی ہجری کو ختم کرکے چودھویں صدی کے سر پہ پہنچ گئے تھے تب میں نے اس کے حکم کی پابندی سے عام لوگوں میں بذریعہ تحریری اشتہارات اور تقریروں کے یہ ندا کرنی شروع کی اس صدی کے سر پہ جو خدا کی طرف سے تجدید دین کے لئے آنے والا تھا وہ میں ہی ہوں تا وہ ایمان جو زمین پر سے اُٹھ گیا ہے اس کو دوبارہ قائم کردوں۔ اور خدا سے قوت پاکر اس کے ہاتھوں کی کشش سے دُنیا کو صلاح اور تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں اور ان کی اعتقادی اور عملی غلطیوں کو دُور کردوں"

حضور علیہ السلام نے ایمان کے ساری دُنیا سے اُٹھ جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایمان کے دوبارہ قائم کرنے کے سلسلہ میں بھی یہی فرمایا کہ "دنیا کو صلاح، تقویٰ اور راستبازی کی طرف کھینچوں" گویا کہ حضور کی بعثت کا مقصد واضح الفاظ میں یہی تھا کہ ساری دنیا میں ایمان کو دوبارہ قائم کیا جائے اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو الہاماً فرمایا

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

حضور علیہ السلام نے اپنے پیغام کے دُنیا بھر میں پہنچنے اور اس کی قبولیت خداداد کے سلسلہ میں فرمایا:-

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دُنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(تذکرۃ الشہادتین)

اِس یقین سے پُر کیفیت کا اظہار حضور علیہ السلام نے ان الفاظ میں بھی فرمایا :۔

"اے تمام لوگو! سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حُجت اور بُرہان کی رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب کو اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی" (تذکرۃ الشہادتین)

جہاں تک خدا تعالےٰ کے پیغام کو دور دراز علاقوں میں پہنچانے کے جذبہ کا سوال ہے حضور فرماتے ہیں

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر گھر پھر کر خدا تعالےٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں۔ اور ہلاک ہونے والے شرک اور کفر سے جو دُنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالےٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں۔ اور اس تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جائیں"

اپنی جماعت کو دوسروں تک پیغام حق پہنچانے کی تلقین کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں :۔

"خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا اُن سب کو جو فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دُنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے" (الوصیت)

حضور علیہ السلام نے خود اس مقصد کی تکمیل کے لئے نہایت متضرعانہ دعائیں کیں۔ یہ دعائیں آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور عظمت کے ظاہر

ہونے کے لئے تھیں۔ چنانچہ جب حضور کو ان دعاؤں کی قبولیت کی اطلاع ملی تو حضور نے فرمایا:-

"اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف و رحیم محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و ادنیٰ و افضل و اتم ہے۔"

(اشتہار ۲۰ مارچ ۱۸۸۶ء)

اس سلسلہ میں مزید فرمایا:-

"اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہٖ و برکت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔"

حضور علیہ السلام کے ان الفاظ میں جس بابرکت روح کا ذکر ہے وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا مبارک وجود تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وجود بھی اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کا باعث تھا۔ چنانچہ حضور کی پیدائش کے بارے میں جو پیشگوئی (سبز اشتہار کی صورت میں) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع فرمائی تھی اس میں یہ الفاظ خاص طور پر قابل غور ہیں۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ ... ...

اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں اور جو چاہتا ہوں کرتا ہوں ——

نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک
شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت
پائیں گی۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

جو بیج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بویا تھا اور
جس کے متعلق فرمایا تھا کہ "میں تو ایک تخم ریزی کرنے
آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ
بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"
اس کے بڑھنے اور پھولنے کے لئے حضرت مصلح
موعود رضی اللہ عنہ نے دنیا بھر میں احمدیہ اسلامی مشنوں کا
جال پھیلا دیا۔ زمین کے کناروں تک خدا تعالیٰ کا پیغام
پہنچانے کے انتظام فرما دیئے جگہ جگہ مساجد تعمیر کروا دیں
قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع کروا کے
ساری دنیا میں پھیلا دیئے اسلامی لٹریچر کے انبار لگا دیئے
مختلف ممالک میں احمدیہ اسلامی مدارس قائم کروا دیئے۔ متعدد
زبانوں میں دنیا کے مختلف خطوں میں اخبار جاری کروا دیئے
ان تمام امور کی تفصیل بہت زیادہ وقت چاہتی ہے میں
نہایت اختصار کے ساتھ صرف اتنا کہوں گا کہ اس
وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے مشن مندرجہ
ذیل ممالک میں نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام کی
تبلیغ میں مصروف ہیں۔

انگلستان ہالینڈ۔ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی
سکنڈے نیویا سپین۔ نائجیریا۔ غانا۔ آئیوری کوسٹ
لائبیریا سیرالیون گیمبیا۔ کینیا۔ تنزانیہ
یوگنڈا جنوبی افریقہ۔ امریکہ کینیڈا۔ گیانا۔
ٹرینی ڈاڈ فجی جاپان انڈونیشیا۔ سنگاپور ملائشیا
سیلون۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں تو ان ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے
سینکڑوں مساجد ہماری جماعت کے ذریعہ تعمیر ہو چکی
ہیں لیکن یورپ کی بعض مساجد کو اس لئے بھی اہمیت
حاصل ہے کہ وہ صرف اور صرف احمدی مستورات ہی کے
چندہ سے تعمیر کی گئی ہیں۔ ایک وقت تھا کہ یورپین
لوگ دنیا میں پراپیگنڈہ کرتے تھے کہ اسلام کی تعلیم یہ
ہے کہ عورت روح سے عاری ہے لیکن اب ان کی
حیرانگی کی کوئی حد نہیں رہی کہ احمدی مسلمانوں نے یہ ثابت
کر دکھایا ہے کہ نہ صرف عورت میں اسیطرح روح ہے
جس طرح مرد میں بلکہ عورت کا دینی جذبہ مرد کے دینی جذبہ
سے کسی طرح کم نہیں۔

ہمارے متعدد مشن آج کل اپنے اخبارات و
رسائل شائع کر رہے ہیں ان میں سے بعض ماہنامے
ہیں بعض پندرہ روزہ، اور ایک ——— جو کہ
نائجیریا سے شائع ہوتا ہے ——— ہفتہ وار بھی۔
یہ تمام اخبارات اور رسائل شب و روز تبلیغ اسلام
کے فریضے کی ادائیگی میں مصروف ہیں۔

اسیطرح دنیا کی متعدد زبانوں میں اسلامی لٹریچر
تیار کیا جا رہا ہے۔ مشرق میں بھی اور مغرب میں بھی۔ جنوب
میں بھی اور شمال میں بھی۔ نہ صرف خالصتہً احمدیت سے
تعلق رکھنے والے مسائل پر کتب اور پمفلٹ شائع کئے
جا رہے ہیں بلکہ عمومی رنگ میں اسلام کی تعلیم کو اجاگر کرنے

کے لئے بھی زر کثیر سے متعدد زبانوں میں لٹریچر تیار کیا جا رہا ہے۔ لٹریچر کی اشاعت میں قرآن کریم کے تراجم کو تو ایک خاص درجہ حاصل ہے چنانچہ قرآن کریم کے تراجم کے کام ہی سے متاثر ہو کر ایک معاند اسلام کو کہنا پڑا تھا

"غیر مسلم ممالک میں قرآنی تراجم اور اسلامی تبلیغ کا کام صرف اس اصول نفع رسانی کی وجہ سے قادیانیت کے بقاء اور وجود کا باعث ہی نہیں ہے ظاہر کی حیثیت سے بھی اس کی وجہ سے قادیانیوں کی ساکھ قائم رہے۔ ایک عبرت انگیز واقعہ جو ہمارے سامنے وقوع پذیر ہوا ۱۹۵۴ء میں جب جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں کام اور اسلامی مسائل سے دوری بہلا رہے تھے اور تمام مسلم جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھیں قادیانی عین انہی دنوں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن مکمل کر چکے تھے اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدر حکومت کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان غلام محمد اور جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے گویا وہ بزبان حال و قال یہ کہہ رہے تھے کہ ہم ہیں وہ غیر مسلم اور خارج از ملت اسلامیہ جماعت جو اس وقت جب کہ ہمیں آپ لوگ کافر قرار دینے کے لئے پر تول رہے ہیں ہم غیر مسلموں کے سامنے قرآن ان کی مادری زبان میں پیش کر رہے ہیں۔ غور فرمائیے ان لوگوں کا تاثر کیا ہوگا۔ اور قادیانیوں کا یہ کام ان کی زندگی اور ترقی میں کس حد تک ممد و معاون ہے"

(المنیر ۱۰ مارچ ۷۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقت یہ ہے کہ بیرونی ممالک میں تبلیغی مراکز قائم کرنا جماعت احمدیہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس سے دشمن بھی حیرت سے انگشت بدنداں ہے اور کہتا ہے کہ وہ کام جسے مسلمانوں کی حکومتیں اور بادشاہ سرانجام نہ دے سکے وہ ایک چھوٹی سی جماعت نے کر دکھایا ہے آج ان کی آنکھیں جماعت کے اس عظیم الشان کارنامے کو حیرت اور تعجب سے دیکھتی ہیں۔ مولوی ظفر علی خان صاحب جیسے شدید مخالف کو بھی جماعت احمدیہ کے متعلق یہ اعتراف کرنا پڑا کہ

"یہ تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں"

(زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں احمدیت کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا پیغام نہ پہنچا ہو اور جہاں لوگوں نے اس کا لوٹ نہ لیا ہو۔ یورپی خطہ میں جب احمدیت نے سنگھاڑے بجوا میں اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا پیغام پہنچایا تو وہاں کے ایک موقر جریدہ کرائسٹ لائٹ ڈیگ بلوڈ KRISTLIGHT DAGBLAD نے ۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء کے شمارے میں لکھا

"ہمیں اس بات سے دلچسپی ہے کہ ہم یہ معلوم کریں کہ سکنڈے نیویا پر جو اسلام نے حملہ کیا ہے اس کے کیا نتائج برآمد ہوں گے اس میں تو کسی شک کی گنجائش ہی نہیں کہ ان لوگوں کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوں گی۔ احمدی لوگ غیر احمدی مسلمانوں سے زیادہ سنجیدہ ہیں۔"

اسیطرح جرمن کے ایک اخبار NEUE RHEIN ZEITUNS نے احمدی مبلغین کی کارکردگی کے متعلق ایک نوٹ شائع کرتے ہوئے لکھا ان تمام امور کو سامنے رکھیں تو ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ مغربی جرمنی میں اسلامی تبلیغ کا کیا مقصد ہے اور اس کے کیا نتائج متوقع ہیں۔ اس سوال کا جواب نہایت آسان ہے اور وہ یہ کہ احمدیہ جماعت کا مقصد یہ ہے کہ باہمی تعلقات اور باہمی مفاہمت کو بڑھایا جائے سچائی کی خدمت کی جائے اور دوستی اور عدل کو قائم کیا جائے اور اسکی حدود کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے۔

یورپ نے اسلامی ممالک کو دنیاوی ترقی کے سامان مہیا کئے تھے اور اب اس کے بدلہ میں اسلام یورپ میں روحانی اقدار کو اجاگر کرے اور ان کو مستحکم کرنے میں کوشاں ہے"

ہالینڈ کے اخبار TINOTHEUS وہ ایک کیتھولک جرمن سے لکھا کیا ہالینڈ میں اسلام کا ہلال طلوع ہوگیا۔ اس کا جواب یہاں ایک مسجد کی تعمیر نے مہیا کر دیا ہے اسی طرح ایک اور اخبار HAASCHE-DAGBALD نے لکھا کہ یورپ یقیناً اسلام کو قبول کرے گا

مغربی افریقہ میں نائیجیریا کے اخبار ڈیلی ٹائمز نے اپنی ۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں لکھا کہ عیسائیت اسلام سے خائف ہے کیونکہ اسلام بے پناہ ترقی کر رہا ہے اور ۱۶ جنوری ۱۹۵۸ء کو لکھا کہ عیسائیوں نے اپنی ایک میٹنگ میں اس بات پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ مغربی افریقہ میں اسلام سرعت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے

WILLARD PRICE نے اپنی کتاب INCREDIBLE AFRICA (ناقابل یقین افریقہ) میں لکھا کہ بلی گراہم جب افریقہ کے دورے سے واپس آئے تو انہوں نے کہا کہ عیسائیت افریقہ میں زوال پذیر ہے اور عیسائی لوگوں کو اپنی جانیں (یعنی ایمان) بچانے کے لئے سر چھپانے کا مسئلہ درپیش ہے۔

ایک یورپین پروفیسر ایس جی ولیم سن نے جو غانا میں یونیورسٹی کے پروفیسر تھے لکھا کہ اس بات میں تو کچھ شک ہی نہیں کہ اسلام عیسائیت کے لئے ایک چیلنج ہے۔ اس کا ابھی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ ان دونوں میں سے کون جیتے گا"

کیا مشرق اور کیا مغرب ہر جگہ اسلام کا پیغام احمدیہ جماعت کے ذریعہ اس سرعت کے ساتھ پھیلا ہے اور لوگوں نے اس کا اتنا گہرا تاثر لیا ہے کہ اگر واقعات اور تاثرات کو جمع کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو شخص احمدیت اور اسلام کو اکناف عالم میں پھیلانے کا باعث ہوا وہ تھے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ان پر نازل ہوں۔ حضور نے بچپن سے لے کر آخری دم تک اسلام ہی کے متعلق سوچا اور اسلام ہی کو دنیا میں پھیلانے کے منصوبے تیار کئے۔ حضور نے جماعت سے فرمایا

"پس اللہ تعالیٰ نے ہماری ترقی کا ذریعہ ایک طرف تو ہمیں یہ بتا دیا کہ اپنے مرکز کو مضبوط کرو اور دوسری طرف یہ بتایا ہے کہ تم چین اور جاپان اور امریکہ اور افریقہ اور سٹریٹس سیٹلمنٹس اور دوسرے ممالک میں پھیلے جاؤ اور دنیا میں پھیلتے جاؤ یہاں تک کہ کوئی قوم تمہارا مقابلہ نہ کر سکے

اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا پس پھیل جاؤ دنیا میں، پھیل جاؤ مشرق میں پھیل جاؤ مغرب میں، پھیل جاؤ شمال میں پھیل جاؤ جنوب میں، پھیل جاؤ یورپ میں پھیل جاؤ امریکہ میں، پھیل جاؤ افریقہ میں پھیل جاؤ جزائر میں، پھیل جاؤ چین میں پھیل جاؤ جاپان میں، پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ مخفی نہ رہے کوئی ملک اور دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے صحابہ پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرون اولیٰ کے مسلمان پھیلے۔ تم جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلہ کی عزت قائم کرو۔ جہاں پھرو اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب بنو۔ میں چاہتا ہوں کہ ہماری زندگیوں میں ہی احمدیت کی تعلیم کے مرکز قائم ہو جائیں۔ پس قریب سے قریب زمانہ میں دور سے دور علاقوں میں مراکز احمدیت قائم کرنا تحریک جدید کا ایک مقصد ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۵ فروری ۱۹۳۶ء)

حضور رضی اللہ نے اس جذبے کا اپنے ایک شعر میں یوں اظہار فرمایا تھا

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

چنانچہ حضور کے خدام ساری دنیا میں پھیل گئے اللہ اللہ کے فضل سے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا ڈنکا اکناف عالم میں بج رہا ہے۔

لیکن ابھی بہت سارا کام باقی ہے۔ حال ہی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ربوہ میں منعقد ہونے والی فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے نام ایک پیغام میں فرمایا تھا "ہم ایک غریب جماعت ہیں۔ ہمارا تنخواہ مبلغ رکھ کر قیامت تک ہمارا کام ختم نہیں ہو سکتا ہاں اگر ہم سب تبلیغ کے جہاد کے لئے

صدق دل سے کمربستہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ انشاء اللہ ضرور ہماری حقیر کوششوں کو نوازے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ کے اس پیغام کے ہم سب مخاطب ہیں۔ اور اس کی روشنی میں ہمارا فرض ہے کہ سب کے سب کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ کے جہاد میں حصہ لیں اپنا فرض اولین سمجھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نسیم سیفی

(تقریر اجتماع انصار اللہ مرکزیہ)

مغربی افریقہ

پروفیسر محمود بریلوی صاحب اپنی کتاب "اسلام ان افریقہ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ مغربی افریقہ میں مالکیوں کے علاوہ ایک اور گروپ بھی ہے جو احمدیہ جماعت کے نام سے موسوم ہے اس جماعت نے ۱۹۲۰ء سے اس علاقے میں نفوذ شروع کیا اور سرعت سے ترقی پذیر ہے عیسائیوں اور مشرکین میں سے کثرت کے ساتھ لوگ اس جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کے مبلغ محنت اور دلنشانی سے کام کرتے ہیں۔ خلاصہ ص ۳۵۶

تبصرہ

تصنیف تعبیر الرؤیا ترتیب :- امام محمد بن سیرینؒ محمد اجمل شاہد ایم اے

پبلشر: فاروق جنرل سٹور۔ گول بازار ربوہ قیمت: اعلیٰ کاغذ ۵۰ ر ۲ عام ۲/ روپے

خوابوں کی اہمیت سے انکار ناممکن ہے۔ ہر شخص خوابیں دیکھتا ہے اور کبھی نہ کبھی اُسے یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ جو کچھ اس نے خواب میں دیکھا تھا وہ حرف بحرف پورا ہو گیا لیکن ساری خوابیں حرف بہ حرف پوری نہیں ہوتیں۔ اکثر خوابیں تعبیر طلب ہوتی ہیں اور خواب دیکھنے والے کی زبردست خواہش ہوتی ہے کہ کوئی اس کے خواب کی تعبیر کرتا ہے۔ زیر تبصرہ کتاب اس سلسلہ میں بہت مفید ثابت ہوگی۔

●

کتاب THE PROMISED MESSIAH

سوانح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مصنف: صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ

پبلیکیشنز: کمینٹ پبلیکیشنز۔ لندن۔

پاکستانی ڈسٹری بیوٹرز: آر۔ پی۔ کو لمیٹڈ گولبازار ربوہ

قیمت: ایک شلنگ ۹ پنس

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح حیات حضور علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہیں اس کتابچے میں پیش کئے گئے واقعات تربیتی اور تبلیغی لحاظ سے انشاء اللہ دنیا کے ہر خطہ میں مفید ثابت ہوں گے۔

احباب یہ کتاب اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے بھی خریدیں۔ اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی خرید کر دیں

●

خلافت ثالثہ کے عہد مبارک میں

یورپ کے تبلیغی اداروں کا استحکام اور توسیع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سکنڈے نیویا)

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۹۶۷ء میں یورپ کی سعید روحوں کو خدائے واحد کا پیغام امن اور سکون کو انتباہ کے لئے یورپ تشریف لے گئے تو یہیں سے نمایاں رنگ میں تبلیغ اسلام کا دوسرا دور شروع ہوتا ہے۔ خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں جہاں سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، جرمنی، برطانیہ میں مساجد اور سکنڈے نیویا میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا تھا وہاں انگریزی جرمن ڈچ میں تراجم قرآن مجید چھپ چکے تھے اور ڈینش زبان میں ترجمہ کا آغاز ہو چکا تھا۔

خلافت ثالثہ کے دور میں مکرم برادرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مشرقی یورپ کے ملک یوگوسلاویہ کے تبلیغی دورہ پر بھیجا اور ان کی نیک مساعی کے نتیجہ میں ڈاکٹر سلیمان (زغرسلی) نے بیعت کر کے یوگوسلاویہ میں اول المومنین میں شامل ہوئے بعد میں اور بھی بیعتیں ہوئیں ۶۹ء میں مکرم وکیل التبشیر صاحب مرزا مبارک احمد صاحب اور ان کے سیکرٹری امام مسجد لندن بشیر احمد خان صاحب رفیق نے بھی یوگوسلاویہ کا کامیاب تبلیغی دورہ کیا۔ اسی سال آئس لینڈ میں پہلی مرتبہ اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے حضور نے امام نصرت جہاں مسجد سے تبلیغی دورہ کروایا۔ گوٹن برگ (سویڈن) میں برادرم سیف الاسلام صاحب محمود راکس کے تعاون اور مکرم بشیر احمد صاحب شمس کی نیک مساعی سے یوگوسلاوی مسلمانوں کا ایک گروہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوا اور وہاں ایک نئی جماعت بنی۔ یوگوسلاویہ آئس لینڈ اور گوٹن برگ خلافت ثالثہ کے یورپ میں نئے محاذ کھلے ہیں۔

تراجم قرآن مجید کے سلسلہ میں حضور کے دور میں ڈینش ترجمہ تفسیر قرآن مجید مکمل ہو کر شائع ہوا اور سویڈش ترجمہ قرآن مجید کا آغاز ہوا۔ اسی طرح سپرانٹو میں ڈاکٹر کیوی صاحب نے قرآن مجید کا ترجمہ کیا گو ترجمہ قرآن مجید کے بعد انہوں نے اعلان بیعت کیا مگر وہ ترجمہ کے وقت دل سے احمدی تھے اور ان کا ترجمہ جماعت ہی کے نظریات کی عکاسی کرتا ہے اس لحاظ سے ڈینش سپرانٹو دو زبانوں میں ترجمہ قرآن مجید شائع ہوا اور سویڈش زبان میں آغاز ہوا۔

مسلم ہیرلڈ (لندن) اخبار احمدیہ (لندن) الاسلام (ہیگ) ڈر اسلام (ہمبرگ) ایکٹو اسلام (سٹاک ہالم) خلافت ثانیہ میں جاری شدہ رسائل ہیں۔ خلافت ثالثہ میں دو "نیوز بلٹن" ایک سویڈش میں اور ایک جرمن زبان میں بھی شائع ہونے لگے۔

لندن مسجد ٹرسٹ کے زیر اہتمام بڑے پایہ کی کتب شمائل احمد، حضرت احمد، حقوق انسانی اور اقوام متحدہ، حقوق نسواں، وغیرہ لٹریچر شائع ہوا۔

لندن مشن میں نیا ہال زیر تعمیر ہے "نصرت جہاں" مسجد کوپن ہیگن جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶۷ء میں فرما کر یورپ میں (بالخصوص شمالی یورپ میں) تبلیغ اسلام کا ایک نیا محاذ کھولا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرزمین قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
دو اونس کی قیمت چھ روپے

حب مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

حب مسان
سوکھے کی مجرب دوا
تین روپے

قدیمی ـــــ اولین ـــــ شہرۂ آفاق
ـــــ حب اٹھرا رجسٹرڈ ـــــ
مکمل کورس بیس روپے

ہمارا اصول
صاف ستھرے اجزاء ۔ دیانتدارانہ دواسازی ۔ عمدہ پیکنگ
غریبانہ قیمت ۔ مخلصانہ مشورہ اور اسی اصول کے تحت آپ کی خدمت
۱۹۱۱ء سے کرتے چلے آرہے ہیں

حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

زوجام عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۶۰ گولی سولہ روپے

نرینہ اولاد گولیاں
انعام خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

معین الصحت
تلی بھس خرابی جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے

نورِ فطرت
نسیم سیفی کی دینی اور قومی
نظموں کا مجموعہ
قیمت صرف ایک روپیہ
مع محصولڈاک
سیفی برادرز ۔ ربوہ ضلع جھنگ

میدان عمل
از
نسیم سیفی
سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ
آپ کی تبلیغی کوششوں میں
یہ کتاب
انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی
قیمت :- پچاس پیسے صرف
سیفی برادرز ۴ میکلوڈ روڈ ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اچھوتے اور بے مثل

ڈیزائنوں میں بیاہ شادی کے لئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

— اور —

چاندی کے خوشنما برتن۔ ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال لاہور فون ۵۲۶۲۳

بواسیر کی حیرت انگیز دوا پائلز کیور

استعمال کرنے کے بعد کے محترم جناب میجر نذیر احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں یہ چند سطور خود بخود لکھنے پر مجبور ہوں کہ دوسرے لوگ جو میری طرح بواسیر میں مبتلا ہوں کرشمۂ قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ میں بواسیر خونی سے کئی سال سے مریض تھا بہت سی دوائیاں استعمال کیں مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی سے دوا منگوائی۔ اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیماری مجھے کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔ دوائی کیا تھی گویا اس متعدی بیماری کے لئے ایٹم بم تھا بکل کورس ۱۰/

تفصیلی پمفلٹ بالکل مفت۔

ڈیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

دماغی امراض

مثلاً مالیخولیا۔ وہم۔ وسواس، جنون، دیوانگی،

بے خوابی اور کمزوری دماغ کا جدید طریقہ سے کامیاب علاج

کرشمۂ حکمت

خارش ہر قسم، دھدر، بالچر، چنبل، گنج، لوط کا کامیاب علاج

پیٹ کے کیڑے

مثلاً کدو دانے، ملپ اور دیگر کیڑوں کا شافی علاج

دواخانہ حکیم عبدالعزیز، کھوکھر منزل غربی چک چھٹہ

تحصیل حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

مفید اور مؤثر دوائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالمی تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور تندرستی کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر۔ آنکھوں کی بہت سی بیماریوں کا علاج ہے بچوں، عورتوں، مردوں، سب کے لئے مفید

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اسقاط حمل، بچوں کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا، کمزور رہنے کے لئے مفید عام گولیاں۔ قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

نور نظر

اولاد نرینہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی بہترین تجویز

قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے

سرمہ خورشید

دھند غبار، خارش، کلکے، موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے اکسیر اور لاجواب

قیمت ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۹

تبلیغی رسالہ

الفرقان

ضرور خریدیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں۔ اور قرآن کے فضائل اور محاسن پر بہت اچھے پیرایہ میں بحث کی جاتی ہے"

سالانہ چندہ: چھ روپے۔ (مینجر الفرقان ربوہ)

روزنامہ ربوہ

الفضل

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں۔

اس کی توسیع اشاعت ہر احمدی کا فرض ہے۔